قیمت فی شمارہ ۳۰ روپے

حکومتِ پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

خلیج نمبر

سعودی عرب کے اعلیٰ سطحی تجارتی وفد کا دورہ پاکستان - تفصیلات اندرونی صفحات پر

يا جابر الشعب يا بسمة الحب   الشعب حياك والله يرعاك

هذي الكويت بمجدها هي تنعم   في خيرها وبسعدها هي تسلم

سفیر کویت قاسم عمر الیاقوت کا سنسنی خیز انٹرویو

سعودی سفیر یوسف محمد المطبقانی کی گفتگو

بین الاقوامی نوجوان برادری کا واحد حقیقی ترجمان

ماہنامہ
یوتھ انٹرنیشنل
لاہور پاکستان

ایڈیٹر انچیف: محمّد صدیق القادری

جلد: ۳ شمارہ: ۱ ماہ جنوری ۱۹۹۰ء

اس شمارے میں

صفحہ نمبر		
	ادارِیہ	۱
5	وزیر اعظم نواز شریف کی سرگرمیاں	۲-
7	عالمی عظیم رہنما	۳-
16	سعودی وفد کا دورہ پاکستان	۴-
20	قائد تحریک علامہ محمد مدنی کا انٹرویو	۵-
32	مسلم کانفرنس آزاد کشمیر فارورڈ بلاک کے رہنما سید غلام حسین شاہ	۶-
26	کویت کے مظلوم مسلمانوں کا عالمی کردار	۷-
35	کویت کے سفیر جناب قاسم الیاقوت کا انٹرویو	۸-
	خلیجی بحران پر مختلف رہنماؤں کے تاثرات۔	۹-
	اور بہت سی مفید معلومات	

سب ایڈیٹرز
مس روبینہ قادری ● غلام مرتضیٰ القادری

قلمی معاونین
ڈاکٹر صغیر کامران ● غضنفر کاظمی
چوہدری اسلم ● مسز شہناز ارشد

عکاسی
تبسم نوید ● یامین صدیقی
فرمان قریشی ● صغیر احمد عادل

رپورٹرز
توصیف القادری
مس خالدہ

نمائندگان بیرونِ ملک
ایم عارف سلیمی (مغربی جرمنی) سلطان احمد (سعودی عرب)

قانونی مشیر: اقبال محمود اعوان (ایڈووکیٹ)

سرکولیشن مینجر: عبدالستار نیازی

قیمت فی شمارہ /30

خط و کتابت کے لیے
ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش۔ ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائی کورٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ جی پی او لاہور پاکستان۔ فون نمبر ۵۴۷۲۹

پبلشر محمد صدیق القادری نے ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش جسارت پرنٹرز ۲۴ بسر کلر روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل ایوانِ اوقاف بلڈنگ سے شائع کیا

129 سالہ خدمت کا
ایک نایاب ریکارڈ

پاکستان ریلویز کی بنیاد ۱۸۶۱ء میں رکھی گئی۔ اس طرح ہمیں عوام کی خدمت کرتے ہوئے ۱۲۹ سال ہو گئے ہیں۔
خدمت کا اتنا لمبا ریکارڈ خاصہ نایاب ہے اور ہمیں اس پر بے انتہا فخر ہے۔

آپ کا تعاون۔ بہتر خدمت کی ضمانت

پاکستان ریلوے

SPECIAL GULF NUMBER

اِداریہ

کویت پر عراقی جارحانہ قبضے سے امیر کویت کے بھائی شیخ صابرالاحمد الصباح سمیت دس ہزار کویتی باشندوں کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیا 45 ارب ڈالر کے قریب سرکاری، نیم سرکاری اور نجی جائدادوں کی لوٹ مار کی عراقی فوجوں کے ظلم و ستم سے جان بچا کر کویت کے حکمران شیخ جابرالاحمد الصباح سعودی عرب کے شہر طائف میں پناہ گزین ہوئے عراق کے بزور طاقت کویت پر قبضہ سے خلیج کے مسلمان ممالک سعودی عرب، قطر، عمان، متحدہ عرب امارات، بحرین خوف زدہ ہو گے

سعودی عرب کے فرمانرواشاہ فہد نے عراقی موجودہ قیادت کے عزائم کو بھانپتے ہوئے امریکی افواج کو اپنے دفاع کیلئے بلایا عراق کے جارحانہ عزائم کی دنیا بھر کے امن پسند انسانوں اور حکومتوں نے مذمت کی اقوام متحدہ، اسلامی سربراہی کانفرنس تنظیم، عرب لیگ نے صدر صدام حسین سے کویت سے عراقی فوجوں کی فوری غیر مشروط واپسی اور کویت کی آزاد و خودمختار حیثیت کی بحالی کا مطالبہ کیا مگر افسوس عراقی قیادت نے اپنے موقف میں لچک پیدا نہیں کی عالمی رائے عامہ کی اپیلوں کو یکسر مسترد کر کے خلیج میں خطرناک بحران پیدا کر دیا عراقی قیادت کے رویہ سے مایوس ہو کر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کویت کی آزادی کیلئے عراق کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کے حق میں منظوری دے دی۔

سعودی عرب اسلامی تہذیب کا عظیم مرکز ہے اس خطے میں خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہؐ ہیں۔ سعودی عرب معاشرہ ایک اسلامی اور امن و سلامتی کا گہوارا ہے سعودی عرب پاکستان کا قابلِ اعتماد دوست ملک ہے۔ سعودی عوام اور حکومت نے ہر آڑے وقت پاکستان کی بھرپور مدد کی اب مشکل وقت میں اسے قابلِ فردوست کا ساتھ نہ دینا کہاں کی عقل مندی اور شرافت ہے اس جذبے کے تحت حرمین شریفین کے تحفظ اور تقدس کیلئے پاکستان نے فوجیں بھیجیں ہیں بڑے افسوس اور دکھ کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے پاکستان کے بعض حلقے سعودی عرب سے پاکستانی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں کویت پر غاضبانہ قبضے کو جائز قرار دے رہے ہیں ہماری ایسے عناصر کی مذمت میں باادب طریقے سے گذارش ہے پاکستان نے خلیج کے موجودہ بحران میں کویت کی آزادی خودمختاری کیلئے جائز اصولوں پر مبنی موقف اختیار کیا ہے سعودی عرب کیساتھ خصوصی تعلقات امت مسلمہ کے مقدس مقامات کے تقدس اور تحفظ کیلئے فوج بھیجی ہے اگر ایسے عناصر کا مقصد ہی صرف خادم حرمین شریفین شاہ فہد کی مخالفت ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ پاسبانِ حرم کے تقدس کیلئے متحد ہو جائیں خلیج کے بحران کے حل میں مسلمان ملکوں کے مشترکہ دفاع کیلئے مسلم امہ کی فوج بہت ضروری ہے۔

آخر میں ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم و کرم فرمائے خلیج کے موجودہ بحران میں غیر مسلم قوتوں کی سازشوں سے امت مسلمہ خصوصاً خلیج کے مسلمانوں کو محفوظ رکھے کویت کے مسلمانوں کی آزادی و خودمختاری بحال کرے۔ آمین

محمد صدیق القادری

خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے کہا ہے۔ مقبوضہ کویت میں عراق کے خوفناک جرائم نے اسلام کی ساکھ کو متاثر کر دیا ہے۔ اسے بہتر بنانے کے لئے مسلمانوں کو اجتماعی کوشش کرنی چاہیئے۔ عراقی حکومت نے مقبوضہ کویت میں جو سلوک کیا ہے اس سلوک پر ہر کلمہ گو مسلمان کا دل خون کے آنسو خون ہے اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہیں عراق نے بڑی تعداد میں مسلمانوں کو لاوارث کر دیا ہے۔ ان کے اثاثے غصب کر لئے ہیں۔ ان کی حرمت پامال کی گئی ہے۔

ہر مسلمان کو عراق کے ہولناک جرائم پر حیرت اور تعجب ہوئی ہے۔ کیونکہ عراقی بھی مسلمان ہیں۔ جب مسلمانوں میں ایسے جرائم کرنے والے موجود ہوں تو ہم غیر مسلموں کے سامنے اسلام کو کس طرح اخوت اور درگذر کے مذہب کے طور پر پیش کر سکیں گے۔ مسلمانوں کو مل جل کر کوششیں کرنی چاہیئے کہ ان حالات میں وہ اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ وہ اسلامی معاشروں سے مسائل اور شکوک و شبہات کے خاتمہ کے لئے کام کریں کیونکہ انہی کی وجہ سے انفرادی اور مادی مفادات نے ایک دوسرے پر حملہ پر اکسایا۔

کویتی سفیر قاسم الیاقوت، وزیراعظم نواز شریف

کویت کے سفیر مسٹر الیاقوت نے انکشاف کیا ہے کویت سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات پاکستان

کے مالی بحران کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سینیٹر سرتاج عزیز نے خلیجی بحران سے عہدہ برآں ہونے کے لئے ۵۰۰ ملین ڈالر امداد کا کہا ہے۔ اس پر خلیجی ممالک نے ہمدردانہ غور شروع کر دیا ہے۔ تاکہ خلیجی بحران کی وجہ سے برادر ملک پاکستان کو زرِ مبادلہ کی جن مشکلات کا سامنا ہے وہ اِن سے عہدہ برآں ہو سکے۔

کویتی سفیر نے پاکستانی عوام کے لئے اپنے پُرخلوص جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیجی ممالک پاکستان کو دل کی گہرائیوں سے اپنا دوست سمجھتے ہیں کیونکہ پاکستان نے مشکل وقت میں حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے فوجی دستے بھیجنے کا فیصلہ کر کے حق و انصاف کا کھلم کھلا ساتھ دیا ہے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے صدر وزیراعظم پاکستان نواز شریف نے اسلام دوستی کا جو تاریخی مظاہرہ کیا ہے اس کی بناء پر عرب ممالک ہمیشہ ان کے قدر دان رہیں گے۔

اسلام آباد میں پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کویت کے پارلیمانی وفد کے قائد سید یوسف الرفاعی نے اسلامی ملک کویت کی حاکمیت اور خودمختاری کی بحالی کی کوششوں میں بھرپور حمایت کرنے پر پاکستانی عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے۔ پاکستان کے مؤقف اور سعودی عرب میں پاکستانی فوج بھیجنے کی تعریف کی ہے۔ وفد کے قائد نے کہا اسطرح پاکستان اور عرب ممالک کے درمیان تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

یوسف الرفاعی نے وزیراعظم نواز شریف کے ساتھ ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ وزیراعظم نواز شریف نے پاکستان کا یہ مؤقف دہرایا ہے کہ وہ چھوٹے ملکوں کے خلاف طاقت ور ملکوں کی جارحیت کا مخالف ہے۔ کویت میں اپنے اثاثے چھوڑ کر وطن واپس آنیوالے پاکستانیوں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے یوسف الرفاعی نے کہا کویت کی خودمختاری بحال ہو جانے کے بعد ان پاکستانیوں کو معاوضہ دیا جائے گا۔

انہوں نے یقین کا اظہار کیا۔ عالمی برادری عراق کو کویت سے نکالنے کے لئے مناسب کاروائی کرے گی۔

کیونکہ عربوں میں نفاق کی وجہ سے خلیج کے بحران کا عربہ حل ممکن نہیں۔ کویتی پارلیمانی وفد کے قائد نے کہا وزیر اعظم نواز شریف سمیت مختلف پاکستانی رہنماؤں سے ملاقات کے دوران خلیج کے بحران کی وجہ سے پاکستان پر پڑنے والے سخت معاشی دباؤ کے بعد کسی نے بھی پاکستان کی مالی امداد کا سوال نہیں اٹھایا وفد کے رکن ڈاکٹر ناصر نے کہا کہ ان کے دورہ پاکستان کا مقصد خلیج کے بحران پر اپنے جائز موقف کی وضاحت کرنا اور پاکستانی عوام کو کویت پر عراق کے حملے سے پیدا ہونے والے اثرات سے آگاہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کویتی عوام امن پسند ہیں اور یہ خلیج کے بحران کا پرامن حل چاہتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات کے نائب صدر شیخ مکتوم بن راشد المکتوم وزیر اعظم نواز شریف کو الوداع کرتے ہوئے

کویتی پارلیمانی وفد زیر قیادت سید یوسف الرفاعی وزیر اعظم نواز شریف سے ملاقات کرتے ہوئے

انہوں نے امید ظاہر کی کہ عراق کے صدر صدام حسین بھی عراق کے خلاف طاقت کے استعمال کی قرارداد کی منظوری کے بعد خلیجی بحران کا پرامن حل کے سلسلے میں حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کریں گے۔ اس موقع پر کویت کے سفیر قاسم الیاقوت نے کہا کہ متحدہ عرب امارات سعودی عرب اور کویت کے درمیان ترقی پذیر ملکوں کو امداد فراہم کرنے کے لئے فنڈ اکٹھے کرنے کا معاہدہ ہے۔ اور یہ فنڈ ترقی پذیر ملکوں کو فراہم کئے جا رہے ہیں۔

ابوظہبی میں وزیر اعظم نواز شریف شیخ زید بن سلطان النہیان سے ملاقات کرتے ہوئے

PID (I)

پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے خلیج کے تنازعے میں کویت پر عراقی قبضے کی مذمت اور کویت اور سعودی عرب کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے مسلح افواج کے دستے بھیج کر اصولی مؤقف اختیار کیا ہے۔

پاکستان کی قائد
حزبِ اختلاف محترمہ
بے نظیر بھٹو نے آزاد خود مختار
ملک کویت پر عراقی قبضے کی شدید
مذمت کرتے ہوئے خلیج کے موجودہ بحران
کے حل کیلئے اقوامِ متحدہ کے اقدامات
کی بھرپور حمایت کر کے آزاد دنیا کے
جذبات کی مؤثر طریقے سے
ترجمانی کی ہے۔

اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی کویت کی آزادی کے لئے قرارداد ۶۷۸ پر
عمل درآمد کرانے کے لئے عراق کے خلاف اتحادی فوجوں کی سب سے
زیادہ مالی امداد کرنے والے ملک جاپان کے وزیرِ اعظم مسٹر

توشیکی کائفو

PRESIDENT OF FRANCE

M. FRANCOIS MITTERRAND

HIS MAJESTY SULTAN

QABOOS BIN SAID AL SAID

SPECIAL GULF NUMBER

اسلامی ایوانِ صنعت و تجارت اور سعودی عرب کے تاجروں کا وفد پاکستان کے دورے پر

سعودی عرب کے ایوانِ صنعت و تجارت جدہ اور اسلامی ایوانِ صنعت و تجارت کے صدر عالم اسلام کے اتحاد کے عظیم داعی شیخ اسماعیل البوداؤد کی قیادت میں سعودی عرب کے سات رکنی ممتاز تاجران اعلیٰ شخصیات کا وفد لے کر پاکستان کے دورے پر پہلے مرحلے میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پہنچے۔ سعودی عرب کے ڈائریکٹر صحت ڈاکٹر حسین اسماعیل غزنوی الرجائی۔ بنک کی ایگزیکٹو کیٹش کے ڈائریکٹر عبدالرحمٰن ابن عبداللہ ابن عقیل۔ سعودی کالج آف آرٹس کے پروفیسر احمد ایم الصبائی۔ معروف تاجر احمد عباس زینی۔ ایم یوسف ایم نور۔ کے ولی عبدالعزیز اے ح حنی۔ اوتھمن لے اے جاہز شامل تھے۔ سعودی وفد کے قائد شیخ اسماعیل البوداؤد نے اسلام آباد کے فائیو سٹار ہوٹل میں پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر پاکستان میں متعین سعودی عرب کے سفیر السید محمد یوسف المطبقانی بھی موجود تھے۔

وفد کے قائد اسماعیل البوداؤد نے دورہ پاکستان کے مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا پاکستان اور سعودی عرب کی دوستی ہر آزمائش پر پوری اتری ہے۔ سعودی عرب پاکستان کے ساتھ اپنے خصوصی تعلقات کو مزید مستحکم کرنا چاہتا ہے۔

ہمارے دورۂ پاکستان کا مقصد بھی یہ ہے کہ ہم پاکستانی درآمد کنندگان سے ملاقاتیں کریں تاکہ دونوں اسلامی برادر ملکوں کے درمیان تجارت کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جا سکے۔ اپنے دورہ کے دوران ہم پاکستان میں مشترکہ منصوبوں کے قیام کا بھی جائزہ لیں گے۔ سعودی عرب پاکستان کے ساتھ تجارت بڑھانے کے لئے اپنی ضرورت کی تمام اشیاء پاکستان سے خریدنے کے لئے تیار ہے۔ سعودی عرب موجودہ خلیج کے بحران سے نمٹنے کے لئے پاکستان کی بھرپور امداد کرے گا۔ ہماری حکومت نے اسلامی ملکوں کی ترقی کے لئے کئی بلین ڈالر کی رقم دی ہے۔ یہی وجہ ہے

کویت پر عراقی جارحیت قابلِ مذمت ہے

سعودی عرب مسلم اُمہ کی دل سے نمائندگی کرتا ہے اور امن و عافیت کا روشن نشان ہے۔

کویت کے مسئلے پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے شیخ اسماعیل البوداؤد نے کہا ہم برادر اسلامی ملک کویت کے خلاف عراقی جارحیت کی سخت مذمت کرتے ہیں سعودی عرب اور کویت نے ایران جنگ کے دوران دل کھول کر عراق کی مدد کی۔ لیکن اس کا انعام عراق نے ایک چھوٹے ملک کویت پر قبضہ کر کے دبا لیا۔ یہ عراق کی طرف سے احسان فراموشی کی انتہا ہے۔

سعودی وفد کے قائد نے عراق کی طرف سے غیر ملکی یرغمالیوں کی رہائی کا خیر مقدم کرتے ہوئے توقع ظاہر کی عراق کویت کو چھوڑ دے گا۔ تاہم عراق نے کویت سے تمام سرمایہ نکال لیا ہے۔ کویت میں کام کرنے والے لاکھوں تارکین وطن وہاں سے خالی ہاتھ واپس آ گئے ہیں۔ پریس کانفرنس میں وفد کے قائد نے تمام صحافیوں کو ایک نقشہ بھی تقسیم کیا۔ جس کے ذریعے بتایا گیا جہاں امریکی افواج مقیم ہیں۔ وہ مکہ سے ۱۲۲۷ اور مدینہ سے ۹۹۲ کلومیٹر دور ہے۔ امریکی فوجیں حرمین شریفین سے سینکڑوں کلومیٹر دور ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض قوتیں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہمیں یقین ہے مکہ معظمہ کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کرے گا۔ امریکی افواج صرف آئل فیلڈز اور دوسری تنصیبات کی حفاظت کے لئے سعودی عرب میں ہیں جو ضرورت سے زیادہ ایک دن بھی نہیں رہے گا۔

سعودی وفد کے قائد شیخ اسماعیل ابو داؤد ایڈیٹر انچیف صدیق القادری

پریس کانفرنس کے بعد سعودی وفد نے اسلام آباد چیمبرز آف کامرس کے عہدے داروں اور ممتاز تاجروں کے ساتھ تفصیلی ملاقات کی۔ اس گروپ میٹنگ میں پاکستان کے معروف تاجر اور ایوانِ صنعت و تجارت پاکستان کے صدر راجہ عبدالرحمٰن، اسلام آباد چیمبرز آف کامرس کے صدر خالد مسعود بھولا، راولپنڈی چیمبرز آف کامرس کے صدر میاں حبیب اللہ سمیت ممتاز برآمد کنندگان نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر سعودی عرب کے سفیر السید محمد یوسف المطبقانی بھی موجود تھے۔ رات کو سعودی رات کو سعودی عرب کے سفیر نے وفاقی دارالحکومت کے اعلیٰ ترین ہوٹل میں سعودی عرب وفد کے اعزاز میں پُرتکلف عشائیہ دیا۔

عشائیہ میں مصر اور کویت کے سفیر کے علاوہ پاکستان سے ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔

یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے لئے خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے سعودی وفد کے قائد شیخ اسماعیل داؤاد نے بتایا سعودی عرب پاکستان کے ساتھ اقتصادی اور تجارتی تعاون بڑھانے کا خواہشمند ہے۔ اس مقصد کے لئے سعودی عرب کا اعلیٰ سطح کا وفد لے کر پاکستان کے دورہ پر آئے ہیں۔ ہم بہت سی اشیاء پاکستان سے درآمد کرنا چاہتے ہیں۔

میرا پاکستانی تاجروں کو مخلصانہ برادرانہ مشورہ ہے کہ وہ صرف معیاری سامان ہی سعودی عرب بھیجیں اشیاء کی پیکنگ بین الاقوامی معیار کے مطابق کریں سعودی عرب پاکستان کی سبزیوں، پھلوں، پھولوں اور ٹیکسٹائل سمیت دوسرے سامان کی بہت بڑی ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستانی تاجروں صنعت کاروں کو لگن محنت کے ساتھ سعودی عرب کے نمونوں کے مطابق مال بھیجنا چاہیئے۔ ماضی میں نمونہ اور ہوتا تھا جبکہ مال دوسرا بھجوا دیا جاتا تھا۔

بابری مسجد کی بے حرمتی کے بارے میں سوال کے جواب میں شیخ اسماعیل البوداؤد نے کہا بابری مسجد مندر بنانے کی ناپاک کوشش ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ بھارت کے انتہا پسند ہندوؤں نے ایسی شرمناک حرکت کی تو ساری دنیا کے غیرت مند مسلمان شدید مشتعل ہو جائیں گے۔ دنیا بھر کے انصاف پسند اربوں عوام بھارت کے انتہا پسند ہندوؤں کی ناپاک کوششوں کے زبردست خلاف ہیں۔ یہی وجہ ہے نصف سے زیادہ بھارتی آبادی بھی بابری مسجد کو شہید کر کے مندر بنانے کی سخت مخالفت کر رہی ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں سعودی وفد کے قائد نے کہا ہمارے نزدیک بابری مسجد اور مسجد اقصیٰ کے معاملات ایک ہی طرح کے ہیں۔ مسجد اقصیٰ کو یہود اور بابری مسجد کو ہندو شہید کر کے اپنی اپنی عبادت گاہیں بنانا چاہتے ہیں۔

البوداؤد نے بھارتی حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا بھارتی حکومت انتہا پسند ہندوؤں کو ان کے ناپاک عزائم سے باز رکھے ورنہ بابری مسجد کی بے حرمتی سے پورا عالم اسلام احتجاج بن جائیگا۔ خلیج کے موجودہ بحران پر اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ اسماعیل البوداؤد نے بتایا اردن کے شاہ حسین،

سعودی عرب مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے اصولی موٴقف کی بھرپور حمایت کرتا رہے گا

فلسطین کے یاسر عرفات اور یمن کے نائب صدر نے مل کر عراق کے صدر صدام حسین سے ملاقات کر کے غیر ملکی یرغمال رہا کرنے کی اپیل کی جس کے نتیجے میں غیر ملکی یرغمال رہا کر دیئے گئے۔

عراقی عوام صدر صدام حسین کے سخت خلاف ہو چکے ہیں جبکہ صدر صدام حسین اپنی انا کے لئے خلیج کے علاقے کو جنگ میں جھکنا چاہتے ہیں۔ سعودی عرب کے خادم الحرمین شاہ فہد بن عبدالعزیز اور دیگر عرب لیڈر یہ مسئلہ پُر امن طریقے سے حل کرنا چاہتے ہیں سعودی وفد کے قائد نے ایک سوال کے جواب میں پُر اعتماد لہجے میں کہا انشاء اللہ عراق کو کویت خالی کرنا پڑے گا۔ صدر صدام حسین آخر میں کہیں گے اتنے ڈالر قرضے معاف کر دیئے جائیں۔ کیونکہ عراق کی اقتصادی حالت بے حد خراب ہو چکی ہے۔ اب صدام حسین قرضے معاف کرانے کی تکرمیں ہے مگر انہیں غیر مشروط طور پر کویت سے نکلنا پڑے گا۔

شیخ البوداؤد نے کشمیر کے مسئلے پر سوال کے جواب میں کہا سعودی عرب مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے اس اصولی مؤقف کی بھرپور حمایت کرتا رہے گا۔ کہ یہ مسئلہ کشمیری عوام کو حق خودارادیت دے کر حل ہونا چاہئے۔

پاکستان سعودی عرب کے درمیان دوستانہ تعلقات کے بارے میں سعودی وفد کے قائد نے کہا اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت برسر اقتدار آنے سے دونوں برادر ملکوں کے درمیان نئے باب کا آغاز ہوا ہے۔ سعودی عرب میں پاکستان کے وزیر اعظم میاں نواز شریف کا فقید المثال استقبال ہوا ہے میاں نواز شریف کے کامیاب دورے کے نتیجے میں سعودی عرب پاکستان کی بھرپور مالی امداد کریگا۔

انٹرویو کے موقعہ پر سعودی عرب کے کئی بزنس اور کئی انڈسٹریز کے چیف احمد عباس زینی نے راقم الحروف کو بتایا کہ ہم سات برس پہلے تک پاکستان کے ساتھ کاروبار کرتے رہے ہیں۔ مگر پاکستان کے برآمد کنندگان کی طرف سے بھیجی جانے والی اشیاء کے بارے میں ہمیں شکایات پیدا ہونے لگیں۔ ہم نے پاکستان سے کینو درآمد کئے لیکن پیٹیاں کھول گئیں تو کینو معیاری نہ تھے۔

سعودی تاجروں کا وفد پاکستانی حکام سے مذاکرات کر رہا ہے

احمد عباس زینی نے اپنے دورہ پاکستان کے حوالے سے بتایا کہ ہم پاکستان سے پھل اور چاول درآمد کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگر ہمیں اس بات کی گارنٹی دی جائے کہ پاکستان سے بھیجا جانے والا مال معیاری ہو گا تو ہم بہت سی ضروریات پاکستان سے درآمد کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے دورہ پاکستان میں بجی سیکٹر میں پاکستانی برآمد کنندگان سے درآمدات بڑھانے کے سلسلے میں بات چیت کریں گے۔

پاکستانی بھائیوں کو یہ بات سمجھنی چاہئیے کہ مال کے معیاری ہونے سے اُن کے ملک کے وقار میں اضافہ ہو گا۔

سعودی وفد کے رکن الراجی بنکنگ اینڈ کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن شیخ عبدالرحمٰن ابن عبداللہ نے ملاقات میں بتایا سعودی عوام نے ہمیشہ کشمیریوں کے اعلیٰ مقاصد اور افغان مزاحمت کی بھرپور حمایت کی ہے۔

سعودی وفد صدر پاکستان غلام اسحاق سے ملاقات کرتے ہوئے

ہم ہندو انتہاپسندوں کی طرف سے بابری مسجد کی بے حرمتی کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں موجود مذہبی عبادت گاہوں کی سلامتی اور تقدس کو برقرار رکھنا حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ لہذا بھارتی حکومت کا فرض ہے کہ وہ بابری مسجد کے تقدس کو برقرار رکھے۔ ورنہ اسلامی ملکوں میں کام کرنے والے بھارتی باشندے متاثر ہوں گے اور ۴۰ سے زیادہ اسلامی ملکوں کے ساتھ بھارت کے تجارتی و سفارتی تعلقات پر بُرا اثر پڑے گا۔ مسٹر رحمٰن نے اس عزم کا اظہار کیا سعودی عوام اپنے کشمیری بھائیو کے ساتھ ہیں۔ افغان بھائیوں کی طرف سے غیر اسلامی نظریات کے خلاف جدوجہد میں ان کے ساتھ ہیں۔

سعودی عوام اپنے مسلمان بھائیوں کو درپیش مسائل کے سلسلے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتے رہینگے۔ سعودی وفد کے اراکین نے شیخ اسماعیل البوداؤد کی زیر قیادت صدر پاکستان غلام اسحاق خاں کے ساتھ ایوان صدر میں تفصیلی ملاقات کی۔ خلیج کی تازہ ترین صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

وفد نے اسلام آباد چیمبرز آف کامرس کی طرف سے دیئے گئے استقبالئے میں شرکت کی۔ افرادی قوت سمندر پار پاکستانیوں کے وفاقی وزیر (صاحبزادے جنرل ضیاء الحق) محمد اعجاز الحق سے ملاقات کی۔ سات رکنی وفد نے شیخ اسماعیل البوداؤد کی قیادت میں سپیکر نیشنل اسمبلی جناب گوہر ایوب خاں کے ساتھ قومی اسمبلی کے چیمبرز میں پاک سعودی دوستانہ تعلقات خلیجی بحران پر تفصیلی بات چیت کی۔

سعودی وفد میں شامل ڈاکٹر عبدالرحیم عقیل ڈائریکٹر جنرل آف ہیلتھ مغربی ریجن سعودی عربیہ نے وفاق وزیر صحت سید تسنیم نواز گردیزی سے ملاقات کی۔ دونوں برادر ملکوں کے درمیان ہیلتھ کے منصوبوں پر تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ وفد اسلام آباد سے لاہور روانہ ہو گیا۔ وفد کے اراکین نے لاہور میں متحدہ اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان کنونشن میں شرکت کی۔ کنونشن کی صدارت رکن قومی اسمبلی جمعیت کے قائم مقام سرپرست مولانا معین الدین لکھنوی نے کنونشن سے سعودی عرب کے سفیر محمد یوسف المطبقانی، اسلامک چیمبرز آف کامرس کے صدر اسماعیل البوداؤد، عبدالرحمٰن ابن عبداللہ ابن عقیل متحدہ جمعیت اہلحدیث کے سیکرٹری جنرل پروفیسر ساجد میر چیف آرگنائزر میاں فضل حق نے خطاب کیا۔

سعودی وفد نے لاہور میں ایوان صنعت و تجارت کے نمائندگان سے ملاقاتیں کیں۔ لاہور کا دورہ مکمل کرنے کے بعد وفد کراچی روانہ ہو گیا کراچی میں ایوانِ صنعت و تجارت پاکستان کے صدر راجہ عبدالرحمٰن نے وفد کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ کراچی میں صنعت کاروں اور تاجروں سے ملاقات کے بعد پاکستان کے کامیاب دورہ کے بعد سعودی وفد اپنے وطن ہو گیا۔

سعودی وفد کے قائد مصر کے سفیر، سعودی عرب کے سفیر اور اسلام آباد چیمبر آف کامرس کے صدر مقصود احمد

تحفظ حرمین شریفین موومنٹ علامہ محمد مدنی سے انٹرویو

جب عراق نے صدر صدام حسین کے حکم پر ۲ راگست کو کویت پر چڑھائی کر کے جارحیت کی انتہا کر دی
صدام حسین کی جارحیت کے خلاف پورے اقوام عالم نے شدید ردِ عمل کا اظہار کیا۔
حکومت پاکستان نے بھی عراق جارحیت کی بھرپور خدمت کی۔ سعودی عرب میں مقامات مقدسہ کے تحفظ کے لئے پاکستانی فوجیں روانہ کیں۔ پاکستانی رائے عامہ کو بیدار کرنے کے لئے عقابی آنکھوں، چمکدار چہرے میانہ قد، گندمی رنگ، جذبہ ایمانی سے بریز باعمل مسلمان مرد مجاہد نے عراقیوں کے ناپاک عزائم کا پردہ چاک کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ اس قابلِ فخر روشن دماغ انسان کو اندرون بیرون ملک علامہ محمد مدنی کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ یہ اُن کی پُرعزم جرأت مندانہ قیادت و مساعی کا نتیجہ ہے کہ وہ پاکستان میں عراقی جارحیت کے خلاف ایک شعلہ نوا تحریک بن کر اُبھرے ہیں۔ قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس کے دنوں پارلیمنٹ کے کیفے ٹیریا میں علامہ مدنی کا تعارف ہمارے ایک سینئر صحافی دوست نے کرایا۔ دورانِ گفتگو حرمین شریفین کے ساتھ عقیدت و محبت اور دین کے ساتھ حقیقی وابستگی کو دیکھتے ہوئے تفصیلی انٹرویو کا فیصلہ کیا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے ہم اس باطل حریت کے انٹرویو کا آغاز کرتے ہیں۔

جماعت اسلامی غیر مسلم قوتوں کی ایجنٹ ہے۔

سوال۔ علامہ مدنی صاحب ہم آپ سے خاندانی پس منظر کے حوالے سے آپ کی شخصیت کے بارے میں جاننا چاہیں گے۔

جواب۔ جناب صدیق القادری صاحب میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے بین الاقوامی سطح کے میگزین کے لئے میرا انٹرویو شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اپنے بارے میں عرض کروں گا کہ میں ۵ رجنوری ۱۹۴۶ء موضع فتح پور گوگرہ ضلع اوکاڑہ میں ایک نہایت متقی پرہیزگار مذہبی گھرانے میں حافظ عبدالغفور کے ہاں پیدا ہوا۔ میرے والد ایک ممتاز عالم دین حافظ قرآن پیکر علم و عمل تھے۔ انہوں نے بچپن سے ہی میری تربیت مذہبی ماحول میں کی۔ میں نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر سے ہی حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ۔ دارالعلوم ماموں کانجن اور دیگر مدارس سے دینی تعلیم کی اسناد حاصل کی۔ ایم اے عربی فاضل کیا تخصیص فی الحدیث کے بعد ۱۹۷۰ء میں گجرات کی جامع مسجد اونچی والی میں خطابت شروع کی۔ میں نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گجرات کے صدر کی حیثیت سے پُرعزم جدو جہد کی۔ جس کے نتیجے میں کئی ماہ ڈسٹرکٹ جیل گجرات میں ہوا کھانی پڑی۔ اپنی صاف گوئی۔ بیباکی اور کلمہ حق کہنے کی عادت سے بچیا۔ بھٹو، ضیاء الحق کے ادوار میں معتوب رہا۔ حکومتی سختیاں، سینکڑوں مقدمات میری جرأت مندی اور دلیری کو روک نہ سکے۔ ۱۹۷۶ء میں سعودی عربیہ کی مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ چار سال تک وہاں اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کی۔ گورنر ریاض امیر سلمان بن عبدالعزیز، مفتی اعظم سعودی عربیہ شیخ ابن باز، امام کعبہ شیخ محمد عبداللہ سبیل۔ امام مسجد نبوی شیخ صالح بن عبدالعزیز، مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر شیخ صالح العبید۔ حاکم شارجہ شیخ سلطان بن محمد القاسمی۔ حاکم فجیرہ شیخ حمد شرقی سعودیہ سفیر یوسف مطبقانی، کویت کے سفیر قاسم الیاقوت میرے قریبی دوستوں میں ہیں۔

۱۹۸۰ء سے پاکستان میں واپس آکر گجرات میں خطابت شروع کی۔ اور جہلم میں اپنے والد کے مدرسے میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت جامعہ علوم اثریہ جہلم کا پرنسپل مقرر ہوا۔ ۱۹۸۶ء میں اپنے والد محترم حافظ عبدالغفور کی وفات کے بعد جانشین مقرر ہوا۔ جہلم کی مرکزی مسجد اہلحدیث کا خطیب جامعہ علوم اثریہ کا چانسلر۔ اثریہ فری ہسپتال کا چیئرمین، جامعہ اثریہ بنیات کا رئیس جمعیت اہلحدیث پنجاب کا امیر مقرر ہوا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے میرے ادارے کی سنگ بنیاد امام کعبہ نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے۔ دو شادیاں کی ہیں۔ دونوں بیویاں خدا کے فضل سے بقیہ حیات ہیں۔ میرے آٹھ بچے ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔

سوال۔ مدنی صاحب کیا آپ بتائیں گے کہ آپ کو تحریک تحفظ حرمین الشریفین قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اس تنظیم کے اغراض و مقاصد اور کارکردگی کیسی رہی ہے۔

جواب۔ قادری صاحب عرض یہ ہے کویت پر عراق جارحیت اور سعودی عرب کی سلامتی کو درپیش خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پاکستانی رائے عامہ کو ہموار کرنے کی ضرورت تھی۔ اس اہم مسئلے میں اتنی دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔ جبکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ خادم الحرمین شاہ فہد کی حمایت میں پوری قوت تندہی کے ساتھ جدو جہد کرنی چاہیئے تھی۔ لہٰذا ہم نے جمعیت اہلحدیث کے اکابرین کے مایوس کن رویے کو دیکھتے ہوئے تحریک تحفظ حرمین شریفین کے نام سے علیحدہ تنظیم قائم کر دی اس تنظیم کے ذریعے ہم پر سختی تکالیف برداشت کرتے ہوئے حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دیں گے۔ جس کی سعودی عرب کو ضرورت ہے ہمارے ساتھ چاہے کچھ ہو جائے ہم اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالتے ہوئے اپنے اللہ کو خوش کرنے کے لئے سعودی عرب کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ جناب صدیق القادری صاحب مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ متحدہ اہلحدیث کے قائدین سمیت دیگر مذہبی جماعتیں بھی خلیجی بحران میں بڑی احتیاط اور سنبھل کر عراقی جارحیت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن ہم نے تمام مصالحتوں اور مفادات و تحفظات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس راہ کو اختیار کیا۔ اس میدان میں مجھے اہلحدیث نوجوانوں کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔ لاکھوں اہلحدیث نوجوان حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگرچہ یہ تحریک تین مقاصد کے حصول کے لئے قائم کی گئی ہے۔

ا۔ عراق جارحیت کے خلاف کویت کے حکمرانوں کی مکمل حمایت میں جدو جہد کرنا۔

ب۔ کویت کے مظلوم عوام کی مظلومیت کی بھرپور

صدیق القادری قائد تحریک تحفظ حرمین شریفین علامہ محمد مدنی سے انٹرویو لیتے ہوئے

غیر مسلم فوج سے مدد حاصل کرنا شرعی طور پر جائز ہے

SPECIAL GULF NUMBER

ہم حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ہر قربانی دیں گے

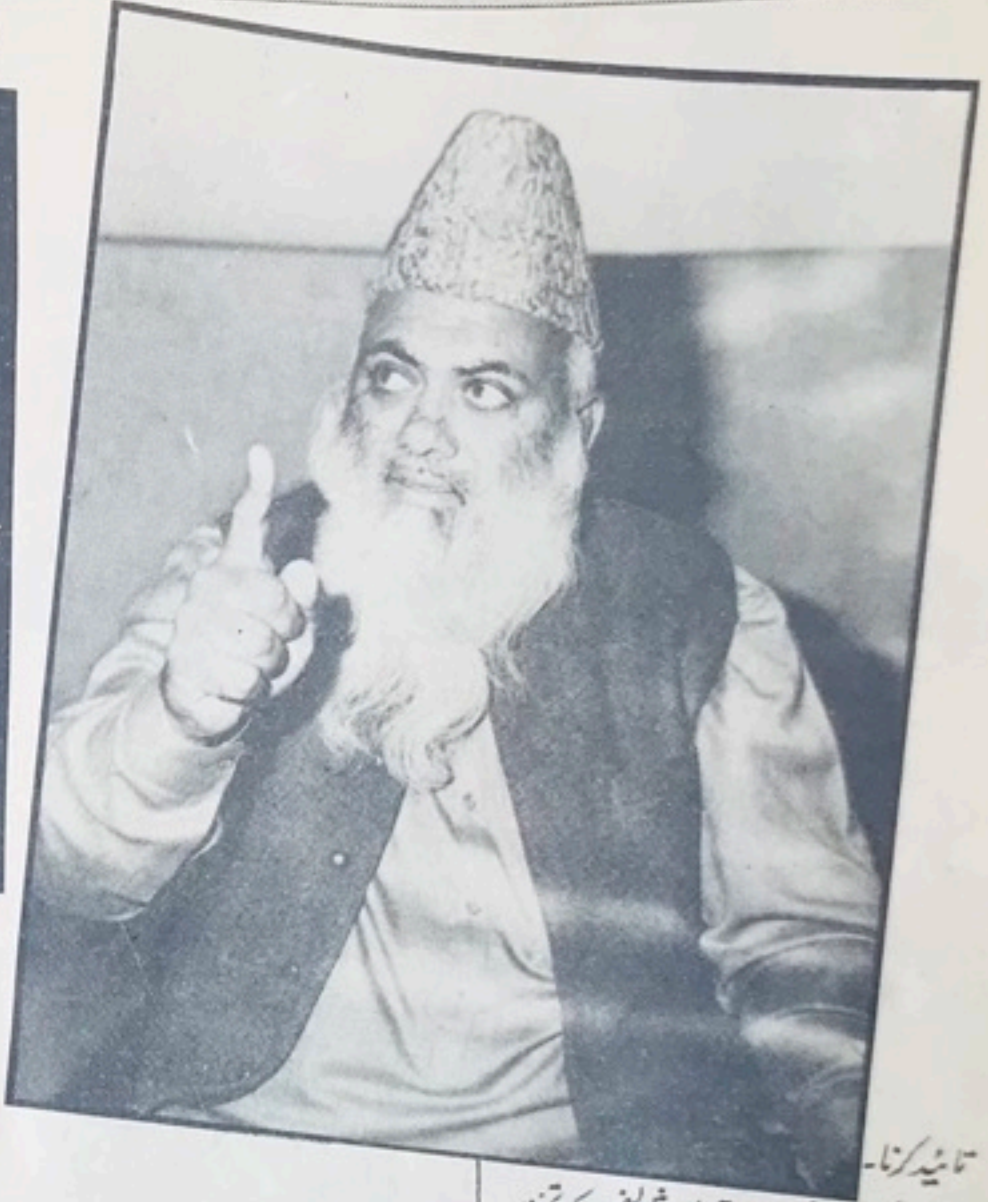

تائید کرنا۔

ج ۔ سعودی عرب میں حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے منظم جدوجہد کرنا ہی مقصود ہے۔

پاکستان کے بعض حلقوں میں سعودی عرب کی حکومت و حکام و نظام پر تنقید کرنے والوں کو ٹھوس دلائل کے ساتھ جواب دینے کے لئے ہمیں اس تحریک کو مستقل بنیادوں پر قائم رکھنا ہوگا۔ ہمارے نزدیک سعودی عرب ہی دنیا کی واحد اسلامی مملکت ہے جہاں اسلامی آئین نافذ ہے وہاں پہ چوریاں ڈکیتیاں زنا اور سنگین جرائم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس حوالے سے سعودی معاشرہ امن و سلامتی کا گوارہ ہے سعودی حکام دنیا کے بہترین حکام میں دین کی تبلیغ کے لئے سعودی عرب کی طرف سے بے شمار طلباء کو وظائف دیئے جا رہے ہیں۔

قرآن پاک کے کروڑوں نسخے چھپوا کر فری تقسیم کر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان کی غیر مشروط امداد کرتے رہتے ہیں۔ اسلام آباد میں دنیا کی سب سے بڑی مسجد شاہ فیصل مسجد سعودی عرب کی پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ محبت کی عظیم مثال ہے۔ ہمارے نزدیک ایسے نیک اور مخلص مسلمان بھائیوں کی حمایت کرنا ہمارا دینی و ملی فریضہ ہے بیت اللہ شریف روضہ رسول اللہ ﷺ ہمارے مقدس دینی مراکز ہیں ان مراکز کی عظمت اور تحفظ کے لئے پوری دنیا قربان کی جا سکتی ہے۔ ہم نے اس مناسبت سے اپنی تنظیم کا نام حرمین شریفین کے تحفظ پر رکھا۔

ہم نے تحریک کے تحت پاکستانی مسلمانوں کو حرمین الشریفین کی اقدار سے روشناس کرانے کے لئے اور اس کے تحفظ کے لئے جذبہ جہاد پیدا کرنے کے لئے فی الحال لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور کراچی۔ کوئٹہ۔ شیخوپورہ۔ ساہیوال۔ ملتان فیصل آباد میں مراکز قائم کئے ہیں۔

ہماری مرکزی کمیٹی میں مندرجہ ذیل اکابرین ہیں۔

قائد تحریک علامہ محمد مدنی آف جہلم
چیئرمین قاضی سلطان احمد آف راولپنڈی
جنرل سیکرٹری چوہدری محمد امین آف التوحید ہوٹل راولپنڈی۔
ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد حیات آف اٹک ہیں۔

میں یہ بات بھی انٹرویو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے جذبہ ایمانی سے یہ تنظیم قائم کی ہے۔ دینی و عوامی حلقوں میں میری سوچ سے بھی زیادہ پذیرائی ملی ہے۔ الحمد اللہ ہماری تحریک کامیابی و کامرانی سے جاری ہے۔

سوال۔ اکثر مذہبی حلقوں اور بعض جماعتوں کی طرف سے آپ کی تحریک پر الزام عائد کیا جاتا ہے جمعیت اہلحدیث آپ کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ آپ کو سعودی عرب اور کویت سے کروڑوں ڈالروں کی امداد ملتی رہتی ہے۔ یہ تنظیم صرف ایک مخصوص فرقے کی تنظیم ہے۔ کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ آپ اپنی تنظیم میں دیگر مسلکوں کے علماء، مشائخ اور اسکالروں کو شامل کرتے تاکہ یہ تنظیم پاکستانی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہوتی سب مذاہب قومیں حرمین شریفین کے لئے مل کر مشترکہ جدوجہد کریں۔

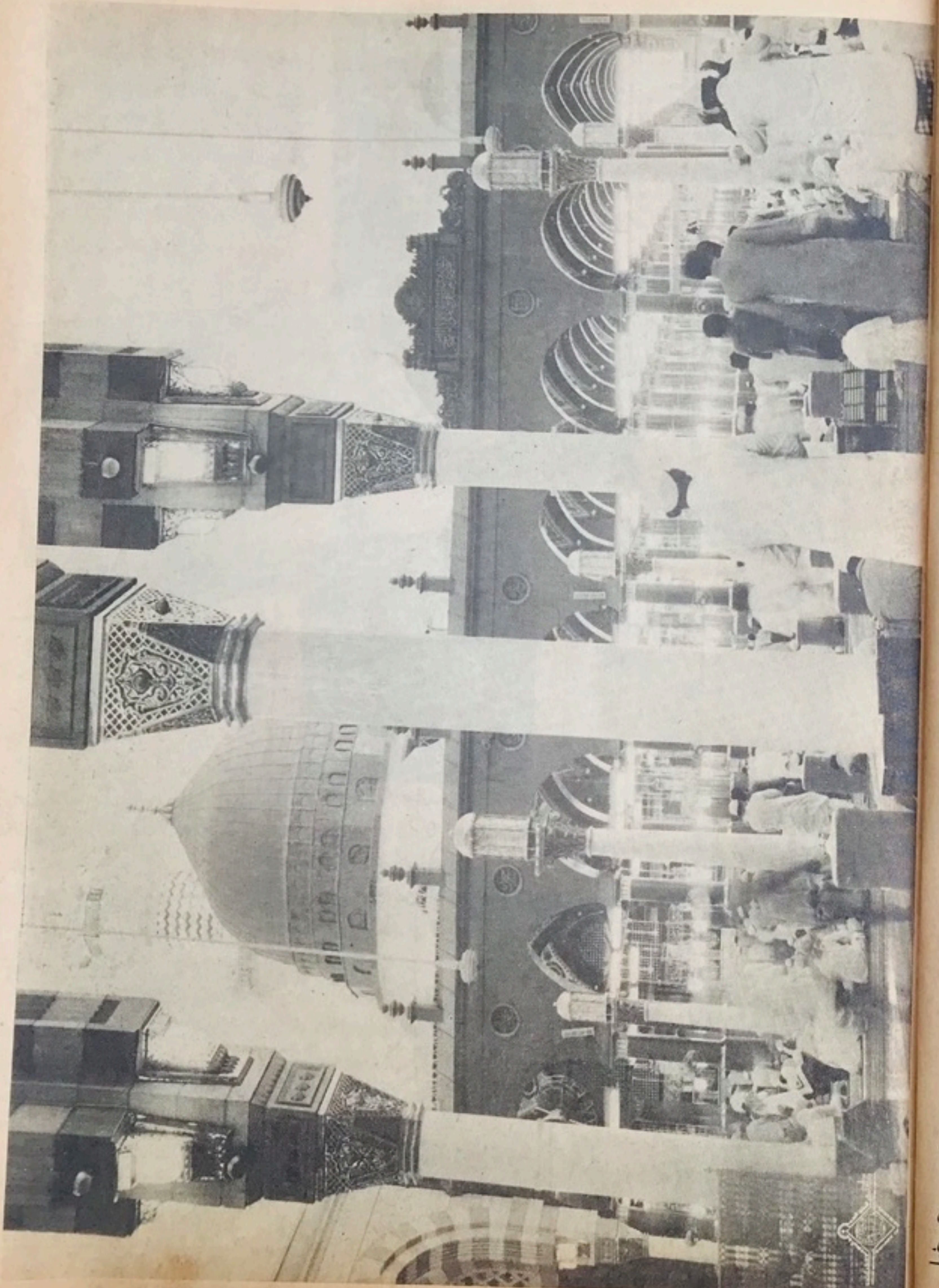

اگر پاکستان شروع سے ہی اپنی فوج سعودی عرب بھیج دیتا تو آج

جواب۔ قادری صاحب یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری تحریک کا متحدہ اہلحدیث سے گہرا تعلق ہے اور جمعیت کے ایک سیل کی طرح ہے۔ ہمارا بنیادی مقصد صرف اللہ کی رضا اور رسول اکرمؐ کے دین کی سربلندی ہے ہم دنیاوی مفادات کے لئے کوئی کام نہیں کر رہے اور نہ ہی ہمارا مقصد کویت اور سعودی حکمرانوں کو خوش کرنا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم نے صرف اور صرف حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے جدوجہد شروع کی ہے۔ الزام تراشی ہمارے معاشرے میں عادت بن چکی ہے

حرمین شریفین کانفرنس سے چیئرمین سینیٹ وسیم سجاد، شیخ رشید احمد حافظ عبدالقادر روپڑی اور مولانا یونس آسی

افسوس اس بات کا ہے۔ ہم پر الزام تراشی جماعت اسلامی جیسی مذہبی جماعتیں بھی کر رہی ہیں۔ جو اسلام کے نام پر کروڑوں ڈالر سعودی عرب سے لیتے رہے سعودی حکومت کی خیرات اور سخاوت سے اپنی جھولیاں بھرتے رہے۔ اب مشکل ترین وقت اپنے محسن کا ساتھ دینے کی بجائے مخالفت پر تل گئے ہیں۔ ایسے منافقین اور حاسدین بھی اسلام کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

قادری صاحب آپ حیران ہوں گے۔ بعض ایسی کاغذی تنظیمیں بھی نکل آئی ہیں۔ جن کا کوئی وجود ہی نہیں صرف اخباری خبریں چھپوا کر سفارت خانے سے پیسہ دھول کر رہی ہیں۔ اسلام کا نام استعمال کر کے دھوکہ دہی کی مرتکب ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کو ایسی کاغذی تنظیموں سے بھی ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جو ذاتی مفادات دنیاوی فوائد کے لئے حقیقی جدوجہد کرنے والوں کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنا چاہتی ہیں۔

قادری صاحب میں آپ کو پورے وثوق کے ساتھ یقین دلاتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد اور بینک بیلنس نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا مشن ٹریول ایجنٹ کی طرح

امریکی اور اتحادی فوج بلانے کی ضرورت نہ پڑتی

سعودی عرب کے سفارت خانے سے ویزے نکلوا کر لوگوں سے پیسے بٹورنا ہے۔ ہم تو حق کا ساتھ دے رہے ہیں اور باطل کے خلاف عملی جہاد کر رہے ہیں۔

میں اللہ کی قناعت پر یقین رکھنے والا انسان ہوں۔ دال روٹی کھا کر بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اگر یہ مفاد پرست اپنی طرح دوسروں کو بھی قیاس کریں اور غلط باتیں اڑا کر بچے اور مخلص لوگوں پر کیچڑ اچھالنا چاہیں تو یہ ان کی مرضی ہے میں ایسے نام نہاد مذہبی لوگوں سے اچھی طرح آگاہ ہوں۔ جو ہمارے خلاف بے بنیاد قسم کا منفی پروپیگنڈا کے الزام تراشیاں کر رہے ہیں۔

ہمارا مقصد قرآن و حدیث کی روشنی میں مظلوم کے حق میں آواز اٹھانا ہے اور ظالم کے ظلم سے لوگوں کو باخبر کرنا ہے۔ تاکہ ظالم اور جابر لوگوں کو

روک کر اپنے مذہبی مرکز کا تحفظ کیا جائے۔ میرا یہ مشن اب تک رہا ہے۔ اور اسی مشن کو تاحیات اپنے لئے منزل مقصود بنانا چاہتا ہوں۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں یہ گندی روایات رواج پا چکی ہیں کہ بغیر سوچے سمجھے اور تحقیق کیلئے دوسروں پر بے بنیاد الزامات لگا دیئے جاتے ہیں۔ ہماری تحریک پر اس الزام کی بھی کوئی حقیقت نہیں کہ ہمیں کویت

اور سعودیہ سے امداد ملتی ہے۔ یہ سراسر من گھڑت جھوٹا الزام ہے۔ ہم سادہ لوگ ہیں بڑے بڑے ہوٹلوں میں ٹھہرنے کی بجائے عام ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں۔ ہمارے لمبے چوڑے اخراجات نہیں ہیں جو سیمنار۔ کانفرنسیں ہوٹلوں میں کراتے ہیں۔

اللہ کے فضل سے ہماری تمام کانفرنسیں کامیاب رہی ہیں۔ ان کانفرنسوں کے انعقاد کے لئے لوگ رضاکارانہ طور پر ہر قسم کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان اخراجات کے بھی ہم بعض احباب سے چندہ لیتے ہیں آمدن اور اخراجات کا مکمل حساب ہمارے پاس موجود ہے۔ تحریک کے تمام پروگراموں کی کامیابی کا سہرا اہلحدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں کے سر ہے۔

سوال۔ مولانا امریکی فوجوں کی سعودی عرب میں آمد اور اسرائیل دشمنی کی وجہ سے اکثر مذہبی جماعتیں صدام حسین کی حمایت میں کھلم کھلا جلسے جلوس کر رہی ہیں۔ اس کے اصل اسباب کیا ہیں۔ روشنی ڈالیں

جواب۔ صدیق القادری صاحب آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے لئے انتہائی المناک بات یہ ہے۔ عراق مسلمانوں نے ہی دنیا کا امیر ترین مسلمان ملک کویت جارحیت کے ذریعے لوٹ کھسوٹ کی نظر کیا۔ قادری بھائی آپ سوچ نہیں سکتے کہ کویت

سے ہیرے جواہرات اور سونے کی بھری بھری دوکانیں مال و دولت سے بھرے بنک اہم ترین مشینری جدید ترین اسلحہ دیگر جنگی ساز و سامان لوٹ کر مال غنیمت سمجھ کر عراق ساتھ ساتھ کویتی مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ پاکستانی خاندانوں کی بہو بیٹیوں کی بے حرمتی سے باز نہیں آئے۔

دکھ اور شرم کی بات یہ ہے کہ کویت کے مسلمانوں کا لٹا ہوا مال پاکستان کے مولویوں مذہبی جماعتوں، اخبارات و جرائد میں بے تحاشا تقسیم کر کے حمایت کرا رہے ہیں۔ جب بعض علماء مشائخ، صحافی لوٹے ہوئے مال سے اپنے حصے وصول کر رہے ہوں تو وہ اپنی سوچ کے مطابق دوسروں کو بھی ایسے ہی تصور کرتے ہیں۔ چونکہ عراق کے حامی اپنی حمایت مال غنیمت حاصل کر کے بیچ رہے ہیں۔ اسی طرح ہم فقیروں کے ساتھ ہٹ دھرمی اور مخالفت انہی بنیادوں پر کر رہے ہیں۔ کاش وہ ہمارے قریب ہو کر دیکھتے اور مخالفت برائے مخالفت چھوڑ دیتے۔

جہاں تک سعودی عرب میں غیر مسلم فوجیں بلانے کا تعلق ہے بین الاقوامی شہرت یافتہ علماء کا متفقہ طور پر فتویٰ ہے۔ جنگ کی حالت میں غیر مسلموں سے امداد لینا جائز ہے۔ میرا مذہبی رہنماؤں کو مشورہ ہے کہ وہ انہیں خلوص دل کے ساتھ ہمارے شانہ بشانہ جدوجہد کریں۔

سوال۔ کیا حکومت پاکستان کو عراق کویت تنازعہ میں ثالثی رول ادا نہیں کرنا چاہیئے۔

پاکستانی فوجوں کی سعودی عرب میں موجودگی کے بارے میں آپ کا تبصرہ کیا ہے۔

جواب۔ قادری صاحب پہلی بات تو میں واشگاف الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں کہ سعودی عرب میں امریکہ کے علاوہ جاپان۔ فرانس، برطانیہ، پاکستان، بنگلہ دیش مصر، ترکی سمیت کئی ممالک کی فوجیں موجود ہیں۔

یہ فیصلہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا ہے عراق نے انسانیت کے مہذب اصولوں کو پامال کرتے ہوئے کویت پر جارحیت کی۔ حالانکہ کویت نے عراق کی مسلسل نو سال تک بھرپور مدد کی۔ اِس احسان کا بدلہ عراق نے کویت کو ہڑپ کر کے خطرناک منصوبے کے تحت عراق سعودی عرب پر بھی حملہ کر کے سارے کنوؤں کا مالک بن جانا چاہتا تھا۔ اِن حالات میں خادم الحرمین نے امریکہ اور اقوام متحدہ سے مدد حاصل کی۔

عراق اگر واقعی اسلام یا انسانیت کا خیر خواہ ہے تو اُسے امن کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ زمین پر فساد کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ اِن حالات میں جنگ ہونے یا نہ ہونے کا سارا دارو مدار صدام حسین پر ہے اگر وہ آج بھی کویت سے فوجیں نکال لیں تو جنگ کے خطرات ٹل جائیں گے۔ اگر نہیں نکالے گا تو جنگ ناگزیر ہے۔

حکومت پاکستان کی طرف سے حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے بھیجی گئی۔ فوج کو ہم تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ برادر اسلامی ملک سعودی عرب کے دفاع کے لئے فوج بھیجنے پر ہم صدر غلام اسحاق۔ وزیراعظم نواز شریف چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ

مسلمانوں کو تباہی و بربادی سے بچانے کیلئے صدام کو کویت سے نِکل جانا چاہیئے

کو ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ مبارک باد دیتے ہیں۔

افسوس اِس بات کا ہے اگر پاکستان شروع ہی سے سعودی عرب فوج بھیج دیتا تو سعودی حکمرانوں کو امریکی اور اتحادی فوج بلانے کی ضرورت نہ پڑتی صدام حسین مغربی اقوام کی خطرناک سازش میں آلہ کار بنے ہیں۔ آج عالم اسلام کو خطرہ ہے تو صدام حسین کی وجہ سے ہے یہ بھی درست ہے۔ اِس جنگ سے عالم اِسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ اسرائیل مضبوط ہو گا جو ہمیشہ کے لئے عربوں کے لئے خطرے کی گھنٹی بنے گا۔

میری صدام حسین سے اپیل ہے کہ وہ مسلمانوں کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے کویت کو خالی کر دے۔ وہاں کی جائز حکومت بحال کر دے۔

کویت کے مظلوم مسلمانوں کا عالمی فلاح و بہبود میں کردار۔

امیر کویت جناب شیخ جابر الاحمد الصباح پاکستان کے شہید صدر ضیاء کے ساتھ

ریاست کویت عرب اسلامی ملک ہے۔ ۱۷۵۶ء میں کویت کا موجودہ سیاسی وجود قائم ہوا۔ اُس وقت سے لے کر اب تک کویت نے اللہ تعالیٰ، قرآن پاک اور رسولِ خدا کے احکامات سے کبھی روگردانی نہیں کی۔

۱۷۵۶ء ریاست کویت اُس وقت سیاسی وجود کے طور پر نقشہ پر اُبھرا جب کویت کے باشندوں نے ۱۷۵۶ء میں شیخ صباح اول کو اپنا امیر منتخب کیا۔ یہ عمل اسلامی شورائی کے اصولوں کے تحت ظہور پذیر ہوا۔ جبکہ عراق ۱۹۲۰ء میں جدید ریاست کی شکل میں وجود میں آیا۔ اور یہ بات کسی کے تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ عراق جو براہ راست سلطنت عثمانیہ کے زیرِ نگیں تھا وہ کویت کو اپنا حصہ قرار دے گا۔ اور اس بہانے پر کویت پر فوجی جارحیت کا مرتکب ہوگا۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ کویت کبھی بھی عثمانیہ سلطنت کے زیرِ نگیں نہیں رہا۔ اور قانون سازی کے لحاظ سے یہ مطلقاً آزاد تھا۔ جس طرح سلطنت عثمانیہ کی طرف سے عراق میں بادشاہ مقرر ہوتا تھا ایسا کبھی کویت کے بارے میں نہیں کیا گیا۔ کویت کا ترکی کے ساتھ بغیر عراقی مداخلت کے براہ راست رابطہ قائم رہا۔

۱۸۹۹ء جب سلطنت عثمانیہ کی طرف سے کویت کی آزادی کو خطرہ محسوس ہوا تو کویت نے ۱۸۹۹ء میں برطانیہ سے معاہدہ کیا۔ جب اکتوبر ۱۹۱۴ء کو پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی تو شیخ مبارک کے نام برطانوی فرمان جاری ہوا جس میں کہا گیا کہ ریاست کویت برطانوی حفاظت میں ایک آزاد ملک ہے۔ جبکہ عراق اُس وقت برطانوی کالونی تھا۔ اس دوران کویت

برطانوی حکومت کی مکمل منظوری کے تحت اندرونی معاملات میں کُلی طور پر آزاد تھا۔ عملی معاملات کے لحاظ سے خلیج کے عرب کے حکمرانوں نے اس معاہدے کو قبول کیا تھا۔ برطانیہ کویت کے خارجہ امور کو چلائے گا تاکہ کویت کا اندرونی اقتدار اعلیٰ قائم رہے جبکہ اس وقت عراق پر برطانوی انتظامیہ کا مکمل کنٹرول تھا اور عراق کے اندرونی معاملات چلانے کی ذمہ داری بھی برطانوی حکومت تھی۔ تمام وزارتیں اور سرکاری دفاتر برطانوی مشیر چلاتے تھے۔ عثمانیوں کو جب یہ یقین ہو گیا کہ وہ برطانیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو انہوں نے ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۳ء میں مذاکرات شروع کئے جس کے نتیجہ میں ۱۹۱۳ء میں برطانوی ترکی معاہدہ عمل میں آیا جس کے پانچ سیکشن تھے۔ پہلا سیکشن کویت سے متعلق تھا۔ معاہدہ کے آرٹیکل ۵ اور ۷ کے مطابق عراقی عثمانیوں سے کویت کی سرحدوں کا تعین کیا گیا جس کی رو سے یہ طے پایا کہ واربہ اور بُوبیان کے جزیرے کویت کا حصہ ہیں اور صفوان اور اُم قصر عراق کا حصہ ہیں۔ اِسی طرح بین الاقوامی معاہدے کے مطابق کویت کی سرحدوں کا تعین کیا گیا جو تمام فریقوں کے لئے قابلِ قبول قرار دیا گیا۔

۱۹۲۲ء۔ ۱۹۲۲ء میں عاقیر کانفرنس کے دوران عراق نے برطانیہ اور کویت کے باہمی تعلق اور سرحدوں کے تعین کے بارے میں اس کے اثرات کے متعلق پوچھ گچھ کی۔ عراق کی طرف سے ان سوالات کے جواب میں برطانیہ نے کویت کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ تعلقات ۱۸۹۹ء میں دونوں ممالک کے درمیان ہونے والے پروٹیکٹریٹ معاہدے کے نتیجہ میں قائم ہوئے ہیں۔ کویت عراق سرحدوں کا تعین ۱۹۱۳ء میں ترکی برطانیہ معاہدہ سے صراحت سے کردیا گیا۔

۱۹۳۲ء۔ ۱۹۳۲ء میں جب عراق برطانوی نظم ونسق سے آزادی حاصل کرنے کے قریب تھا تو اُس وقت لیگ آف نیشنز کا ممبر بننے کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنی بین الاقوامی سرحدوں کا تعین کرے۔ اُس معاہدے کو مکمل کرنے کے لئے برطانوی نمائندے اور عراقی عبوری وزیراعظم جعفر العسکری کے درمیان خط وکتابت ہوئی جس میں یہ بیان کیا گیا کہ سرحدوں کا تعین ۱۹۱۳ء کے برطانوی ترکی معاہدہ کی روشنی میں کیا جائے گا اور اس مقصد کے حصول کے لئے عراق وزیراعظم نوری السعید اور کویت کے امیر احمد الجابر الصباح کے درمیان Documents کا تبادلہ ہوا جبکہ برطانوی نمائندے نے ثالث کا کردار ادا کیا۔ بین الاقوامی قانون کے تحت ان Documents کا تبادلہ فریقین کے لئے لازمی معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۹۶۳ء۔ اوپر کے حالات کی تصدیق کرتے ہوئے ۱۹۶۳ء میں عراق اور کویت کے درمیان ایک اور معاہدہ ہوا جس کی رُو سے فریقین مندرجہ ذیل اُمور پر متفق ہوگئے۔

۱۔ کہ جمہوریہ عراق ریاست کویت کی آزادی اور مکمل خود مختاری کو اس کی واضح سرحدوں کے اندر تسلیم کرتی ہے۔ یہ وہ سرحدیں ہیں جن کا تذکرہ وزیراعظم عراق کے خط مورخہ ۲۱-۷-۱۹۳۲ میں کیا گیا ہے اور جس کو امیر کویت شیخ احمد الجابر الصباح نے اپنے سرکاری خط مورخہ ۱۰-۸-۳۲ میں تسلیم کیا ہے۔

۲۔ دونوں حکومتیں اپنے اپنے سرحدوں کے اندر برادرانہ تعلقات، عرب مقاصد اور اپنے باہمی مفادات اور عرب اتحاد کے لئے باہمی جدوجہد کریں گے۔

۳۔ دونوں حکومتیں ثقافتی، تجارتی اور اقتصادی میدانوں میں باہمی تعاون کے ذریعے ان معاملات کو فروغ دیں گی اور آپس میں تکنیکی معلومات کا تبادلہ کریں گی۔

مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے معاہدے کی تکمیل کے بعد دونوں ملکوں میں سفیروں کی سطح پر سفارتی تعلقات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس معاہدے پر عراقی وفد کے سربراہ بریگیڈیئر احمد حسن البکر جو اُس وقت عراق کے وزیراعظم تھے اور کویتی وفد کے سربراہ اور وزیراعظم شیخ صباح سلیم الصباح نے دستخط کئے۔

مندرجہ بالا معاہدہ سے درج ذیل امور صراحت سے واضح ہوتے ہیں:

۱۔ تاریخی حقائق اس دعوے کو غلط ثابت کرتے ہیں کہ کویت عراق کا یا سلطنتِ عثمانیہ کا کبھی حصہ رہا ہے۔

اگر اس دعوے کو صحیح تسلیم کرلیا جائے تو پھر عالمی طور پر ایک انتشاری کیفیت پیدا ہوجائے گی اور بڑا اور طاقتور ملک اپنے چھوٹے اور کمزور ہمسایہ ملک کو ہڑپ کر جائے گا۔

کویت نے ہر مشکل وقت میں ہر کسی کا ساتھ دیا

اس طرح عراق کی حکومت اُردن پر بھی قبضہ کر سکتی ہے۔ کہ اُردن بھی سلطنت عثمانیہ کا حصہ رہا ہے حتیٰ کہ خود عراق بھی دیگر ملکوں کی طرف سے اس دعوے کی زد میں آ کر اپنی آزادی کھو سکتا ہے۔

۲۔ اگر عراقی دعوے کو تسلیم کرلیا جائے تو کیا یہ بات قابلِ فہم ہے کہ ایک ملک اپنے ہی حصے سے مکمل سفارتی تعلقات قائم رکھے۔ اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ عراقی دعوے کے مطابق کویت عراق کا حصہ بھی ہو اور ساتھ ساتھ وہ بین الاقوامی تنظیموں میں عراق کے مساوی بلکہ اس سے بھی اہم تر ممبر شپ کا حامل رہا ہو۔

۳۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ایک سیاسی وجود کی حیثیت سے کویت عراق سے بہت پہلے قائم ہوا۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہوسکتا ہے کہ کویت جو پہلے آزاد ہوا وہ بہت بعد میں آزاد ہونیوالی ریاست عراق کا حصہ ہو۔

یہ حقائق کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

۴۔ عراق کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ کویت اور عراق کی سرحدوں کے بارے میں کسی بھی قانونی معاہدے کو تسلیم نہیں کرتا۔

اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ صدام کی حکومت کسی بھی بین الاقوامی قانون کو تسلیم نہیں کرتی اس لئے یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ اگر وہ عراق اور کویت کے درمیان سرحدوں کے تعین کرنے والے قانونی معاہدے کے وجود سے انکار کردے۔

۱۹۷۵ء

(د) اگر صدام نے عراق ایران کے درمیان سرحدوں کے تعین کرنے والے ۱۹۷۵ء کے معاہدے کو جس پر اُس نے خود دستخط کئے تھے غیر قانونی طور پر صرف ذاتی لالچ کی بنیاد

پر معطل کر رہا تھا تو پھر یہ امر صدام کے لئے بہت آسان ہے کہ وہ کویت اور عراق کے درمیان ہونے والے معاہدے کو جس پر اُس کے صدر احمد حسن البکر کے دستخط تھے کسی بھی وقت معطل کر دے۔

ب) ۱۹۶۳ء کے معاہدے پر دستخط ہونے کے بعد ان پر فوری طور پر عمل درآمد شروع ہو گیا تھا اور عراق اور کویت کے درمیان ثقافتی، معاشی اور سفارتی تعلقات قائم ہو گئے اور اسی طرح عراق نے قانونی طور پر اس معاہدے کو تسلیم کر لیا تھا۔

اور اسی طرح اس دعوے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں رہتی کہ ۱۹۶۳ء کے معاہدے کو وزارتی کونسل نے منظوری نہیں دی تھی۔

سیاسی، ثقافتی اور سماجی تعلقات کی بحالی اور ان میدانوں میں باہمی تعاون اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عراق نے قانونی طور پر پورے کے پورے معاہدے کو تسلیم کر لیا تھا۔

اگر عراق یہ کہتا ہے کہ اُس کا کویت پر کوئی بھی دعویٰ ہے تو پھر کویت کی طرف سے دی گئی بار بار دعوت کے باوجود اس نے اپنا مقدمہ بین الاقوامی عدالت انصاف کے سامنے کیوں نہ پیش کیا اور کویت کی اس پیش کش کو کیوں ٹھکرایا کہ کویت عراق سرحدوں کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے عرب کمیشن قائم کیا جائے۔ اگر عراق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کویت اور عراق کی سرحدوں کا تعین نو آبادی دور حکومت میں ہوا تھا اس لئے وہ ان سرحدوں کو قبول نہیں کرتا تو پھر عراق کی دوسرے ملکوں کے ساتھ سرحدوں کا جو تعین کیا گیا اس کو کیوں قبول کرتا ہے حالانکہ یہ سرحدیں بھی نو آبادیاتی دور میں متعین کی گئی تھیں۔ اس لئے عراق کو ہر صورت میں ۱۹۶۳ء کا معاہدہ قبول کرنا پڑے گا۔

عراق کی بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں سے روگردانی نہ صرف عراق کے لئے بلکہ عربوں اور مسلمانوں کے لئے باعث شرم ہیں۔ عراق کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں۔ بدقسمتی سے عراق عرب ممالک میں پھوٹ ڈالو اور فتح کرو کی پالیسی پر گامزن ہے۔

صدام حسین کے پاس کویت پر دعوے کا کوئی سیاسی، تاریخی اور قانونی جواز نہیں ہے اور وہ اپنے غلط دعوؤں سے دُنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے کیونکہ اس نے پُرامن کویت پر جو قبضہ کیا ہے اس پر پردہ پڑا رہے۔

کویت پر عراقی یلغار

۱۵ جولائی ۱۹۹۰ء کو صدام نے کویت اور متحدہ عرب امارات پر الزام لگایا کہ انہوں نے اپنے مقررہ کوٹے سے زیادہ تیل پیدا کر کے عراق کی پشت میں چھرا گھونپا ہے۔ اور اُن کو استعمار اور صیہونیوں کا آلۂ کار کہا۔

۱۷ جولائی ۱۹۹۰ء کو عراق نے عرب لیگ کو خط لکھا جس میں اُس نے کویت پر یہ الزامات عائد کئے کہ کویت نے رومیلہ کے عراقی تیل کے چشموں میں سے بہت سا تیل چوری کیا ہے اور اُس علاقے میں فوجی اڈے، زرعی فارم اور شہری آبادیاں قائم کی ہیں اور اس تیل کی چوری پر عراق نے کویت سے ۲.۴ بلین ڈالر کے معاوضے کا مطالبہ کیا۔

۲۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو کویت نے ان الزامات کے مندرجہ ذیل جوابات دیئے۔

۱۔ عرب لیگ ایک کمیٹی مقرر کرے جو ان الزامات کی چھان بین کرے اور طے شدہ سرحدی معاہدوں پر عملدرآمد کرائے۔

۲۔ کویت نے مقرر شدہ کوٹے سے زیادہ کبھی تیل نہیں نکالا۔

۳۔ رومیلہ کے بارے میں عراق کا دعویٰ غلط ہے۔ دراصل یہ تیل کی گذرگاہ دونوں ملکوں میں واقع ہے اور اس کے کویت والے حصے کو رتگاہ کہا جاتا ہے اور یہاں سے عراق جس قدر تیل نکالتا ہے اسی علاقے سے کویت عراق کے مقابلے میں ایک فیصد تیل نکالتا ہے۔

۴۔ عراق کا یہ الزام کہ کویت نے عراقی سرزمین پر فوجی اڈے، زرعی فارم اور شہری تنصیبات قائم کر رکھی ہیں' بالکل بے بنیاد ہے۔

ان الزامات کے سلسلے میں کویت نے عرب لیگ کو خط پیش کیا جس پر عراق نے اصرار کیا کہ بغیر کسی تیسرے فریق کی مداخلت کے ان معاملات کو طے کیا جائے۔

شاہ فہد اور حسنی مبارک کی کوششوں سے کویت نے جدہ کے اجلاس میں شرکت کی تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان مسائل کو حل کیا جائے اور صدر صدام نے یہ یقین دہانی کرائی کہ وہ مسائل کے حل کے لئے طاقت کا استعمال نہیں کرے گا۔

۳۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو عراق کی انقلابی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین عزت ابراہیم اور کویت کے ولی عہد اور وزیراعظم شیخ سعد عبداللہ الصباح کے درمیان جدہ میں ملاقات ہوئی۔ شیخ سعد نے کویت واپس آ کر امیر کویت اور حکومت کو ملاقات کے بارے میں نتائج سے آگاہ کیا۔

حکومت کویت نے ۲ اگست صبح نو بجے جدہ میں ہونے والی ملاقات کے نتائج پر مفصل غور کرنا تھا کہ اچانک تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ۲ اگست کو رات ۲ بجے عراق نے فوجی حملہ کر دیا۔ اور وحشت اور بربریت کی طاقتوں کو کھلا چھوڑ دیا جنھوں نے قتل و غارت، لوٹ مار اور دیگر انسانیت سوز افعال کا پُرامن، نہتے اور مظلوم کویتیوں کے ساتھ ارتکاب کیا۔ اور صدام نے یہ دعویٰ کیا کہ اُس نے نام نہاد کویتی عبوری انقلابی کونسل کے کہنے پر کویت پر حملہ کیا ہے کیونکہ یہ انقلابی لوگ کویت کی موجودہ حکومت کو پسند نہیں کرتے۔ پھر اس نے ایک کٹھ پتلی حکومت بنائی۔ جب کسی بھی کویتی باشندے نے اس سے تعاون نہ کیا تو اس نے کویت کو عراق میں شامل کر کے اُسے عراق کا ایک صوبہ قرار دے دیا۔

یہ تمام واقعات اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ کویت پر حملہ اور اُس پر قبضہ ایک پہلے سے طے شدہ منصوبہ تھا جس کی تکمیل کے لئے ایک لاکھ ۷۰ ہزار مسلح فوجیوں کو حرکت میں لایا گیا اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ عراق کے عزائم نہ صرف کویت کے خلاف ہیں بلکہ دیگر عرب ممالک بھی صدام کی جوع الارض کی زد میں آ سکتے ہیں۔

عراق کے کویت پر حملے اور قبضے کی دُنیا کی تمام اقوام، حکومتوں اور تنظیموں نے مذمت کی ہے۔ سیکورٹی کونسل نے اپنی متفقہ قراردادیں ۶۶۰ — ۶۶۵ پاس کی ہیں۔ عرب لیگ کی سربراہی کانفرنس قاہرہ میں ۹ — ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء کو ہوئی اس کے علاوہ او۔آئی۔سی (O.I.C) کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کے علاوہ یورپی ملکوں کی تنظیم اور انسانی حقوق کی انجمن نے عراقی جارحیت کی پُرزور مذمت کی۔

عراقی جارحیت کے خلاف بین الاقوامی ردعمل بے مثال اور تاریخی ہے۔ جو کچھ عراقیوں نے کویت اُس کے باشندوں اور اُس کی جائیداد سے کیا ہے اُس کو مسلح ڈاکہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

صدام کے ظالمانہ اور وحشیانہ اقدامات انسانی اور اسلامی قوانین کے خلاف کُھلی غارت ہے۔

چھوٹے ملکوں کی حدود کا تحفظ اور اُن کی خودمختاری کی سلامتی کی ذمہ داری بین الاقوامی

اداروں اور سیکورٹی کونسل پر ہے کہ وہ جلد از جلد کویت سے عراقی جارحیت کا خاتمہ کرائیں تاکہ کویت کی حکومت اور اس کی خودمختاری بحال ہو، اور پُرامن کویت ایک آزاد اور خودمختار اور خوشحال مملکت کی حیثیت سے عالمی برادری میں حسب سابق اپنا کردار ادا کرے۔

عراقی فوجوں کی طرف سے لوٹ مار کی مثالیں

۱۔ کویتی فوج کا اسلحہ، ہتھیار، سازوسامان، متعلقہ زمینی ہوائی اور بحری افواج لوٹ لیا گیا۔ عراقی فوجی جنگی طیارے اور بحری جہاز اور وردیاں لوٹ کر عراق لے گئے۔

۲۔ کویت ائیرلائن کارپوریشن کے سویلین جہازوں، ان کے سپیئر پارٹس متعلقہ سازوسامان کمپیوٹرز وغیرہ پر قبضہ کر لیا گیا۔

۳۔ کویت ہلالِ احمر کے دفاتر، سازوسامان اور گوداموں کو لوٹ لیا گیا۔

۴۔ عراقی حملے کے پہلے پانچ دنوں میں خوراک اور ادویات کے ذخیرے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر سے لوٹ کر بغداد پہنچا دیئے گئے۔

۵۔ کویت کے شوروموں سے نئی کاریں، سپیئر پارٹس اور عام آدمیوں کو اُن کی کاروں سے اُتار کر ساری گاڑیاں عراق لے گئے۔

۶۔ سونے کی مارکیٹوں کو لوٹ لیا گیا۔

۷۔ مالی اداروں اور بنکوں کو لوٹا گیا۔

۸۔ تجارتی اور کاروباری مراکز کو لوٹا گیا۔

۹۔ حکومت کی پرنٹنگ پریسوں کو لوٹا گیا۔

۱۰۔ پرائیویٹ سیکٹر سے چھاپہ خانوں کا تمام سامان لوٹ لیا گیا۔

۱۱۔ بندرگاہوں اور اس کے گوداموں کا تمام سامان لوٹ لیا گیا۔

۱۲۔ ٹریفک کی بتیاں اور بجلی کے کھمبے اکھاڑ کر لے گئے۔

۱۳۔ بجلی گھروں کو اکھاڑ کر بغداد پہنچا دیا گیا۔

۱۴۔ ریفائنری کے سازوسامان کے علاوہ خام تیل کے سٹوروں کو لوٹا گیا۔

۱۵۔ وزارت پانی و بجلی متعلقہ سازوسامان لوٹا گیا۔

۱۶۔ تعلیمی سازوسامان، کمپیوٹرز، کتابیں حتیٰ کہ بچوں کے ڈیسک بھی اُٹھا لے گئے۔

۱۷۔ سرکاری و پرائیویٹ ہسپتالوں اور وزارت صحت سے ادویات اور طبی سازوسامان لوٹ لیا گیا۔

۱۸۔ ہسپتالوں میں سے بوڑھے اور معذور مریضوں کو ہسپتالوں سے اُٹھا کر باہر سڑکوں پر پھینک دیا گیا اور ان کے بستروں پر عراقی زخمی فوجیوں کو لٹا دیا گیا۔

۱۹۔ وزارت اطلاعات سے جدید کیمرے، کمپیوٹر، ریڈیو، ٹی وی اور براڈ کاسٹنگ کا دیگر سامان لوٹا گیا۔

۲۰۔ کویتی انسٹی ٹیوٹ برائے سائنسی تحقیق کا سازوسامان لوٹ لیا گیا۔

۲۱۔ سرکاری اور پرائیویٹ سیکٹر میں قائم شدہ لائیو سٹاک فارم کے تمام جانوروں اور قومی چڑیا گھر کے جانوروں کو عراق پہنچا دیا گیا۔

۲۲۔ تمام شہریوں، شاہی خاندانوں کی رہائش گاہوں میں سے تمام سازوسامان لوٹ لیا گیا۔

۲۳۔ سکولوں اور سرکاری اداروں سے فرنیچر اور سازوسامان بغداد پہنچا دیا گیا۔

۲۴۔ تفریحی پارکوں اور بچوں کے کھیلوں کے مقامات کا سازوسامان بغداد پہنچا دیا گیا۔

۲۵۔ کویت میں عراقی باشندوں کو بسانے کے لئے مقامی آبادی کو ظلم اور بربریت سے اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔

۲۶۔ بینکنگ کے جدید سازوسامان کو لوٹ کر بغداد پہنچا دیا گیا۔

۲۷۔ عراقی افواج نے کویت کے تمام اداروں کو لوٹ کر انہیں جلا کر تباہ و برباد کر دیا۔

۲۸۔ کویت کے قومی عجائب گھر میں سے تمام فن پاروں کو قبضہ میں لے لیا گیا۔ اس میں دُنیا کے بہترین اسلامی آرٹ کے نمونے بھی شامل تھے۔

عالمِ اسلام کے لئے کویت کی اعلیٰ خدمات

کویت کو اپنی قومی دولت پر فخر ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی فخر ہے کہ انہوں نے اپنی دولت میں عرب ملکوں اور دیگر ترقی پذیر ممالک کو بھی شامل کیا۔ کویت نے بڑی فیاضی کے ساتھ اپنے پڑوسی ملک عراق کی بھی بھرپور مدد کی جبکہ عراق کویت سے امیر تر ملک ہے۔

اگر عراق کی حکومتیں اپنی قومی دولت ضائع نہ کرتیں تو عراق آج معاشب میں گرفتار نہ ہوتا۔ صدام کا یہ دعویٰ بڑا مضحکہ خیز ہے کہ اس نے عرب ملکوں میں کویت کی دولت کو تقسیم کرنے کے لئے کویت پر قبضہ کیا ہے۔ وہ غریبوں کا محافظ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے عراقی دولت کو اپنے ذاتی تعیشات کے لئے بُری طرح ضائع کیا ہے اور پرائیویٹ بنکوں میں اپنے اور اپنے خاندان کے افراد کے نام پر بے حساب روپیہ جمع کروایا ہے۔ اُس نے اپنی انا کی تسکین کے لئے کروڑوں روپے کے خرچ پر اپنی سالگرہیں منائی ہیں اور ملک بھر میں اپنے مجسمے بنوائے ہیں۔

کویت کی یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ عرب ملک اور ترقی پذیر ملکوں کی جو مالی امداد کرتا رہا ہے اس امداد کو خفیہ رکھے کیونکہ کسی کی مدد کرنا اور اپنے نیک کاموں کا پرچار کرنا اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔

SPECIAL GULF NUMBER

تاہم عراق کے جھوٹے الزامات کی تردید کے لئے مندرجہ ذیل حقائق پیش کئے جاتے ہیں:

۱۔ کویت کی دولت ہمیشہ کویتی شہریوں اور دیگر غیر ملکی کویت میں مقیم باشندوں میں منصفانہ طور پر تقسیم ہوتی رہی ہے۔ اس کے برعکس عراق میں غربت کا دور دورہ ہے ماسوائے خفیہ ایجنسیوں اور بڑے فوجی افسروں کے۔ جبکہ کویت کی دولت پورے کویت کی تعمیر کے علاوہ خیر سگالی کے جذبات کو عام کرنے کے لئے قومی دولت کا استعمال کیا گیا اس کے برعکس عراقی حکومت نے غریب عوام کو غربت کی چکی میں پیسا اور فوج کو خوفناک حد تک مضبوط بنا دیا۔

۲۔ جہاں تک کویت کی عراق کو امداد دینے کا تعلق ہے کویت نے ہر سطح پر عراق کی مدد کی اور اسی ایمان کے ساتھ کہ برادر مسلم ملک کی مدد کرنا اسلامی فریضہ ہے۔

عراق حملے سے پہلے کویت نے عراق کے معاشی اور صنعتی منصوبوں میں امداد فراہم کی۔ عراق جہازوں کے لئے کویت کی بندرگاہیں کھلی تھیں۔ عراق ایران جنگ کے دوران ۱۵ بلین ڈالر کی امداد کے علاوہ بیش قیمت سامان تجارت کی شکل میں امداد فراہم کی۔

کویتی عوام نے بھی عراقی عوام کی بہت زیادہ مدد کی۔

عراق ایران جنگ کے بعد صدام نے عرب ملکوں سے جنگی اخراجات کا مطالبہ کیا حالانکہ اس نے ایران کے ساتھ جنگ اپنی مرضی سے اور کسی عرب ملک کے مشورے کے بغیر شروع کی تھی اس کے برعکس مصر نے ۱۹۴۸ء، ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء میں جو جنگیں لڑی تھیں اس کے اخراجات اس نے خود ہی برداشت کئے تھے۔

کویت نے عراق کے لئے جو خدمات سرانجام دیں اس کا اعتراف خود صدام نے ۱۹۸۸ء میں عراق ایران جنگ میں جنگ بندی کے موقع پر کیا۔ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ اب صدام کویت کو یہودیوں اور استعماریوں کا آلۂ کار ہونے کا الزام دیتا ہے۔

کویت کی عرب اسلامی اور ترقی پذیر ملکوں کو امداد

کویت کی یہ ہمیشہ پالیسی رہی ہے کہ وہ عربوں کو ایک خاندان سمجھتا ہے اسی لئے اس نے ۱۹۶۱ء میں آزادی کے بعد عربوں کے مسائل حل کرنے کے لئے ان کو ہر طرح کی مدد فراہم کی۔

۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو حکومت کویت نے کویتی ترقیاتی فنڈ قائم کیا جس کا مقصد عرب دنیا کی معاشی ترقی میں مالی امداد کرنا تھا۔ اور یہ فنڈ ۵۰ ملین کویتی دینار کے سرمایہ سے شروع کیا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں اس فنڈ سے تیسری دنیا کے ممالک کو بھی مالی امداد دی جانے لگی۔ ۱۹۷۰ء میں اس فنڈ کا سرمایہ ایک بلین کویتی دینار ہو گیا۔ ۱۹۸۱ء میں یہ سرمایہ دو بلین کویتی دینار ہو گیا۔

۳۱ دسمبر تک کویت نے عرب اسلامی اور ترقی پذیر ممالک کو جو امداد دی اس کا چارٹ درج ذیل ہے۔

نام ملک	تعداد	قرضے کی رقم
عرب ممالک	۱۵ مرتبہ	۲۹۹۵ ملین ڈالر
افریقی ممالک	۳۱ مرتبہ	۱۱۶۰ 〃 〃
ایشیائی ممالک	۱۵ مرتبہ	۱۷۳۹ 〃 〃
کُل	۶۲ مرتبہ	۵۸۸۴ ملین ڈالر

مندرجہ بالا امداد اُن امدادوں کے علاوہ ہے جو کویت نے دیگر سب اسلامی افریقی اور ایشیائی ملکوں کو بہم پہنچائی۔

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کویت پر عراقی جارحیت کے نتیجے میں نہ صرف کویتیوں کو نقصان ہوا ہے بلکہ اس کا نقصان اُن ملکوں اور اداروں کو ہوا ہے جو کویت کی دولت سے مستفید ہوتے تھے۔

بقیہ خلیجی بحران

اشارہ تک نہیں کیا۔ اب اخبارات نہ صرف اس واقعے کی تفصیلات چھاپ رہے ہیں بلکہ اس کی بناء پر صدام کو کافر و مرتد قرار دے رہے ہیں اگر صدام کا یہ کفر و ارتداد ڈھائی سال کے دوران ایک کافر و مرتد کی مدد اور مدح خوانی کس اصول کی تحت کر رہے تھے نیز کیا صدام حلبہ پر گیسیں استعمال کرنے کے وقت سے "کافر" اور "مرتد" ہو گیا تھا یا کویت میں اپنی فوجیں داخل کرنے کے بعد یہ وہ سوالات ہیں جو آج کل ذہنوں میں گردش کر رہے ہیں۔ ان سوالات کا منصفانہ جواب نہ ملنے کی وجہ سے خود خلیجی نوجوان بھی طرح طرح کے وسوسوں میں مبتلا ہیں۔

دنیا کی اسلامی تحریکوں نے عراقی جارحیت کی مذمت کی ہے اور اب تک وہ عراق کے اس فعل پر نکیر کئے جا رہی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ خلیج میں کافر افواج (جن میں اکثریت امریکی افواج کی ہے) کی تابڑ توڑ آمد پر اپنی تشویش کا اظہار کر رہی ہیں۔ انہیں یہ اندیشہ ہے کہ امریکہ افواج کویت کی آزادی اور خلیج کی حفاظت کے بہانے پورے علاقے کو اپنی کالونی بنانا چاہتی ہیں اور علاقے کی دولت لوٹنے کے عزائم رکھتی ہیں۔ امریکہ نے مغربی یورپ میں جو 270 فوجی اڈے قائم کر رکھے ہیں انہیں وہ خلیج میں منتقل کرنا چاہتا ہے۔ اسلامی تحریکوں کی اس تشویش کو عرب وحدہ غلط معنی پہنا کر اسلامی تحریکوں پر حملے کر رہے ہیں۔ ●

تصویری جھلکیاں

نیپال کے قومی دن کے موقعہ پر نیپالی سفیر، وفاقی وزیر جناب عبدالباسی (؟) محمد رزاق سرور، ایڈیٹر انچیف۔

کینیا کے سفیر اپنے ملک کی سالگرہ تقریب کے موقعہ پر پاکستان کے سیکرٹری خارجہ کا استقبال کرتے ہوئے۔

تھائی لینڈ کے قومی دن کی سالگرہ کے موقعہ پر مہمان برطانیہ کے سفیر، نائیجیریا کے سفیر اور کینیا کے ہائی کمشنر۔

SPECIAL GULF NUMBER

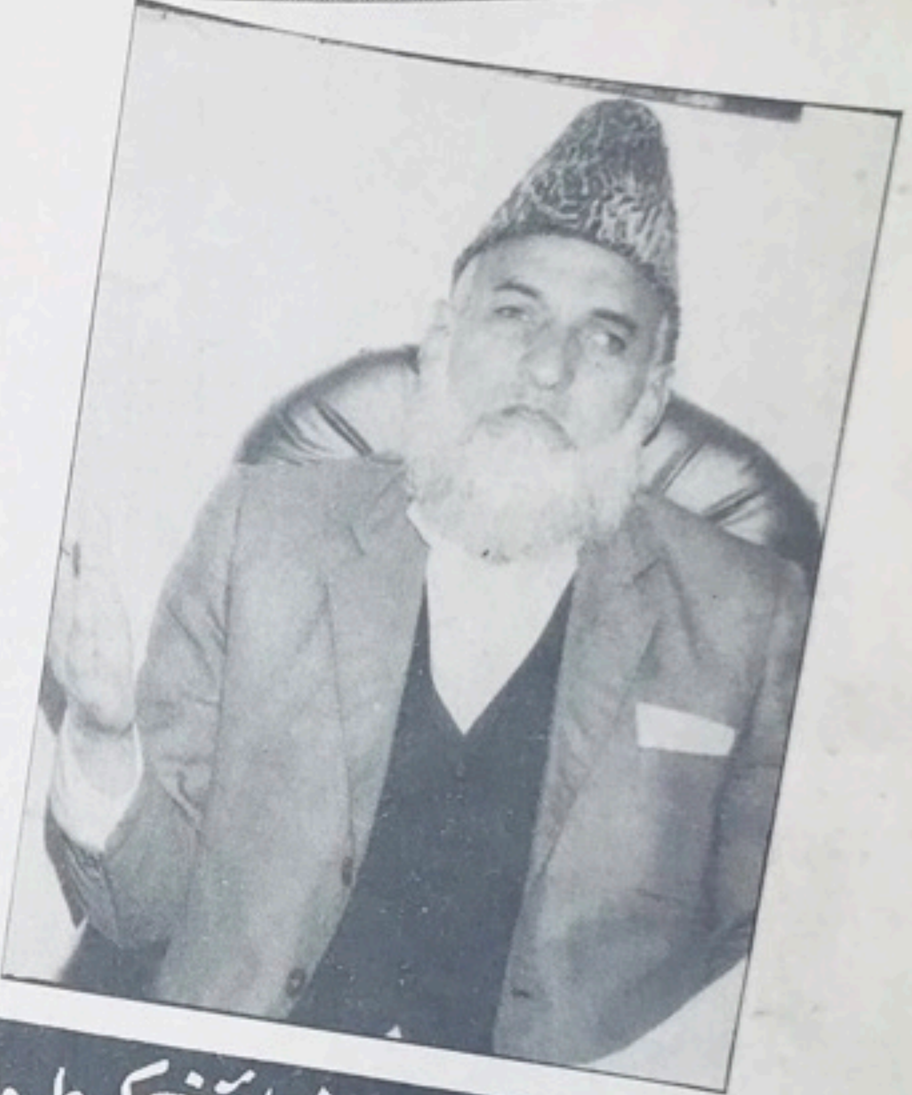

بعض علماء و مشائخ کیطرف سے غاصب اور جارح صدام کی حمایت افسوسناک ھے، سید غلام حسین شاہ

مولانا نورانی جارح اور غاصب صدر صدام حسین کی حمایت میں جہاد کا اعلان کر کے جہاں امت مسلمہ کی دل آزاری کا باعث بنے ہیں۔ وہاں اپنی نام نہاد اسلام پسندی اور جمہوریت پسندی کا خود ہی پردہ فاش کر دیا ہے۔ یہ بات میر غلام حسین شاہ جو جمعیت اہلحدیث آزاد کشمیر کے ناظم نشر و اشاعت اور مسلم کانفرنس فاروڈ بلاک کے مظفر آباد کے کنوینئر بھی ہیں نے یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے ساتھ ملاقات میں انہوں نے کہا کہ صدر صدام حسین نے ایک خودمختار

اور اسلامی برادر ملک کویت کے خلاف ننگی جارحیت کا ارتکاب کر کے کویت کے امن پسند عوام اسلامی تحریکوں اور آزادی کی تحریکوں کی عموماً عالم اسلام اور پاکستان کی خصوصاً فراخدلانہ امداد کرنے والے ملک کو آزادیاں حاصل کرنے والی موجودہ صدی میں اپنی غلامی اور نوآبادی میں شامل کر لیا ہے۔ حجاز مقدس اور دیگر اسلامی ممالک کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنانے کا کھلے بندوں اعلان کر رہا ہے جس کے اس کرتوت کی ساری دنیا مذمت کر رہی ہے۔ اور رابطہ عالم اسلامی اور اقوام متحدہ کی متفقہ طور پر عراق کی اس جارحیت کے خلاف حجاز مقدس کی

قرار دے کر غیور و جسور پاکستانی اور کشمیری مسلمانوں کو زخم خوردہ اور مایوس کیا تھا۔ نورانی صاحب کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صدام غاصب جابر اور جارح بھارت کا دوست ہے جس طرح بھارت کشمیری مسلمانوں کے حق خود ارادیت کے حق میں اقوام متحدہ کی منظور شدہ قرار دادوں پر عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹ بنکر کشمیری مرد، خواتین اور بچوں کے خون بہا رہا ہے۔ اسی طرح صدام حسین کویتی مسلمان مرد خواتین کی عصمتوں اور خون سے ہاتھ رنگ چکا ہے اور حجاز مقدس کی سرحدوں سے فوجوں کی واپسی اور کویت کی خود مختار اور قانونی حکومت کی بحالی کے ضمن میں اقوام متحدہ کی منظور شدہ قرار دادوں کو مسترد کر کے عالمی امن کو تہس نہس کرنے

سرحدوں سے اور کویت سے فی الفور اپنی فوجیں واپس بلا لے جس کی ہم کشمیری عوام پُرزور حمایت کرتے ہیں۔ مگر نورانی میاں ایک غاصب اور جارح عراق کی حمایت میں اعلان جہاد کر رہے ہیں۔

عراق نے بھارت کو کشمیر سے نکالنے کی بجائے اسکی تقلید کی ہے

سید غلام حسین شاہ نے کہا کہ نورانی میاں کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ صدر صدام وہ واحد اسلامی ملک کا سربراہ ہے جس نے سابق وزیراعظم پاکستان مسز بینظیر بھٹو کے کشمیری مسلمانوں پر بھارت کے ہاتھوں اندرونی مسئلہ

کا بگل بجا چکا ہے جس سے لاکھوں کروڑوں بے گناہ انسانوں کی ہلاکت اور اربوں کھربوں روپوں کے نقصانات ہونے کا احتمال ہے۔ صدر صدام حسین اور اُس کے ہاتھ مضبوط کرنے والی ساری قوتیں قیام امن کے بجائے نوع انسانی کو آگ اور خون کے سمندر میں دھکیلنے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

سید غلام حسین شاہ نے کہا کہ ۲۲، ۲۳ دسمبر کو مکہ المکرم میں رابطہ عالم اسلامی کی منعقدہ کانفرنس میں منظور شدہ قرار دادوں کی روشنی میں اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کرتے ہوئے حجاز مقدس کی سرحدوں اور کویت سے فی الفور اپنی فوجیں واپس بلالینی چاہیئے۔ اور امن کی بحالی میں صدر صدام مثالی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ اقوام متحدہ ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی منظور شدہ قرار دادوں کی روشنی میں مقبوضہ ریاست جموں کشمیر میں حق خود ارادیت کے حصول کے لئے استصواب رائے کرانے کے لئے بھارت کو پابند کرے وگرنہ عراق کی طرح بھارت کے خلاف اقتصادی اور عالمی بائیکاٹ کرے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ کویت سے عراق فوجوں کے انخلاء کے ساتھ ہی امریکہ اور اُس کے اتحادی یورپی ممالک کی کثیر التعداد افواج کو سعودی عرب سے اپنی افواج واپس بلالینی چاہیئے۔

حرمین شریفین کانفرنس کی قرار دادیں

حرمین شریفین کانفرنس سے چیئرمین سینٹ وسیم سجاد قائد تحریک تحفظ حرمین شریفین علامہ محمد مدنی، ایم این اے شیخ رشید احمد مولانا عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد یونس اثری سامعین سے خطاب کرتے ہوئے

یہ عظیم الشان کانفرنس حکومت پاکستان کو سعودی عرب اور کویت کے تائید میں فوجوں کو بھیجنے پر زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہے اور اس سلسلہ میں صدر پاکستان وزیراعظم چیف آف آرمی سٹاف کو یقین دلاتی ہے کہ پاکستان میں بسنے والے تمام اہل حدیث ان کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ حکومت پاکستان نے بر موقعہ صحیح قدم اٹھا کر پاکستانی عوام کی ترجمانی کی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ سعودی عرب میں مزید فوج بھیج کر حرمین شریفین کے تحفظ کا فریضہ صرف مسلمان ہی ادا کریں گے۔

یہ عظیم الشان کانفرنس عراق کی جارحیت کو سراسر اخلاق اسلامی اور بین الاقوامی لحاظ سے ظلم تصور کرتی ہے۔ اور کویت پر عراقیوں کا غاصبانہ قبضہ لوٹ کھسوٹ ظلم و تشدد اور ہر قسم کی بربریت کی شدید مذمت کرتی ہے۔ اور اس کا ذمہ دار صدر صدام کو قرار دیتی ہے۔ اس نازک موڑ پر امتِ مسلمہ کو جو دھچکا لگے گا یا پوری دنیا میں جو تباہی و بربادی آئے گی وہ تمام تر صدام پر عائد ہوگی۔ اب تک کی ساری جدوجہد اور کاوشوں کے باوجود نتیجے میں مایوسی ہی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود ہم صدر صدام سے ایک بار پھر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اس میں ذرا بھر بھی انسانیت یا اسلام کی خیر خواہی ہے تو وہ فوراً کویت کو واگذار کر

دے اور سعودی عرب کے بارڈر سے اپنی فوجیں واپس بلا لے تاکہ دنیا تیسری عالمی جنگ سے بچ سکے۔

یہ عظیم الشان کانفرنس ملک میں علمائے کرام کے قتل کو بنظر تشویش دیکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ گہری سازش کا نتیجہ ہے کہ مختلف اوقات میں پاکستان کے نامور علمائے کرام کو باری باری قتل کیا جا رہا ہے تاکہ پاکستان میں اسلامی آئین کی راہ میں رکاوٹ ڈالی جا سکے۔

حکومت وقت کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ علمائے کرام کا تحفظ کرے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر اور شہدائے اہل حدیث اور مولانا حق نواز جھنگوی مولانا ایثار الحق قاسمی عارف حسینی کے قاتلوں کو فوری

کیفر کردار تک پہنچائے۔ بصورت دیگر خطرہ ہے کہ ملک شدید قسم کی خانہ جنگی کا شکار نہ ہو جائے۔

یہ عظیم الشان کانفرنس خادم حرمین شریفین شاہ فہد کو زبردست خراج تحسین پیش کرتی ہے کہ انہوں نے بڑے تحمل اور بردباری کا ثبوت دیتے ہوئے امن و سلامتی کے لئے اپنی جد و جہد جاری رکھی۔ اور نہایت احسن حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے نہ صرف حرمین شریفین اور سعودی عرب کا تحفظ کیا بلکہ دنیا کو عالمی جنگ سے بچانے کے لئے اپنی کوششوں کو ابھی تک جاری رکھا ہوا ہے۔

ہم سعودی عرب اور کویت کے لئے شاہ فہد کے اشارہ کے منتظر ہیں اور ان کے اشارے پر اہل حدیث کا بچہ بچہ تحفظ حرمین شریفین کے لئے اپنی جانی قربانی پیش کرے گا۔

یہ عظیم الشان کانفرنس سیاسی و مذہبی راہنماؤں سے سوال کرتی ہے جو کہ صدام کی حمایت میں لگے ہوئے ہیں کہ تم کس بناء پر اس کی حمایت کر رہے ہو جس نے کویت کے مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کر دیا اور حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کے درپے ہے۔ کیا چور ڈاکو ظالم جابر کی حمایت کرنا کونسا اسلام اور اخلاق اس کی اجازت دیتا ہے۔ اور ہم ان نام نہاد سیاسی و مذہبی راہنماؤں کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

یہ عظیم الشان کانفرنس مجاہدین کشمیر و مجاہدین افغانستان و مجاہدین فلسطین کو مکمل حمایت کا یقین دلاتی ہے۔ ہم ان تمام مجاہدین کو برحق سمجھتے ہوئے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ یہ جہاد اسلام ہے اور شہدائے اسلام اپنی محنتوں سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم بھی اپنے فرض سمجھتے ہیں کہ ان کے دوش بدوش جہاد میں شریک ہو جائیں یا

ان کی ہر طرح سے مدد کریں۔ تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جس نے ایک غازی کو تیار کیا وہ بھی شریک جہاد ہو گیا۔

ہم اقوام عالم کو بالعموم اور اسلامی ممالک کو بالخصوص اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جیسے مجاہدین افغانستان اور مجاہدین فلسطین کا تعاون ہو رہا ہے اسی طرح مجاہدین کشمیر کا بھی بھرپور تعاون کیا جاوے

یہ عظیم الشان کانفرنس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ اہل حدیث جو اس ملک میں کم و بیش ایک کروڑ کی تعداد میں ہیں ان کے حقوق کا پورا پورا احساس کیا جائے اور مشاورتی کونسل اور اسلامی نظریاتی اسلام اور اسلامی و شرعی عدالت اور دیگر قومی اداروں میں انہیں بھی برابر کی نمائندگی دی جائے تاکہ بڑے بڑے قومی مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی ڈالی جا سکے۔

I LOVE ALLAH, THE ALMIGHTY

My brothers asked me why I love Allah
My sisters asked me why I love Allah
I told them because He is the Almighty

I looked at the sky and saw His creatures
And looked on the earth and saw His creatures
I then testified He is the Almighty

I looked at the North and saw His grandeur
And looked at the South and saw Him so pure
I then testified He is the Almighty

The sun and the moon were created by Allah
The sea and the mountains were created by Allah
They all testify He is the Almighty

All living beings, even bees in hives
And non-living things, the things with no lives
All of them praise Allah, the Almighty

If you read the Book which we call Qur'an
You will learn of Allah, the Almighty

By: Umar Ramadan Yunoos

برادر اسلامی ملک کویت کے سفیر جناب

قاسم الیاقوت

سے ایک تازہ ترین انٹرویو

برادر اسلامی ملک کویت کے موجودہ سفیر عزت مآب قاسم عمر الیاقوت پاکستان میں گزشتہ کئی سالوں سے اپنی سفارتی ذمہ داریاں بڑے احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔ پاکستان اور کویت کے درمیان ہر شعبہ میں بھرپور خصوصاً افغانستان، کشمیر کے مسئلوں میں ذہنی قربت میں آپ کی ذاتی کاوشوں کا بڑا حصہ ہے۔ اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت پاکستانیوں کے دلوں میں کویت کے لئے محبت اور عقیدت پیدا کی ہے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے کویت کی آزادی اور قانونی حکومت کی بحالی کے لئے اصولی موقف رائے عامہ کی بھرپور حمایت میں آپ کی کامیاب سفارتی کوششوں کا بڑا حصہ ہے۔ گزشتہ دنوں قاسم عمر الیاقوت کے ساتھ عراق کے کویت پر غاصبانہ کے بعد سعودی عرب میں امریکی و اتحادی فوجوں کی موجودگی سمیت خلیج کے موجودہ بحران پر تفصیلی گفتگو ہوئی انہوں نے ہمارے ایڈیٹر محمد صدیق القادری کے ساتھ ہر موضوع پر بڑے مفصل طریقے سے اظہار خیال کیا۔ عزت مآب قاسم عمر الیاقوت کے ساتھ بات چیت کی تفصیلات قارئین کی خدمت میں حاضر ہیں۔۔۔۔۔۔(ادارہ)

عراق کی طرف سے کویت کو ختم کر کے اپنا صوبہ قرار دینے کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کویت کے سفیر نے کہا عراق نے یہ اقدام کر کے حقائق کا منہ چڑایا ہے۔ دنیا کا کوئی مہذب انسان عراق کی اس منطق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

کویت کی اپنی تاریخی آزادانہ حیثیت ہے۔ 1765ء میں جب الصباح خاندان اور دیگر عرب قبائل کے اشتراک سے کویت کی آزادی کے پرامن سخت ترین جدوجہد کے نتیجہ میں شیخ صباح الاول حکمران منتخب ہوئے اس وقت عراق سلطنت عثمانیہ کی زیر نگیں تھا۔ جبکہ کویت نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کویت سلطنت عثمانیہ میں بھی کبھی شامل نہیں رہا یہ حقائق سلطنت عثمانیہ اور ایسٹ انڈیا کمپنی دونوں کے محفوظ تاریخی ریکارڈ اور نقشوں سے صاف واضح ہیں پھر 1866 میں سلطنت عثمانیہ کی وزیر اعظم مدحت پاشا نے بھی اپنی یادداشتوں میں تفصیلی وضاحت کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ کویت آزاد ملک ہے

لہذا ان تاریخی صداقتوں اور ٹھوس حقائق کے پیش نظر کویت کو اپنا حصہ قرار دینے کا عراقی دعویٰ سراسر بے بنیاد اور مصدقہ تاریخی حقائق کے سراسر منافی اور اقوام متحدہ کے زریں اصولوں کی کھلم کھلا سنگین خلاف ورزی ہے۔

اسلام دشمن قوتوں نے صدام کو بیوقوف بنایا ہے

کویت کے خلاف عراقی جارحیت کے اصل حقائق و اسباب پر گفتگو کرتے ہوئے قاسم الیاقوت نے کہا کہ ایران کے ساتھ 9 سالہ جنگ میں خلیجی ملکوں کی طرف سے ہر قسم کی امداد کی باوجود عراق کی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ 1972-73ء کی اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق فی کس آمدنی کے اعتبار سے دنیا کا امیر ترین ملک عراق 1988ء میں ایک کھرب ڈالر سے زائد غیر ملکی قرضوں کے بوجھ تلے دب چکا تھا۔ عراق کا ایران کے ساتھ بے مقصد طویل جنگ کا خاتمہ بھی بے نتیجہ ثابت ہوا۔ اور عوام کی توقعات بھی پوری نہ ہوئیں لاکھوں لوگ جانوں سے مارے گئے ہزاروں اپاہج ہو گئے ان عام مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے جنگ بندی کے فوراً بعد عراق نے کویت کے ساتھ تنازعہ شروع کر دیا۔ عراق نے طے شدہ منصوبے کے مطابق تیل کی پیداوار کو بہانے کے طور پر استعمال کیا ہے کویت نے عراق کے تمام تر دعووں کو غلط بے بنیاد اور بلا جواز سمجھنے کے باوجود سرحدی تنازعہ کے پرامن تصفیہ کے غیر جانبدار عرب ماہرین کے پینل کے سامنے اپنے اختلافات پیش

کرنے اور اس پینسل کے فیصلے کو حتمی تسلیم کرنے کی تجویز پیش کی جسے عراق نے مسترد کر دیا پھر ہم نے جدہ میں دوطرفہ مذاکرات کیے جنہیں عراق نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اصل یہ بات ہے۔ دراصل عراق سرحدی

کویت نے عراق کی طرف واجب الادا قرضے کا کبھی بھی مطالبہ نہ کیا

تنازعہ کی آڑ میں کویت کے خلاف جارحیت کا بہت پہلے سے فیصلہ کر چکا تھا ایران کیساتھ الجھنے کی وجہ سے وقتی طور پر اسے پس پشت ڈال دیا تھا ایران کیساتھ جنگ کے خاتمہ کے بعد عراق نے اپنے سابقہ پروگرام کے مطابق بلا جواز پرامن ملک پر چڑھائی کر دی جس کی وجہ سے امن و آشتی کے اس خطے میں ہولناک تباہی و بربادی لوٹ مار آبروریزی تشدد اور قتل و غارت کی سفاکانہ وارداتیں روز کا معمول بن گئیں

عراق نے انتہائی بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کویت کیساتھ کسی دوطرفہ معاہدے کا احترام نہیں کیا انسانی حقوق کی عالمی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق کویت پر قابض عراقی فوجوں نے دس ہزار کویتی باشندوں کو انتہائی سفاکی سے موت کے گھاٹ اتار دیا سرکاری نیم سرکاری اور نجی جائدادوں کی بڑے منظم طریقے سے لوٹ مار کی جس کا تخمینہ تقریباً 45 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

جناب قادری صاحب آپ بتائیں غیر اخلاقی، غیر اسلامی عراقی جارحیت کے ذریعے پُرامن کویتی عوام کو کس جرم کی سزا دی گئی جسے کویتی مسلمانوں پر قیامت برپا کی گئی ہے۔ عراق کی قابض افواج نے کویتی اور غیر ملکیوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ عراقی جارحیت کی دنیا بھر کے امن پسند انسانوں اور حکومتوں نے سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے اقوام متحدہ، اسلامی سربراہی کانفرنس تنظیم، عرب لیگ، غیر جانبدار تحریک غرض دنیا میں کوئی عالمی ادارہ تنظیم یا آزاد ملک ایسا نہیں جس نے کویت سے عراقی فوجوں کو غیر مشروط واپسی کویت کی آزادانہ و خودمختار حیثیت اور قانونی حکومت کی فوری بحالی کا مطالبہ نہ کیا ہو

مگر افسوس صد افسوس عراقی قیادت اپنی ہٹ دھرمی سے ٹس سے مس نہیں ہوئی طاقت کے استعمال سے کویت کی آزادی کے بارے میں سلامتی کونسل میں قرارداد کی فقید المثال اکثریت سے منظوری اقوام عالم کی کویت کیساتھ مکمل اظہار یکجہتی ہے۔ اس حوالے سے کویت کی آزادی خودمختاری اور قانونی حکومت کی بحالی کیلئے طاقت کا استعمال بلاجواز نہیں ہوگا

عراق کے صدر صدام حسین کی طرف سے کویت سے عراقی فوجوں کے انخلا کو فلسطینی کی آزادی سے مشروط کرنے کے بارے میں ہمارے سوال کے جواب میں جناب یاقوت نے کہا عرب عوام کا حافظہ ابھی تک کمزور نہیں ہوا کہ وہ فلسطینی حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی کے حامیوں اور مخالفین میں تمیز نہ کر سکیں پوری عرب دنیا اور اسلامی ممالک اچھی طرح واقف ہیں پی ایل او کے چیئرمین یاسر عرفات نے تیونس میں واضح الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ فلسطینی عوام اور ان کی جدوجہد آزادی کے صرف تین دشمن ہیں جو امریکی صدر جمی کارٹر، اسرائیلی وزیراعظم بیگن اور عراقی صدر صدام حسین ہیں یاسر عرفات کی یہ صدا آج بھی ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے پھر عراقی صدر نے آج تک کسی بھی مرحلے پر فلسطینی حریت پسندوں کی امداد نہیں کی جبکہ کویت نے آزمائش کی ہر گھڑی میں دامے، درمے، سخنے غرض ہر طریقے سے فلسطینی بھائیوں کی بھرپور اعلانیہ ساتھ دیا کویت میں کام کرنے والے لاکھوں فلسطینیوں کی خوشحالی اس دعویٰ کی بین دلیل ہے۔

کویت نے جہاد افغانستان میں دل کھول کر مدد کی جبے مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے ہمیشہ ہر پلیٹ فارم پر پاکستانی موقف کی مکمل کر حمایت کی جبکہ عراق نے مخالفت کی

یہی وجہ دنیا میں سب سے پہلے پاکستان کی حکومت نے کویت پر عراقی جارحیت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کویت کی آزادی اور قانونی حکومت کی بحالی کا بھرپور مطالبہ کیا پاکستانی عوام اور حکومت کی طرف سے کویت کو منظوری کیلئے بھرپور حمایت ہمارے لیے باعث فخر ہے۔

کویت کے سفیر نے عراق کے ذمہ واجب الادا سعودی عرب اور کویت کے قرضوں کی واپسی کے مطالبے کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کویت اور سعودی عرب نے ان قرضوں کی ادائیگی کے لیے سرے سے کبھی مطالبہ ہی نہیں کیا تھا بلکہ دونوں ممالک حنفی کے مشترکہ آئیل فیلڈ سے دو لاکھ بیرل یومیہ تیل

مفت عراق کو فراہم کرتے رہے اور پھر کویت دنیا کا پہلا ملک ہے جس کے امیر شیخ جابر الاحمد الصباح نے اقوام متحدہ سے غریب ممالک کے قرضے اور سود معاف کرنے کی تجویز پیش کی بھی اس امر کی تاریخ گواہ ہے کہ کویت نے دنیا بھر میں ترقی پذیر اور غریب ممالک کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور ارضی و سماوی سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ہمیشہ فراخدلانہ امداد دی۔ ایتھوپیا، سوڈان میں قحط و خشک سالی ہو یا ایران میں زلزلہ کویتی قیادت کا دل ہمیشہ دکھی اور مظلوم انسانوں کیلئے دھڑکا ہے۔ سعودی عرب میں غیر مسلم اتحادی فوجوں کی موجودگی پر مسلمانوں کی اکثریت کے خدشات اور اعتراضات کے بارے میں سوال کے جواب دیتے ہوئے سفیر کویت قائم عزالیا قوت نے کہا مسلم امہ کے تمام مستند علماء، دانشور، مشاہیر اور مفکرین بیرونی جارحیت کے مقابلے میں اپنے دفاع کیلئے غیر مسلم ممالک کی فوجوں کی آمد کو شرعی طور پر جائز قرار دے چکے ہیں متعدد بار شاہ فہد کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے کہ کویت سے عراقی قبضے کے خاتمے کے بعد اسلامی سربراہی کانفرنس تنظیم کے زیرنگرانی تمام غیر ملکی فوجیں سعودی عرب سے واپس

یاسر عرفات نے جمی کارٹر۔ بیگن اور صدام حسین کو فلسطین کے دشمن قرار دیا تھا

چلی جائیں گی کویت کے سفیر نے کہا خلیج کے موجودہ بحران کا حل کویت کی آزاد اور قانونی حکومت کی بحالی میں مضمر ہے کویت پر عراقی قبضہ ختم کرائے بغیر خلیج میں کبھی امن نہیں ہو سکتا پوری عالمی برادری ہمارے ساتھ ہے پاکستان کی طرف سے کویت کی بھرپور حمایت کو کویتی عوام قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں خدا کے فضل کے کویتی بہت جلد پاکستان میں کویت کی آزادی کا جشن منائیں گے۔

مختلف پاکستانی رہنماؤں کے تاثرات

چیف آف وزیری قبیلہ سنیٹر ملک فرید اللہ خان

فاٹا کی باثر شخصیت چیف آف وزیری قبیلہ سابق وفاقی وزیر سینیٹر ملک فرید اللہ خان نے خلیج کے موجودہ بحران کے موضوع پر یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ خصوصی گفتگو کے دوران عراق کی جانب سے کویت پر جارحانہ قبضہ کی سخت مذمت کی اور عراقی اقدام کو اقوام متحدہ کے اصولوں کے منافی قرار دیا عراق کے صدر صدام حسین پر زور دیا کہ وہ خلیجی ممالک کو تباہی و بربادی سے بچانے کیلئے فی الفور غیر مشروط کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا کر خالی کر دے حاجی فرید اللہ نے سعودی عرب کے فرمانروا خادم الحرمین شاہ فہد بن عبد العزیز کیساتھ ملاقات کر چکے ہیں شاہ فہد کی شخصیت کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا شاہ فہد پاکستان کے سچے اور مخلص دوست ہیں دوران ملاقات محسوس کیا شاہ فہد کے دل میں پاکستان اور یہاں کے مسلمانوں کیلئے بے پناہ عقیدت اور محبت کے جذبات موجزن ہیں یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب پاکستان کا قابل اعتماد مضبوط اتحادی ہے صدر غلام اسحاق خان، وزیراعظم نواز شریف اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے اسی جذبہ اور اصولوں کے تحت سعودی عرب میں مقدس مقامات کی حفاظت کیلئے پاکستانی فوجوں کے دستے بھیجیں ہیں حکومت پاکستان کا یہ قابل تعریف اقدام ہے۔

حاجی ملک فرید اللہ خان ٹرائبل ایریاز کے انتہائی باثر اور مضبوط سردار ہیں پولیٹیکل حوالے سے بھی وسیع اثر و رسوخ کے مالک ہیں اپنے قبائلیوں کے طرف سے خلیج کی مسلمانوں ریاستوں کے سربراہوں خصوصاً سعودی عرب کے شاہ فہد اور متحدہ عرب عمارات کے شیخ زید کی توجہ پاکستان کے جنگجو قبائلیوں کی طرف دلاتے ہوئے کہا ہے۔ دفاعی لحاظ سے غیر ملکی فوجوں کے مقابلے میں پاکستانی قبائلی جوان ہزار با بہتر ثابت ہو سکتے ہیں مسلمان ممالک کے دفاع کیلئے قبائلی جوانوں کی خدمات حاصل کریں قبائلی جوان اپنے مسلمان بھائیوں کے دفاع کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

حاجی فرید اللہ خاں نے کہا میرے خیال میں خلیج کے بحران میں امن کی چابی صدام حسین کے ہاتھ میں ہے۔

ایڈیٹر انچیف ملک فرید اللہ خان سے انٹرویو لیتے ہوئے

سینیٹر و چیئرمین آل پاکستان مسلم لیگ میر
نبی بخش زہری

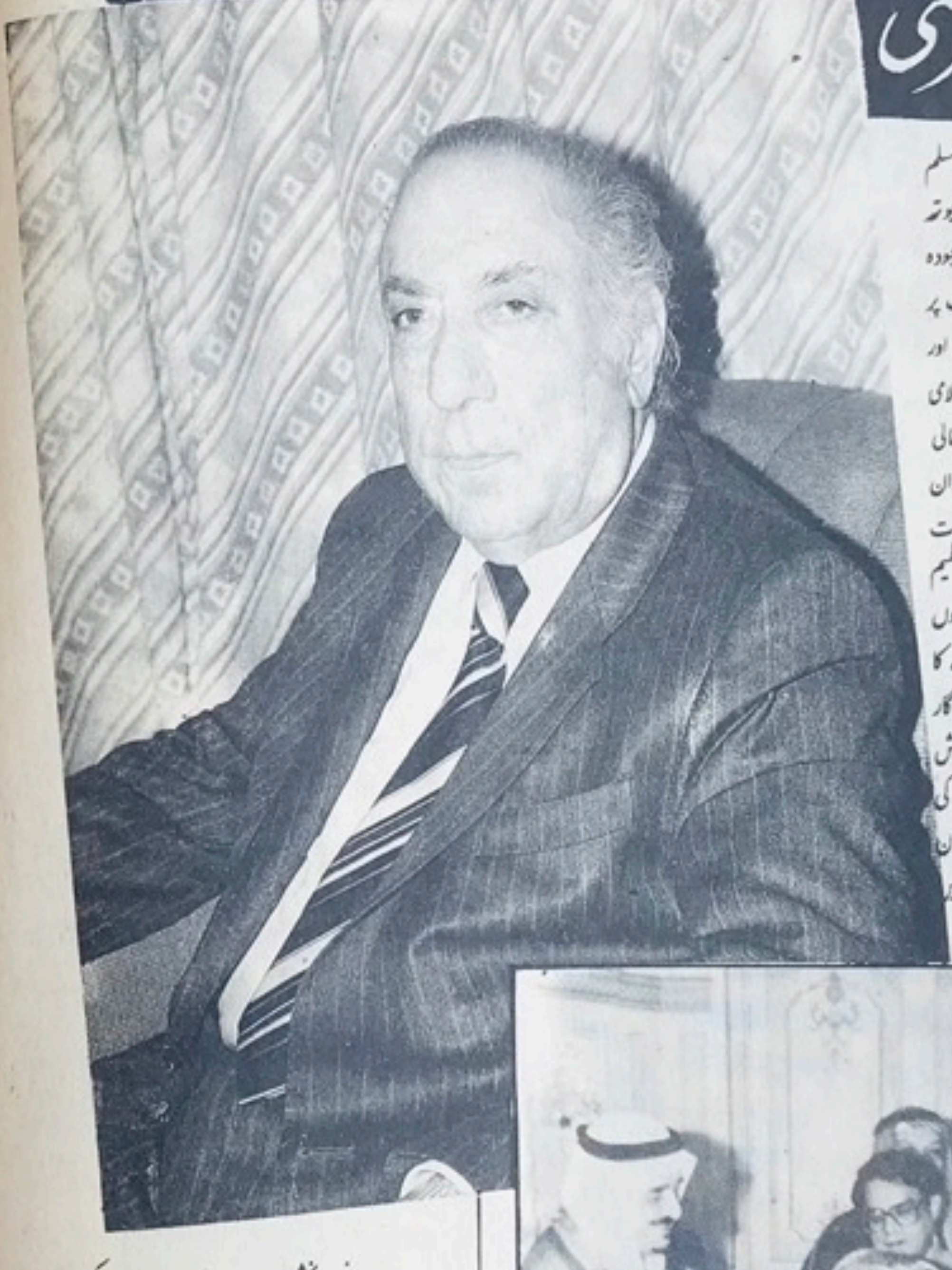

بلوچستان کے معروف قبائلی لیڈر آل پاکستان مسلم لیگ کے قائد سینیٹر میر نبی بخش زہری نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ خصوصی ملاقات میں خلیج کے موجودہ تنازعہ پہ اظہار خیال کرتے ہوئے اسلامی ملک کویت پر عراقی جارحیت کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور عراق کے صدر صدام حسین سے مطالبہ کیا کہ اسلامی برادری کے وسیع تر مفاد میں کویت کو فوری طور پر خالی کر دے۔ بلوچستان کے بزرگ ترین مسلم لیگی سیاستدان نے شاہ فہد بن عبدالعزیز کیساتھ گذشتہ سال اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شاہ فہد ایک نیک دل عظیم انسان ہیں انتہائی مدبر اور صلح جو حکمران ہیں مسلمانوں کے سب سے مقدس ترین مقامات کے خادم ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں خادم الحرمین شاہ فہد کیساتھ اپنی یادگار ملاقات کے لمحات میں ابھی تک نہیں بھولا وہ پر کشش عظیم شخصیت کے مالک ہیں اسلام کے فروغ کیلئے ان کی خدمات قابلِ تحسین ہیں سعودی حکمران نے پاکستان کیساتھ مثالی دوستی کا حق ادا کیا ہے ہر مشکل وقت میں پاکستان کی بے لوث مالی امداد کی ہے۔

میر نبی بخش زہری نے مزید بتایا پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر یوسف محمد مطبقانی میرے خاص دوستوں میں ہیں پاکستان میں انھیں بڑی عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خلیج کے بحران کے حوالے سے میری دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات کو اسلام دشمن قوتوں سے محفوظ رکھے اسلامی دنیا کو جنگ کے خطرات سے بچائے

سینیئر بریگیڈیئر ملک محمد حیات سابق سفیر برائے سعودی عرب

سینیئر بریگیڈیئر ملک محمد حیات وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل اور سعودی عرب میں پاکستان کے سابق سفیر رہے ہیں آج کل پاکستان مسلم لیگ اسلام آباد کے صدر ہیں یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ موجودہ خلیج کے بحران کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے بتایا عراق نے کویت پر قبضہ کر کے اقوام متحدہ کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزی کی ہے ایک چھوٹے برادر اسلامی ملک کویت پر عراقی جارحیت کی پوری دنیا نے مذمت کی ہے سعودی عرب کے فرمانروا کی اپیل پر اقوام متحدہ نے 28 ملکوں کی فوج تعینات کی ہے پاکستان کے عوام کو جو سعودی عرب سے محبت و عقیدت ہے وہ کسی اور ملک سے نہیں ہو سکتی پاکستان کے عوام مشکل وقت میں بریگیڈیئر حیات بحیثیت سفیر سعودی عرب میں شاہ فیصل شہید سے کئی مرتبہ ملاقاتوں کا شرف حاصل کر چکے ہیں شاہ فیصل کے زبردست مداح ہیں بڑے جذباتی انداز میں کہا جنرل اسلم بیگ سے لیکر ایک عام سپاہی تک پاک فوج کا ہر جوان اللہ کے گھر کی حفاظت کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک لڑنے کیلئے تیار ہے۔

شاہ فیصل نے کہا میں پاکستان کو اپنا وطن سمجھتا ہوں جتنی امداد چاہیئے حاضر ہوں

= ملک محمد حیات شاہ فیصل مرحوم کیساتھ =

حرمین شریفین مسلمانوں کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز ہے اس کی حفاظت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے شاہ فیصل شہید کی پاکستان کیساتھ خلوص و محبت کے بارے میں بریگیڈیئر حیات ملک نے بتایا جب میں سعودی

عرب میں سفیر تھا 65 کی جنگ میں ایوب خاں نے مشکل ترین وقت میں مجھے کہا کہ میں شاہ فیصل سے مل کر امداد کیلئے

میں نے شاہ فیصل کو فون کر کے ملاقات کا وقت مانگا مجھے فوراً ملاقات کیلئے بلایا گیا حالانکہ امریکی سفیر چھ ماہ سے ملاقات کیلئے وقت مانگ رہا تھا اسے وقت نہیں دیا گیا میں نے پاکستان کے صدر ایوب خاں مرحوم کا پیغام شاہ فیصل تک پہنچایا امداد کیلئے کہا شاہ فیصل نے کہا بس اتنی سی رقم چاہیے میں (شاہ فیصل) پاکستان کے مشکل وقت میں اپنی ساری دولت بھی قربان کر سکتا ہوں کیونکہ پاکستان کو اپنا وطن سمجھتا ہوں ملاقات کے وقت شاہ فیصل کے خیالات سن کر میں خوشی سے جھوم اٹھا شاہ فیصل نے اسی وقت امداد دے دی سعودی عرب کے حقیقتاً پاکستان پر بے شمار احسانات ہیں مشکل ترین حالات میں پاکستان کی دل کھول کر مدد کی ہے لہذا پاکستانیوں کا فرض ہے سعودی عرب کی بھرپور حمایت کریں

بادشاہی مسجد کے خطیب چیئرمین مجلس علمائے پاکستان مولانا محمد عبدالقادر آزاد

بادشاہی مسجد کے خطیب چیئرمین مجلس علمائے پاکستان مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات میں بتایا کہ ہم علماء کویت پر عراقی جارحیت کی مذمت کرتے ہیں خادم الحرمین شاہ فہد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں ہمارے نزدیک امت مسلمہ کو تباہی سے بچانے کا واحد حل یہ ہے۔ کہ صدام حسین کویت کو فوری طور پر خالی کر دے اور اسرائیل کے خلاف جہاد کرے تو پاکستانی علماء اور مسلمان بھی صدام حسین کیساتھ شانہ بشانہ جہاد میں حصہ لیں گے مولانا آزاد نے کہا یہ حقیقت ہے۔ سعودی عرب نے ہر آڑے وقت میں پاکستان کی بھرپور امداد کی ہے جبکہ صدام حسین نے کشمیر کے مجاہدین کی تحریک آزادی اور ہندوستانی فوجیوں کی خون ریزی کی مذمت کی بجائے بھارتی وزیر خارجہ گجرال کی عراق بلا کر ہندوستان کیساتھ

یک جہتی کا اعلان کیا فلسطین کے یاسر عرفات نہرو ایوارڈ وصول کر کے فلسطین کی آزادی کی تحریک کو سیکولر طرز پر لڑنے کا اعلان کر کے پوری اسلامی دنیا کی پشت میں چھرا گھونپ دیا ہے مولانا آزاد نے عراق کے صدر صدام حسین کے اس الزام کہ (کعبہ اور مدینہ میں عیسائی آ چکے ہیں) کی تردید کرتے ہوئے کہا کعبہ اور مدینہ میں عیسائی نہیں پہنچے حالانکہ 28 ملکوں کی فوج مکہ اور مدینہ سے ایک ہزار کلومیٹر دور ہے۔

ممتاز سیاسی رہنما معروف صحافی روزنامہ وفاق کے ایڈیٹر غلام مصطفےٰ صادق

ممتاز سیاسی رہنما روزنامہ وفاق کے ایڈیٹر **انچیف اور** پاکستان کے ممتاز صحافی سابق وفاقی وزیر مصطفیٰ صادق نے جو حال ہی میں سعودی عرب کا دورہ کر کے واپس آئے ہیں یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات میں بتایا کویت پر عراق کی جارحیت کی وجہ سے خلیج کے حالات خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں صدام حسین نے کویت پر قبضہ کر کے امت مسلمہ کو خطرے میں مبتلا کر دیا ہے صدام حسین نے عالم اسلام کے اتحاد پر کاری ضرب لگائی ہے جس سے ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

سعودی عرب کی حفاظت اور کویت کی آزادی کیلئے غیر مسلم فوجوں کو دیکھ کر وہ دکھ ہوا اس کو بیان نہیں کیا جا سکتا کعبہ کے پاسبانوں میں غیروں کی کس نے شامل کیا میری دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ صدام کو عقل دے مسلمانوں کو خوفناک جنگ کے خطرات سے بچائے جماعت اسلامی کے ممتاز دانشور لاہور کے امیر سید اسعد گیلانی نے خلیج کے موجودہ بحران کے حوالے سے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا عراق کے صدر صدام حسین نے کویت پر جارحانہ قبضہ کر کے امریکہ اور اس کے اتحادیوں اور نیٹو کی افواج کو مشرق وسطیٰ میں بے جا مداخلت کا موقع فراہم کر کے کفار کی حرمین شریفین کے علاقے میں فوج کشی کی دیرینہ خواہش پوری کرا دی ہے۔

عراق کے صدر صدام حسین کی شخصیت کے بارے میں سابق رکن قومی اسمبلی نے کہا صدر صدام حسین کی زندگی کا کارنامہ صرف یہ کہ اس نے اپنے ملک میں جبر و تشدد پر مبنی سوشلسٹ نظام حکومت قائم کیا اخوان المسلمین کا خاتمہ کیا لاتعداد علماء اکرام کا قتل عام کروایا امریکہ کے ایما پر ایران کیساتھ 9 سال جنگ جاری رکھی اور اب اسرائیل کی بجائے ایک دوسرے مسلمان ملک کویت پر غاصبانہ حملہ کر کے قبضہ کر لیا صدام حسین امت مسلمہ کے عظیم مفاد میں فوری طور پر کویت سے قبضہ چھوڑ کر خالی کر دیں تو اسرائیل کے خلاف جہاد میں پاکستان اور پورے عالم اسلام کی ہمدردیاں بلا تفریق صدام کے ساتھ ہوں گی بصورت دیگر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ صدام حسین امریکہ کی ملی بھگت سے کویت پر قبضہ کر کے خود امریکہ کو مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کے تیل پر قبضہ کرانے اور اسرائیل کو تحفظ فراہم کرنے کے ذمہ دار ہیں سید اسعد گیلانی نے حکومت پاکستان کی خلیج کے موجودہ بحران میں کی جانے والی کوششوں اور پاکستانی فوج بھجوانے کے فیصلے کو سراہا۔

تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد امین

تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے سیکرٹری جنرل چوہدری محمد امین نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ایک ملاقات میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ ہم حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے عراق کی جانب سے کویت پر زبردستی قبضہ کے بعد اسے اپنا صوبہ قرار دینے اور کسی صورت میں بھی کویت خالی نہ کرنے سے یقیناً خلیج میں تباہی و بربادی ہو گی جس کی تمام تر ذمہ داری صدام پر عائد ہو گی۔

عالم اسلام کو جان و مال کے شدید نقصان سے بچانے کیلئے عراق فی الفور کویت خالی کر دے تو ہم سعودی عرب سے امریکی فوجوں کے نکالنے کا بھی زور دیں گے ورنہ جنگ کی صورت میں اسلام دشمن قوتوں کے ناپاک عزائم پورے ہو جائیں گے چوہدری محمد امین نے کہا

کویت کے جارح صدام حسین کو اسلام کا مجاہد اور صلاح الدین ایوبی قرار دینے والوں کو مال غنیمت کے نشے میں حقائق کا منہ نہیں چڑانا چاہیے اگر عراق واقعی اسرائیل کے خلاف جہاد کرنا چاہتا تھا بیت المقدس آزاد کرانا چاہتا تھا تو 9 سال تک ایران کے خلاف مسلمانوں کیوں مرواتا رہا

انھوں نے کہا ہم سعودی عرب کی سلامتی بقا اور سالمیت کے تحفظ کیلئے لاکھوں رضاکار بھجوائیں گے

پروفیسر محمد ظفر اللہ نائب امیر جماعت مجاہدین

پروفیسر محمد ظفر اللہ نائب امیر جماعت مجاہدین پاکستان نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ باتیں کرتے ہوئے کویت پر عراق کے جارحانہ قبضہ کی شدید مذمت کی خادم الحرمین شریفین شاہ فہد کو یقین دلایا جماعت مجاہدین پاکستان کے ہزاروں رضاکار حرمین شریفین کے تحفظ اور تقدس کیلئے تیار ہیں ہمارے مجاہدین سعودی عرب کیلئے اپنی جانیں پیش کریں گے

ممتاز عالم دین امیر جماعت اہلحدیث حافظ عبدالقادر روپڑی

ممتاز عالم دین جماعت اہلحدیث کے امیر حافظ عبدالقادر روپڑی نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ خصوصی ملاقات میں خلیج کے موجودہ بحران پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا

جب مسلمان ملک اپنے ہی ہم مذہب ملک کو ہڑپ کر جانے اور ایسے ملک کے دیگر مسلمان ملکوں کو بھی خطرہ لاحق ہو جائے تو ایسے حالات میں غیر مسلم سے امداد لینا جائز ہے اسلامی تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا صدام حسین کی وجہ سے دنیا جہاں کے مسلمان پریشان ہیں صدام حسین کو امت مسلمہ کو ہولناک تباہی سے بچانے کیلئے اپنی پالیسی پر فوراً نظر ثانی کر کے کویت آزاد کر کے وہاں کی جائز حکومت بحال کر دینا چاہیئے خانہ کعبہ کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے اس کی حفاظت کیلئے مسلمان اور ابابیل بھی آ جائیں گے۔ حافظ روپڑی نے ضیاالحق شہید کے بارے میں کہا اگر وہ آج زندہ ہوتے تو عالم اسلام کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا افغانستان فتح ہو چکا ہوتا، کشمیر، ہندوستان کے قبضے سے آزاد ہوتا اسرائیل نیست و نابود ہوتا۔

معروف مذہبی رہنما صاحبزادہ محمد یونس کاظمی

معروف مذہبی رہنما صاحبزادہ محمد یونس کاظمی نے جو مختلف مذہبی سماجی تنظیموں کے روح رواں ہیں یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ خلیج کے بحران پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کویت پر عراقی جارحیت سے صرف دشمنان اسلام ہی کو فائدہ پہنچے گا جنگ کی صورت میں پوری امت مسلمہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا خلیج کو جنگ سے بچانے کیلئے ضروری ہے۔ عراق کویت کو خالی کر دے صاحبزادہ یونس کاظمی نے کہا بعض سیاسی رہنما خلیج کے بحران سے فائدہ اٹھا کر عوام کو سڑکوں پر لانے کیلئے کوشاں ہیں اگر جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد۔ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا فضل الرحمان اور ان کے ساتھیوں کو پاکستان کو خارجہ پالیسی پر اعتراض ہے تو وہ عوام کا اعتماد حاصل کر کے آئیں اپنی حکومت کی خارجہ پالیسی واضح کریں توڑ پھوڑ جلسے جلوس کر کے ملکی سلامتی کے منافی کام نہ کریں۔

متحدہ جمعیت اہلحدیث کے امیر مولانا محمد یونس اثری

آزاد کشمیر کے مذہبی و سیاسی رہنما متحدہ جمعیت اہلحدیث کے امیر مولانا محمد یونس اثری نے ایک ملاقات میں خلیج کے موجودہ بحران پر اپنے خیالات بتاتے ہوئے کہا

ایک اسلامی ملک نے دوسرے چھوٹے اسلامی ملک پر قبضہ کر کے مسلمانوں کے سروں کو غیر مسلموں کے آگے جھکا دیا ہے صدام حسین کو کویت پر بہادری دکھانے کو بجائے اسرائیل کی یہودیوں پر حملہ کرنا چاہیئے تھا جس نے عراق کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کر دیا تھا

مولانا اثری نے بتایا رسول پاکؐ نے ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کے ہاتھ ظلم کیلئے اٹھنے نہ دیئے جائیں صدام کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکا جائے عالم اسلام کو جنگ کے خطرناک نتائج سے بچایا جائے

صدام حسین کی عزت بھی صلح میں ہے جنگ کی صورت میں لاکھوں کشمیری شاہ فہد کے ایک اشارے پر حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کریں گے۔

اہلحدیث یوتھ فورس کے مرکزی صدر سید ضیاءاللہ شاہ بخاری

اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی صدر سید ضیاءاللہ شاہ بخاری نے بھی ایک ملاقات میں کہا اہلحدیث لاکھوں نوجوان حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے سعودی

عرب جانے کیلئے تیار ہیں حکومت پاکستان بھی اگر ساری فوج سعودی عرب بھیج دے اہلحدیث نوجوان پاکستانی سرحدوں کا تحفظ خود کریں گے

صدام حسین کی سخت مذمت کرتے ہوئے صدر اہلحدیث یوتھ فورس نے کہا صدام عالم اسلام کے ہر مسئلے میں غیر اسلامی قوتوں کا ساتھی رہا ہے غیر مسلم قوتوں کو خوش کرنے کیلئے اس نے کویت کو ہڑپ کیا ہے آج بعض لوگ اسے اسلام کا سپوت باور کرنے کیلئے کوشاں ہیں ایسے لوگوں کو شرم آنی چاہیئے

نوجوان تنظیمیں

پاکستان نوجوانوں کی متعدد تنظیمیں جن میں آل پاکستان یوتھ کانگرنس، یوتھ لیبر آرگنائزیشن، یوتھ کلچرل کونسل، انٹرنیشنل مسلم آف یوتھ کے لیڈروں نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ایک مشترکہ ملاقات میں کویت پر عراقی جارحیت کی سخت ترین لفظوں میں مذمت کی ہے یوتھ انٹرنیشنل پاکستانی نوجوانوں کے جذبات کی بھرپور ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہے پاکستانی نوجوان حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے سروں پر کفن باندھ کر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کریں گے اب کعبہ اور روضہ رسول اللہ کی بے حرمتی کی ناپاک کوشش کو خاک میں ملا دیں گے سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز پاکستان کے نوجوانوں میں مقبول ترین شخصیت ہیں لہذا

بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خان

پاکستان کے بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خاں صدر پاکستان جمہوری پارٹی نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ خصوصی گفتگو کرتے ہوئے خلیج کی صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا کویت پر قبضہ کرنے کی جارحیت پر عراق کی مکمل کر مذمت کی معروف اپوزیشن لیڈر نے کہا عراق ایک فاشسٹ ملک کے طور پر سامنے آیا ہے لیکن وہ تنہا اور دنیا سے کٹ کر رہ گیا ہے عراق نے ایک ایسی غلط روایت قائم کی ہے جس کا خمیازہ پوری دنیا کو بھگتنا پڑے گا

نوابزادہ نصراللہ نے اسلامی کانفرنس تنظیم پر زور دیا کہ عراق کویت تنازعہ کو حل کریں غیر مسلم قوتوں کو موقعہ فراہم نہ کریں کہ وہ مسلمان ممالک کی چپقلش سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

نوابزادہ نصراللہ نے کہا خلیج کے بحران میں حکومت پاکستان کو عوام کی امنگوں کے مطابق مضبوط موقف اختیار کرنا چاہیئے امریکہ کی نمائندگی کرنے کی بجائے عوام کی نمائندگی کرنے چاہیئے

یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات کرتے ہوئے جمعیت اہلحدیث سندھ کے امیر علامہ بدیع الدین شاہ راشدی نے کہا خلیج کے موجودہ بحران کے حل کیلئے ضروری ہے عراق کویت کو فوری خالی کر کے وہاں کی آزاد خود مختار قانونی حکومت کو بحال کرے عراقی جارحیت کی وجہ سے خلیج کو صورتِ حال دن بدن انتہائی

نوجوان شاہ فہد کے ایک اشارے پر قربان ہو جائینگے

نوجوان شاہ فہد کے ایک اشارے پر اپنی جانوں کو نچھاور کردیں گے نوجوانوں کے لیڈروں نے مزید کہا سعودی عرب نے پاکستان کی بقا و سلامتی، استحکام اور معاشی خوشحالی تعمیر و ترقی میں گہری دلچسپی لی ہے لہذا حکومت پاکستان کو سعودی عرب کا مکمل کر بھر پور ساتھ دینا چاہیئے

سنگین سے سنگین تر ہوتی جارہی ہے جس سے امت مسلمہ کو شدید نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ ہم شاہ فہد کے اصولی موقف کو حمایت کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں

آئی جے آئی کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات سربراہ جمعیت مشائخ پاکستان پیر فضل حق

آئی جے آئی کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات جمعیت مشائخ پاکستان کے قائد پیر فضل حق نے کویت کے خلاف عراقی قبضے پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز کے اصولی موقف کی بھرپور حمایت کی صدر صدام حسین سے مطالبہ کیا ہے مسلمانوں کے وسیع تر مفادات میں غیر مشروط طور پر کویت سے فوجیں واپس بلوئے۔ جمعیت مشائخ کے قائد نے اعلان کیا اگر عراق کویت کو خالی کر دے اسرائیل کے خلاف و جہاد میں امت مسلمہ کی عزت ناموس کے تحفظ کیلئے مشائخ کے دس لاکھ رضاکار صدام حسین کیساتھ ہوں گے

مفتی محی الدین

مفتی محی الدین نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات کرتے ہوئے کہا کویت اور سعودی عرب نے

عراقی فوج کو مضبوط اور مستحکم بنانے کیلئے رقوم خرچ کیں اسی فوجی قوت نے کویت پر جارحیت کر کے ہڑپ کر لیا بعد میں اسی قوت کو سعودی عرب کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔ خلیج کے موجودہ بحران کا حل صرف یہ عراق کویت سے اپنی فوجیں واپس بلالے وہاں کی جائز اور قانونی حکومت بحال کر کے عرب دنیا کو خطرناک حالات سے بچائیں حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ انشاءاللہ پاکستانی مسلمان یہ فرض نبھائیں گے

امیر جماعت غربا الحدیث مولانا عبدالرحمٰن سلفی

مولانا عبدالرحمن سلفی امیر جماعت غربا اہلحدیث پاکستان نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات میں خلیج کی موجودہ صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلمانانِ پاکستان کو کویت پر عراق کا جارحانہ قبضہ سعودی سرحدوں پر عراقی فوجوں کی یلغار اسلامی ملکوں کے معاملے میں غیر مسلم افواج کی مداخلت پر دلی رنج و غم ہے

ہم صدام حسین سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اقوام عالم کے مسلمانوں کے وسیع تر مفاد میں کویت کی جائز حکومت کو بحال کردیں کویت اور سعودی عرب سے اپنی فوجوں کو فی الفور واپس بلالیں اپنی فوجی طاقت کو یہودیوں، اسرائیلوں کے خلاف استعمال کریں تو پورا عالم اسلام صدام حسین کیساتھ ہوگا۔

کویت پر عراق کے قبضے سے سعودی عرب سمیت علاقے کے دیگر ممالک کو بھی خطرہ لاحق کردیا ہے خلیج کی صورت حال کا حل مسلم سربراہوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے عراقی حکومت کویت کے مسئلے پر اپنے موقف پر نظر ثانی کر کے عالم اسلام کے مسلمانوں پر احسان کریں ہم خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کو یقین دلاتے ہیں حرمین شریفین کے تحفظ اور تقدس کیلئے انشاءاللہ مسلمانانِ پاکستان اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے

بلوچستان کے مولوی عبدالحمید کاکڑ

بلوچستان کے مولوی عبدالحمید کاکڑ نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ بات کرتے ہوئے کویت پر عراقی غاصبانہ قبضے کی شدید مذمت اور افسوس کا اظہار کیا عراقی افواج کی کویت سے فی الفور واپسی کا مطالبہ کیا صدام حسین سے اپیل کی کہ وہ مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کیلئے اپنی فوجیں واپس بلالیں۔

جماعت اسلامی کوئٹہ کے ناظم جناب غلام رسول محمد شہی

جماعت اسلامی کوئٹہ کے ناظم غلام رسول محمد شہی نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ ملاقات میں کویت سے عراقی فوجوں کے انخلا پر زور دیتے ہوئے کہا کہ عراق کا اپنے ہی ایک مسلمان دوست ملک کی سرزمین پر قبضہ کرنا عراقی جارحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے امریکہ اور اس کے حواری صدام حسین کی غلط پالیسوں کی وجہ سے مشرق وسطیٰ پر قبضہ جما چکے ہیں اس کیلئے عراق کو مہرے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے صدام حسین نے جنگ اسرائیل کے خلاف شروع کرنی تھی وہ کویت کے خلاف شروع کر کے غیر ملکی اور غیر مسلم فوجوں کو سعودی عرب میں قبضہ جمانے کا موقعہ دیا ہے ایران پر جارحیت کو تسلیم کرلینے کے بعد عراق کے پاس کوئی جواز نہیں کہ وہ کویت پر قبضہ برقرار رکھے لہذا صدام حسین کو فوری طور پر اپنی فوجیں کویت سے نکالنے کا اعلان کر کے مغربی ممالک کو تیل پر قابض ہونے کا بہانہ نہ دیں

ممتاز مذہبی و سیاسی رہنما مانسہرہ ڈویژن سے جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ کے رکن قومی اسمبلی جناب عالم زیب خان

ہزارہ ڈویژن کے معروف مذہبی و سیاسی رہنما جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ کے رکن قومی اسمبلی تھاکوٹ (مانسہرہ) جناب عالم زیب خاں نے یوتھ انٹرنیشنل کیساتھ خصوصی بات چیت میں خلیج کے موجودہ بحران میں سعودی عرب کی بھرپور حمایت کی ہے اسلامی ملک کویت کی آزادی سلب کرنے پر صدام حسین کی کھلے الفاظ میں مذمت کی ہے۔

عالم زیب خاں نے ہزارہ ڈویژن کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا ہزارہ ڈویژن کے عوام غیور مسلمان ہیں اسلام سے والہانہ محبت رکھتے ہیں حرمین شریفین کے تحفظ اور تقدس کی سعادت کیلئے برسرپیکار ہیں مشکل وقت میں ضرورت پڑنے پر مسلمان دوست ملک سعودی عرب کے دفاع کیلئے اپنا فرض نبھاتے ہوئے شاہ فہد کا ساتھ دیں گے۔

انہوں نے کہا صدر صدام حسین کی سخت غلطی نے پوری امت مسلمہ کو پریشان کردیا ہے امت مسلمہ کے اتحاد کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ خلیج کی جنگ سے مسلمانوں کی بربادی ہوگی مسلمانوں کے وسائل تباہ ہوں گے

اسمبلی نے غیر مسلم امریکی اور اتحادی فوجوں کی سعودی عرب میں موجودگی کو جائز قرار دیتے ہوئے تھاکوٹ کے مرد مجاہد نے کہا رسول پاکؐ نے مشرکین کیساتھ لڑائی میں یہودیوں سے تلواریں قرض لی تھیں سعودی عرب کے حکمرانوں نے اپنے دفاع کے لیے عیسائیوں اور یہودیو کے خدمات حاصل کیں ہیں۔

عالم زیب خاں نے حکومت پاکستان کے خلیج کے بحران میں اصولی موقف کی تائید کرتے ہوئے دانشمندانہ قرار

حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ایک لاکھ فوج بھیجیں

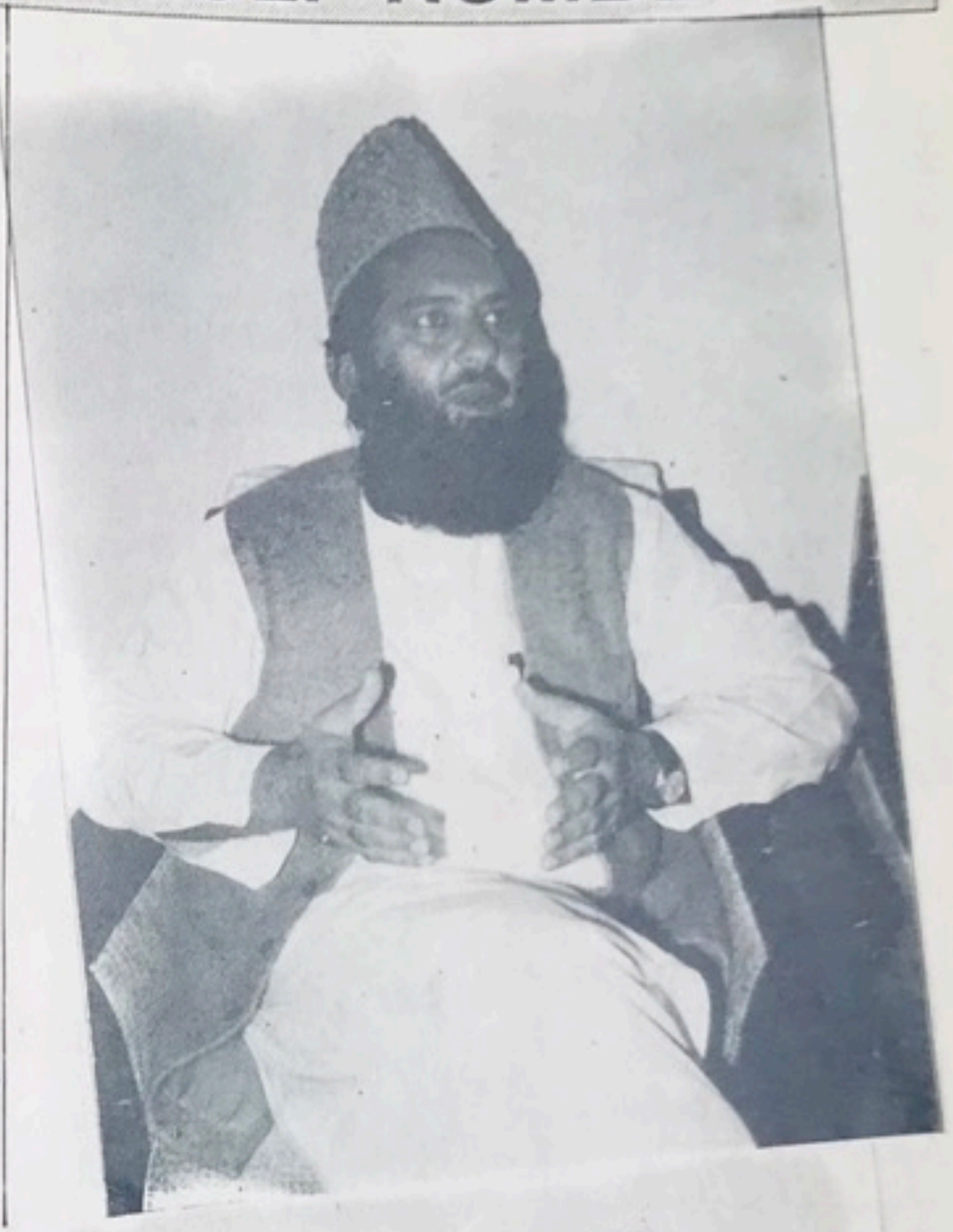

دیا خلیج میں فوجیں بھیجنے پر صدر غلام اسحاق خاں، وزیر اعظم نواز شریف، چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے ایک لاکھ پاکستانی فوجیں بھیج دی جائیں عراق کے صدر صدام حسین سے اپیل کرتے ہوئے جمیت علماء اسلام کے رکن اور وہاں کی جائز قانونی حکومت بحال کریں ورنہ خلیج کی جنگ سے آگ اور خون کا دریا صدام حسین کیلئے مہنگا ثابت ہو گا

عالم زیب خاں نے کویت اور سعودی عرب کی حمایت میں خلیج نمبر شائع کرنے پر یوتھ انٹر نیشنل میگزین کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا اس کے ذریعے یوتھ انٹر نیشنل نے کروڑوں پاکستانی مسلمانوں کے جذبات خلیج کے مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کی قابل تعریف سعی کی ہے۔

ایڈیٹر انچیف صدیق القادری جناب عالم زیب خان سے انٹرویو لیتے ہوئے۔

SPECIAL GULF NUMBER

خلیج کے بحران کے کیا نتائج نکلیں گے

تحریر خلیل احمد الحامدی

کویت پر عراق کے جارحانہ قبضے کو اب 5 ماہ ہو رہے ہیں اس پورے عرصے میں حالات کو سلجھانے کیلئے متعدد کوششیں خفیہ اور اعلانیہ کی گئی ہیں جو بے اثر ثابت ہوئیں اعلانیہ کوششوں میں سے غیر سرکاری سطح پر دو بڑی نمایاں ہیں۔ الجزائر کے اسلامک فرنٹ آف سالویشن کے صدر عباس مدنی کی انفرادی مساعی موصوف سعودی عرب اور عراق کے درمیان بار بار سفر کرتے رہے اور آخر کار خائب و خاسر ہو کر واپس چلے گئے۔ دنیا کی اسلامی تحریکیں بھی بڑے جذبے کے ساتھ اس اس میدان میں نکلیں۔ ان کا خیال تھا کہ متعلقہ فریقوں کو دنیا کے مسلمانوں کا وزن محسوس ہو گا اور جدہ و بغداد ملت اسلامیہ کی قابل قدر قیادت کے سامنے نرم ہو جائیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اسلامی تحریکوں کے قائدین کا نالہ وشیوں بے نتیجہ رہا ہے۔ یہ قائدین بڑے اخلاص اور ملت اسلامی کا درد لئے ہوئے نکلے تھے۔ جدہ، عمان، بغداد اور تہران گئے۔ اپنا نقطہ نظر پیش کرتے رہے۔ مقامی ذمہ دار افراد کے جذبات واحساسات اور بحران کے بارے میں ان کے تصورات معلوم کرتے رہے مگر بات نہ بن سکی۔ کیا اچھا ہوتا کہ اس قضیہ نامرضیہ میں اسلامی تحریکوں کی بات چل جاتی اور دنیا یہ دیکھ لیتی کہ "بنیاد پرست" دنیا میں امن قائم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اب حالات مزید کشیدہ ہو چکے ہیں۔ امریکہ خلیج میں اپنی افواج مسلسل جمع کر رہا ہے۔ عراق اپنی ضد پر قائم ہے اور کویت سے بآسانی نکلنے کیلئے تیار نہیں۔ اگر جنگ چھڑتی ہے تو خواہ انسانی جانوں کا نقصان ہو یا ذرائع و وسائل کی تباہی ہو یہ سب علاقے کے مسلمانوں کے حصے میں آئے گا اور ایک شخص (صدام) کی نا عاقبت اندیشانہ اقدام کا خمیازہ پوری ملت کو پڑے گا۔ بے شک اس میں اصل زیادتی امریکہ کی ہو گی مگر اس زیادتی کا بظاہر سبب صدام ہو گا۔ ان دونوں کے خلاف بھرپور آواز بلند کرنی چاہیئے۔ ان کی سازش اور جارحیت کامیاب ہو گئی تو ملت اسلامی کو شدید نقصان پہنچے گا اور اسرائیل کی جڑیں مضبوط ہوں گی اور وہ خطے کا نقشہ بدلنے کے جو خوفناک عزائم رکھتا ہے ان کے پورا کرنے میں اسے کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے گی۔ یہ خطہ ملت اسلامی کا گھر ہے یہ نہ صدام کا ہے اور نہ شاہ حسین یا شاہ فہد کا۔ اس کی حفاظت ملت اسلامی کی ذمہ داری ہے اور ملت اسی کا ساتھ دے جو اس کی حفاظت صحیح معنوں میں کر سکتا ہو۔

کویت ہی کے اندر اب غیر ملکی تو تقریباً نکل گئے ہیں خود کویتی بھی (چند بچے کھچے لوگوں کے سوا) اپنا وطن خیر باد کہہ گئے ہیں۔ اب وہاں صرف فلسطینی رہ رہے ہیں۔ ان کی تعداد وہاں چار لاکھ بتائی جاتی ہے۔ کویت لوٹنے والوں میں یہ پیش پیش رہے ہیں اور اب ان کو عراقی نیشنلٹی دے کر وہاں رہنے کو تاکید کی جا رہی ہے اور کویت کا نام کاظمہ رکھ دیا گیا ہے۔ بیسویں صدی کے عین آخر میں (جب کہ سائنس اور ٹیکنالوجی آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہے) کسی ملک کا یوں تاخت و تاراج کر دیا جانا اور وہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں، انتہائی افسوسناک ہے۔ ظالم وجابل اقوام نے تاریخ میں با رہا لوٹ مچائی ہے مگر جو لوٹ اور جس انداز میں لوٹ کویت میں مچی ہے وہ تاریخ کا ایک نیا اور نرالا باب ہے۔

آج کل اخبارات ان کویتی مہاجروں کی داستانوں سے بھرے ہوئے چھپ رہے ہیں۔ جو افتاں و خیزاں کویت نکل آئے ہیں۔ ان کی داستانیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ جو لوگ عراقی جارحیت کو جواز تلاش کرتے ہیں انہیں کویتی عوام کی مظلومیت پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔ راقم 22 اکتوبر 1990ء کو کویت کے ایک معروف رہنما ڈاکٹر عبدالرحمٰن سمیط سے جدہ میں ملا موصوف حال ہی میں کویت سے نکلے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرا کام یہ تھا کہ میں کویت کے غریب گھرانوں کو چوری چھپے اشیاء خوراک دیتا تھا۔ جب عراقی فوجوں کو میری یہ سرگرمی معلوم ہوئی تو انہوں نے مجھے گرفتار کر لیا اور معمولی ٹرائل کے بعد مجھے موت کی سزا سنا دی اور پھر مجھے ایک گھر میں دوسرے لوگوں کے ساتھ بند کر دیا گیا میں کسی طرح وہاں سے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر ریڈ کراس کے ذریعے باہر نکلا ہوں انہوں نے مجھے ان تحریکی نوجوانوں کی تصویریں دکھائیں جنہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ تصویریں ان کی شہادت اور مظلومیت کا منہ بولتا عکس تھیں۔ عبدالرحمٰن سمیط کے بیان کے مطابق کویت کی لوبہارٹریاں، میوزیم، سائنسی آلات سب لوٹ لئے گئے ہیں۔ سینکڑوں آدمی گولیوں سے بھون دیئے گئے ہیں۔

کویت کی حکومت (شیخ جابر الاحمد الصباح اور سعد عبداللہ الصباح) اس وقت طائف میں رہ رہے ہیں۔ 14 اکتوبر 1990ء کو کویتی مہاجروں نے جدہ میں "کویت عوامی کانفرنس" منعقد کی جس میں انہوں نے اپنے مسئلے کا ناقدانہ جائزہ لیا ہے۔ امیر کویت نے کانفرنس کا افتتاح کیا ہے۔ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ کانفرنس کے اختتام پر جو اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ کویت جب آزاد ہو گا تو وہاں جمہوری نظام قائم کیا جائے گا اور شریعت اسلامیہ کا اجراء ہو گا۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ اس وقت پوری کویتی قوم (چند افراد کو چھوڑ کر) امیر کویت کے گرد جمع ہو چکی ہے۔ اور وہ امیر کو کویت واپس دلانا چاہتی ہے۔ عراق نے پوری کوشش کی ہے کہ اسے چند ایسی کویتی شخصیتیں مل جائیں جنہیں وہ کویت کا نمائندہ ثابت کر سکے، مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ ہم کویتیوں سے پوچھتے ہیں کہ جس شخص کے گرد تم اب جمع ہو رہے ہو اس نے بے پناہ دولت کے باوجود تمہارے دفاع کا کیا انتظام کیا تھا؟

کویت کے وہ نوجوان جنہوں نے کویت مختلف رفاہی ادارے قائم کر رکھے تھے اور ان کے ذریعے وہ دنیا کے کونے کونے میں اسلامی منصوبوں کو چلا رہے تھے وہ مہاجر ہیں بھی اپنی اپنی دھن میں مگن ہیں ان اداروں نے صرف دو سال کے اندر پچاس ملین ڈالر کی امداد سے دنیا بھر میں کئی اسلامی منصوبے قائم کئے۔ مثلاً 1400 مساجد، 931 تعلیم قرآن کریم کے ادارے، 142 طبی مراکز، 11 ہسپتال، 1976 خیراتی کنوئیں، اسلامک سنٹرز، 160 دینی درسگاہیں بنوائیں اور 50 ہزار یتیموں کی پرورش، آٹھ ہزار طلباء کی امداد اور 20 لاکھ مستحقین کو کپڑے بنوا کر دیئے۔ اب کویت کے بیت الزکوۃ نے اپنا صدر دفتر

sions, enjoy the guarantees or granted more preferential privileges the project must contribute to the source of development in Sudan and field of investment Agricultural industry, mining, transport tourism storage, housing, constracting services and basic services.

One important principle of the investment legislation is that no discrimination is permitted between foreign local and public and private cooperative or mixed enterprises.

FOR ALL TYPE COTTON TEXTILES AND TEXTILE GARMENTS

ARTICLES: Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of all Forces, Towels, Bed Sheets, Blankets Woolen, K.T. Lattah, Malmal, Dossoti, Linen Cloth, etc.

Contact:
AL-QADRITRADING CORPORATION (Regd.).
Manufacturers, Govt. Contracters, Suppliers.
Head Office: 6th Floor Aiwan-e-Auqaf. Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore. Pak.
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
Phone: 54729

MR.QADRI ! I am highly grateful to your honour for the above interview for the readers. It would be much helpful in bringing the peoples of Pakistan and Sudan closer with each other both countries being brothers in Islamic faith.

قاہرہ میں کھول لیا ہے۔ اور اس نے از سر نو یتیموں اور بیواؤں کی پرورش کا کام سنبھال لیا ہے۔ افریقہ کمیٹی کے ڈائریکٹر عبدالرحمٰن سمیط نے جدہ کو مرکز بنا کر افریقی ممالک سے اپنا حسب معمول رابطہ استوار کرنا شروع کر دیا ہے۔ کویت کے بحران نے جہاں اسلامی تحریک کے کارکنوں کے اندر مزید جذبہ ابھار دیا ہے وہاں عام تاجر حضرات کے دل و دماغ پر یہ بحران بجلی بن کر گرا ہے اور وہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ جو شخص رات کو اربوں کا مالک بن کر سویا ہو اور صبح وہ کنگال بن کر اٹھا ہو اسے دیوانگی لاحق نہ ہو گی تو کیا ہو گا۔ ہمارے ایک کویتی دوست والوو گاڑیوں کے ڈیلر تھے۔ انہوں نے اس حادثے سے ایک ماہ پیشتر پندرہ سو گاڑیاں منگوائی تھیں جو تمام کی تمام لوٹ لی گئیں۔

کویت کا زخم اپنی جگہ، مگر اب بڑا زخم یہ لگ رہا ہے کہ امریکہ خلیج کے اندر اپنی پوری قوت و شوکت کے ساتھ اتر آیا ہے۔ خلیجی حکمران اپنی مجبوری ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے عراقی جارحیت کو روکنے کے لئے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ بہر حال امریکہ نے خلیج کی مجبوری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ امریکی فوجی جہاں اترتے ہیں اپنے ساتھ شراب و شاہد کی قباحتیں بھی لے کر آتے ہیں۔ سعودی ذرائع کے مطابق اس وقت تیس ہزار سے زائد عورتیں امریکی فوج کے ساتھ ہیں۔ راقم 18 اکتوبر 1990ء کو جدہ میں تھا چند امریکہ سپاہی لڑکیوں کو جل میں نئے جدہ کے بازار میں پھر رہے تھے۔ یہ فوجیں نہ صرف مشرقی علاقے میں اتر چکی ہیں بلکہ جدہ کے علاوہ ینبوع (مدینہ منورہ کی بندرگاہ) اور بعض دوسرے منطقوں میں ان کے کیمپ لگ چکے ہیں۔ خدا کرے عراق کویت کو چھوڑ دے اور پھر ملت اسلامی مل جل کر امریکیوں کو خلیج سے نکالنے کی مہم چلائے۔

موجودہ بحرانی کیفیت سے یہ غالب آ رہا ہے کہ تمام خلیجی ممالک اس وقت ایک زبردست تبدیلی کی زد میں ہیں اور ان ممالک کے عوام میں سیاسی نظام کی تبدیلی کا خیال ابھر کر سامنے آ رہا ہے۔

خلیجی اخبارات صدام کے نظریات پر شدید تنقید کر رہے ہیں۔ صدام کی بعث پارٹی کی تاریخ اور اس کی اسلام دشمنی اور الحاد پر لمبے لمبے مضامین چھاپے جا رہے ہیں۔ اہل قلم کی طرف سے بڑی بڑی ضخیم کتابیں شائع کی جا رہی ہیں۔ جن میں بعث پارٹی کا کفر و الحاد زور و شور سے ثابت کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعث پارٹی کی بنیاد الحاد و ہیریت پر ہے۔ 1964ء سے یہ شام اور عراق میں حکمران ہے۔

اس کے بانی عرب عیسائی اور کیمونسٹ ہیں آنجہانی میشیل عفلق ایک "پختہ زنار" عیسائی اس کا بانی مفکر سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ اس پارٹی نے وحدت عرب، حریت اور اشتراکیت کو اپنا نعرہ بنایا ہے مگر اس کی پوری تاریخ بتاتی ہے کہ اس نے عربوں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ہیں۔ (خود اس کے اپنے بھی دو بڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ شام کی بعث پارٹی اور عراق کی بعث پارٹی دونوں باہم ازلی دشمن ہیں "آزادیوں کو پامال کیا ہے۔ شام ہو یا عراق کوئی شخص آزادی کے ساتھ اپنی بات نہیں کر سکتا اور اشتراکیت کے نام سے انتہائی تخریب کاری اور لوٹ کھسوٹ مچائی گئی ہے۔ شام جیسا صنعت و زراعت میں خود کفیل ملک شدید بدحالی کا شکار ہے۔ عراق کا بھی یہی حال ہے۔ (ایران کے خلاف عراق نے اپنے بل بوتے پر تو نہیں بلکہ خلیجی عربوں کی مدد سے جنگ لڑی ہے۔) بعث پارٹی کی حکومت میں بے حیائی اور آوارگی کو بڑا رواج ملا ہے۔ اور اسلامی فکر رکھنے والے نوجوان چن چن کر جیلوں میں ڈالے گئے ہیں۔ یا قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حماہ کے واقعات زیادہ پرانے نہیں ہیں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ صدام آٹھ سال تک ایران کے ساتھ جنگ لڑتا رہا ہے کیا اس وقت وہ بعثی نہیں تھا۔ کس بنا پر اسے "قادسیہ کا ہیرو" قرار دیا گیا اور "صلاح الدین ایوبی" کے لقب سے نوازا گیا۔ دوران جنگ وہ اس قدر چہیتا تھا کہ اس کی اربوں ڈالر کی مدد کی گئی اور اس کے خلاف معمولی تنقید بھی گوارا نہیں کی گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 30 مارچ 1990ء کو (عراق کے حملے سے صرف 4 ماہ پیشتر) کویت میں میری ایک ممتاز کویتی شخصیت سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بڑی خفگی کے ساتھ کہا کہ:

"آپ لوگوں کی یہ بڑی سخت غلطی ہے کہ آپ لوگ صدام کی تائید نہیں کرتے صدام امت اسلامی کا بڑا محسن ہے اور وہ عنقریب پوری امت اسلامی کو متحد کر دے گا"

(صدام سوف یوحد الامۃ الاسلامیۃ)

الغرض خلیج کے دینی حلقے ہوں یا سیاسی حلقے، صدام کے خلاف بات سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب یہی لوگ صدام کو "کافر" قرار دے رہے ہیں۔ اب ان کے لئے ایک نیا "محسن" پیدا ہو گیا ہے اور وہ امریکہ

سعودی عرب کے علماء و مشائخ نے یہ فتویٰ جاری کیا ہے کہ بوقت ضرورت غیر مسلموں سے مدد لینا جائز ہے۔ ان علماء کا یہ فتویٰ سعودی حکومت کی طرف سے امریکی افواج بلانے کے بعد صادر ہوا ہے۔ اس فتوا پر علماء کی طرف سے کتاب و سنت اور آثار سلف کے حوالے سے بڑی مفصل بحثیں کی گئی ہیں اور تاریخ کی متعدد مثالوں کے ذریعے ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں نے بوقت ضرورت غیر مسلموں کی خدمات حاصل کی ہیں۔ سعودی علماء کے اخلاص و نیکو کاری میں کوئی اضطراری کیفیت میں مبتلا ہو گیا تھا اور سعودی عرب جس اضطرابی کیفیت میں مبتلا ہو گی تا وہ سعودی علماء ہی بہتر جانتے ہیں انہوں نے جو فتویٰ دیا ہے وہ یقیناً اپنی ذمہ داری کے احساس کے تحت دیا ہے۔ البتہ دوسرے علماء نے اس سلسلے میں چند ایسی باتیں کی ہیں جو اس فتوے کی تائید نہیں کرتی ہیں۔ مثلاً فتویٰ امریکی افواج کو بلانے کے بعد لیا گیا ہے کسی غیر مسلم فرد سے کوئی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ امریکن مقامی قوانین سے مستثنیٰ ہیں۔ (یعنی ان پر شراب نوشی، زناکاری اور دیگر خلاف ورزیوں کی صورت میں سعودی عرب کے قوانین اور حدود شرعیہ نافذ نہیں ہوں گی) امریکی افواج میں یہودی بھی شامل ہیں جو اپنے مذہبی لیڈر بھی ساتھ لائے ہیں تا کہ وہ اپنا نظام عبادت قائم کریں۔ (نیز یہودیوں کی وفاداری اسرائیل کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ سارے دفاعی راز اسرائیل کو بتاتے رہتے ہیں۔) امریکی افواج کے ساتھ تیس ہزار عورتیں بھی فوجی لباس میں بھیجی گئی ہیں جو امریکی ثقافت کی ترویج کا ذریعہ ہوں گی۔ یہ تمام تنقیدیں اپنی جگہ درست ہیں مگر سعودی قائدین کا یہ موقف ہے کہ عراقی فوجوں نے جس طرح کویت کو تاخت و تاراج کیا ہے اگر وہ ریاض آ جائیں تو یہاں بھی وہ تمام تہذیبی ادارے تباہ ہو جاتے جو پچاس سال کی محنت میں تیار ہوئے ہیں۔ ان کو فوری طور پر بچانے کے لئے امریکہ کی سریع الحرکت افواج کی مدد کی ضرورت تھی۔

ایسے بیانات بھی عرب اخبارات (خصوصاً المسلمون جدہ) میں چھپ رہے ہیں جن میں صدام کا یہ جرم بیان کیا گیا ہے کہ اس نے عراقی کردوں کے شہر حلبچہ پر زہریلی گیسیں استعمال کی تھیں۔ اور ان کے ذریعے ایک لاکھ سے زائد انسان ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ یہ واقعہ آج سے ڈھائی سال پہلے پیش آیا تھا۔ اس وقت عراق اور ایران حالت جنگ میں تھے اس واقعہ نے ہر مسلمان کو دل چھلنی چھلنی کر دیا تھا۔ حلبچہ کرد اسلامی تحریک کا مرکز تھا اور کرد جو سنی العقیدہ تھے بڑے پکے مسلمان تھے۔ پاکستان کے بعض جرائد (تکبیر میں) اس کی تفصیلات اس زمانے میں چھپ گئی تھیں مگر سعودی عرب سمیت خلیج کے کسی اخبار نے اس واقعے کی طرف

باقی صفحہ نمبر 30 پر ملاحظہ فرمائیں

(ii) Joined Sudan Foreign Service in 1970.

(iii) Served in Sudanese Embassies in Abudabi, Bukharest, Dares-Salaam, Jeddah, & Cairo.

(iv) Also served in Sudan as Director of Administration, Department of Press & Information, Egypt Affairs and Department of Consular Affairs.

Marital Satus: I am married having three children.

* How did your country get freedom ?

O: Against the British rule we had a long struggle and gained freedom on Ist January 1956. One year after the Egyptian revolution the Governments of Egypt and Britain agreed to self rule for Sudanese in 1955.

* Would you please tell us about the development of your country?

O: After getting independence we made strenuous efforts for reconstruction of our country Sudan. In

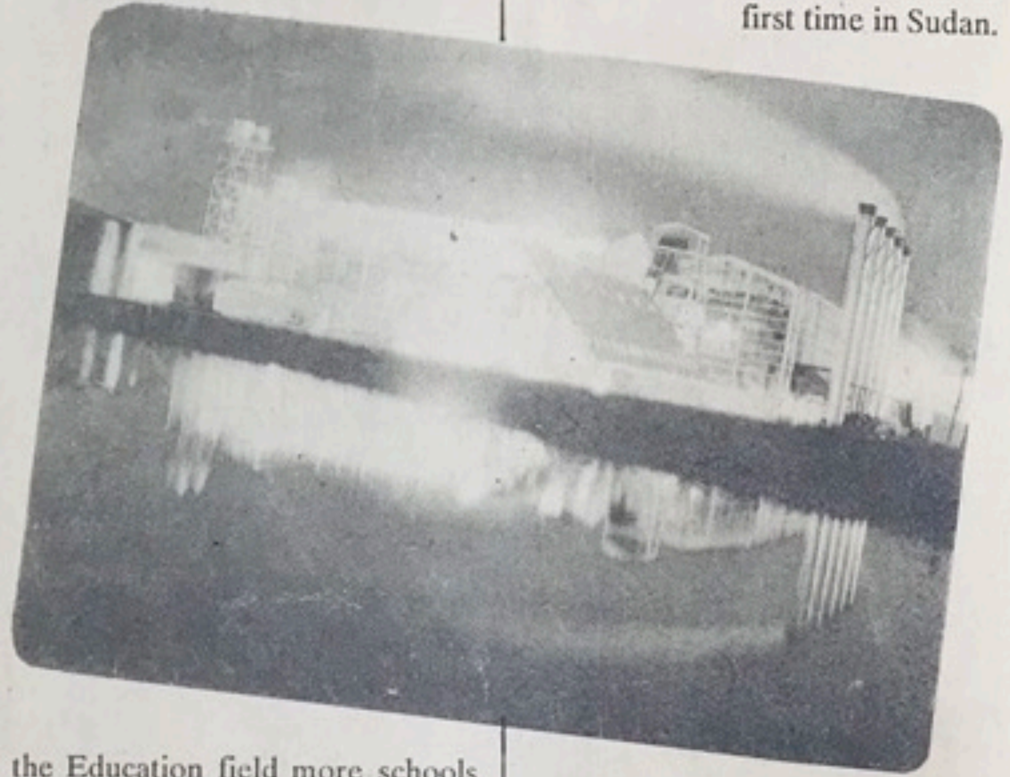

the Education field more schools were opened and health facilities were provided for the peoples. Sudan followed nonaligned foreign policy. The country's economy was re-organized and industrialization was started for the first time in Sudan.

Ours is the biggest country of Africa. The Almighty Allah has blessed us with uncounted resources and hidden treasures in

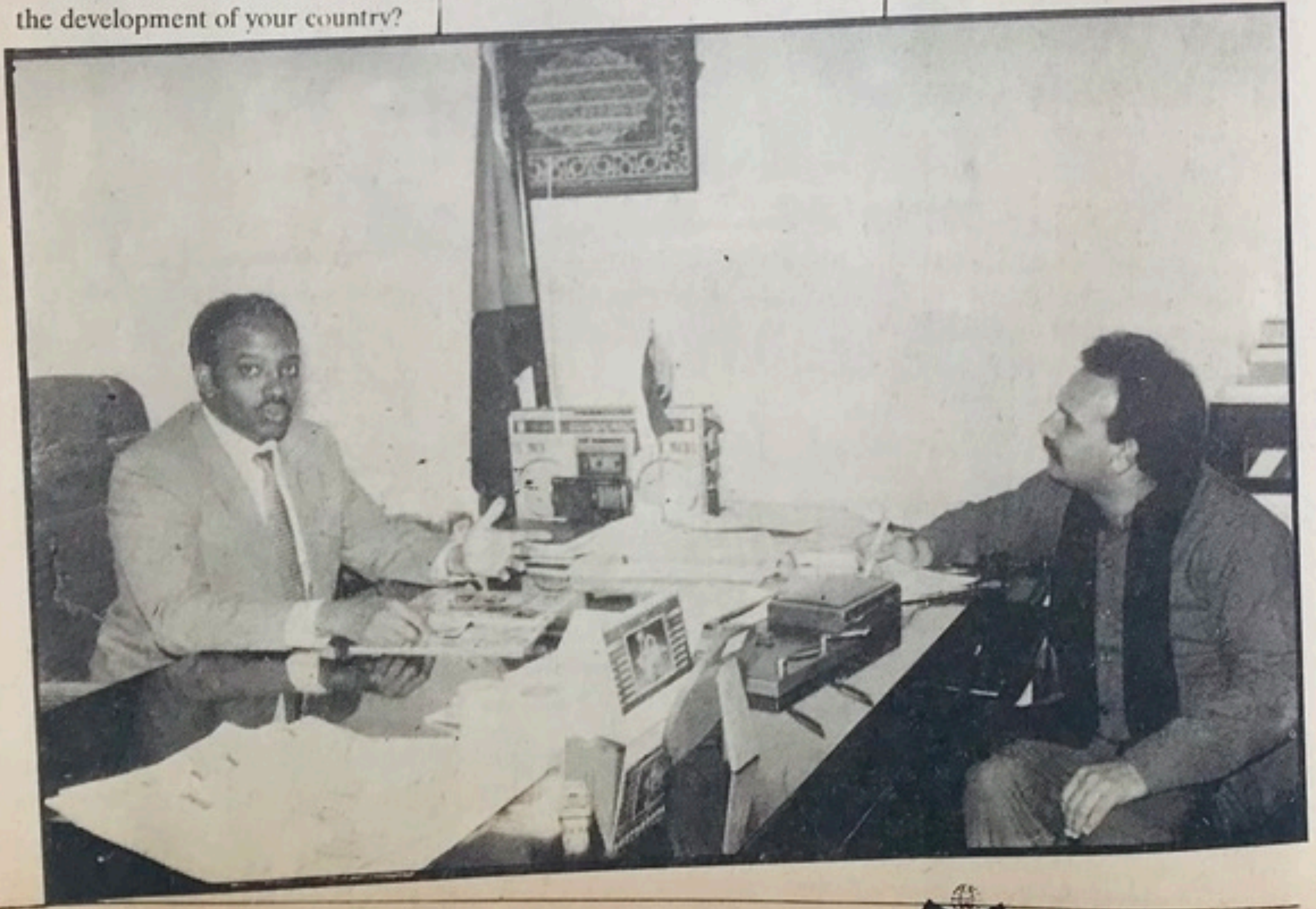

our lands. The country is rich in fertile soil and with adequate water resources. It is also rich in unexploited minerals consisting of oil, Iron ore, Chrome Copper, Mica and Gold National Salvation Revolution introduce a three years economic plan to liberalize the economic. A new Investment Act was effected with great encouraging concisions for the Investors.

Our country has recently adopted a policy for furtherance of cooperation with the friendly and Islamic countries. Pakistan comes in front of all. Relations between the two countries witnessed commendable development. These two countries have the great opportunity of mutual cooperation in all fields especially in Economics, Scientific and cultural fields.

Pertaining to machinery, spare parts, raw materials and intermediate inputs, granting additional credit ceiling, Reduction of production and consumption duties and allotting the land necessary for the projects.

The following facilities shall also be provided to the Investors for their respective projects:

1. Transfer of project and the cost of financing.

2. Allocation of the necessary percentage of the export returns for import of inputs.

3. Allowing the export of part of the production where it produces for the local market for satisfying its foreign obligations.

4. Import of raw materials, export of products without abiding by the measures.

5. Repatriation of the savings of foreigners employed.

6. Facilitating the procedure of employment, freedom of movement, housing, transport etc.

7. Allowing to pay the value of land by instalments.

8. Also investor shall enjoy the following guarantees :

(i) Non-nationalization or confiscation of his project.

(ii) Non-seizure, expropriation, freezing, confiscation custody or sequestration without any judicial order.

(iii) Repatriation of the invested capital in case of failure to implement the project.

For the investor to bane fit from these facilities and conces-

first phase of the Education Revolution Programme (doubling the intake of present universities adding 4 new ones.)

(Implementing the federal systems)

8 Social sector :

To establish a special fund for social welfare (The social solidarity fund) to help the low income sectors of the society and mitigate the cost of adjustment for these vulnerable groups. An initial amount of LS 1000 million should be earmarked for the fund in the 90/91.

HEARTIEST FELICITATIONS
TO
The Islamic Republic
Sudan on thier
National day

RASHEED ENTERPRISES

Amin Mansion
G.T. Road, Pesshawar

Tel : Office : 63500
: 60407
Res : 60505
: 62500

Warmest Felicitations
To
The Islamic Republic
Sudan on thier
National day

From: Mohammad Younas Khan

ASSOCIATE DISTRIBUTORS

Sikandar Town,
G.T. Road, Peshawar.
Tell : 63303 - 211875

Bannu Cantt,
Bannu.
Tel : 3311-3903

ABU ZEID EL HASSAN ABU ZAID

Ambassador of Sudan to Pakistan

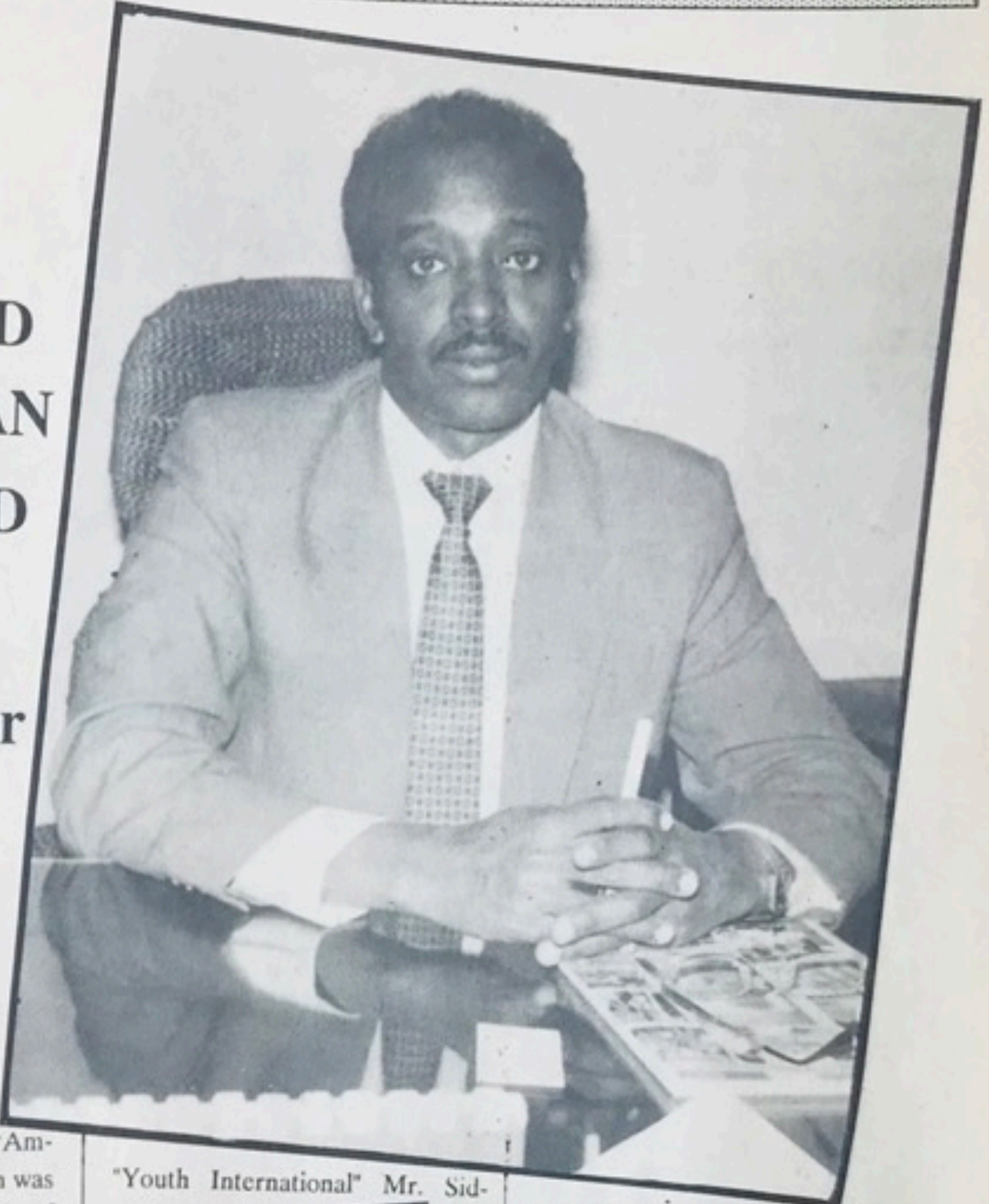

Recently an interview of the Ambassador of Sudan to Pakistan was recorded by editor-in-chief of "Youth International" Mr. Siddiqul Qadri detailed hereunder.

* Mr. Qadri I welcome your honour here in Pakistan. So please let us know about your career.

(Question)

O:Abu Zaid Ambassador of Sudan **Academic & Service Career**

(i) I passed B.Sc. in Economics from the University of Khartoum, M.A. from University of Syracuse New York.

(Answer)

Industry is mostly agriculturally-based and contributes about 10% of the gorss domestic product, 30% of the country manpower.

Food and sugar industries account for 54%, textile and cloth 27% cement and building material 2% of the whole manufacturing production. Manufacturers include cement, petroleum products, ginned cotton, textiles flour, vegetable oil (sesame, groundnut, cotton seeds, sunflower), sugar footwear. Most factories operates well below full capacity (about 25% from the whole capacity) due to lack of hard currency funds. IN order to break out the cycle of low economic growth large amount of capital began to be imported invest in Sudan in different fields.

There is a great potential for the generation of hydroelectric power from the Nile rivers system. Now only sinnor, rusayris dams on the Blue nile and khashm Al Qirba Dam on Atbarah river supply hydroelectric power. Steps of heightening Rosaries Dam are taken and also promotion of mobilizing international financing of Hamabad Dam.

There are some thermal Diesel Power stations in the capital.

TOURISM

If you want to sea whole Africa just visit Sudan, full of folk more than 597 tribes have various customs and traditions, live harmoniously together. Sudanese hospitality and attractive folore is well know.

The archaeological areas stretch along the two banks of the river Nile north of Khartoum to wadi Halfa at the border will Egypt, historical places of different periods.

The wide love includes the lion, leopard and cheetah as well as elephant, girafee, zebra, Phihrocros, buffalo, hippopotaums, ibex (a type of wild goat), wild sheep and numerious antelopes. The chimpanzee, Vaboon, grivet (a white and green monkey) and colobus monkey are found in the forests. Resident birds includes Valustards, guinea fowl, several kinds of partridge, weaver birds, secretary bird, shrikes and starlings. Thousands of seabirds, waterfowl and other birds winter in Sudan during migration from north. There are also some Reptiles including the crocodile and various Lizards. Snacks are not numerous but poisonous varieties are found.

The Red sea with the transparency of its water, the variety of fits fish and the charm of its marine garden and coral reefs is one of Sudan's tourist attractions.

Sudan has all elements of tourist attraction.

SUDAN FOREIGN TRADE

The most important exports include

Cotton large stable and other gum Arabic groundnuts, sesame, Dura, Dukh, Karkadeh, Livestock, Meat, Oils (Sesame, groundnut, sunflower) Yarn, water melon seeds, chrome ore, Iron scrape, medical herbs, Henna, salt, molasses, Bees wax, Harricot Beans, Castor seeds, Ivory, mother of pearl shells, natron, sugar.

Some importance

Machinery and equipments and spare parts, textiles, waste papers, medical and pharmaceutical products, Fertilizers and paper manufactures, transport equipment, insecticides, leather manufactures and miscellaneous.

THE NATIONAL ECONOMIC SALVATION PROGRAMME 1990-1993

The Three Years National Economic Salvation Programme (NESP) has been designed on the basis of recommendations of the National Economic Salvation Conference.

General Objectives :

The general objective of the medium term programme can be summarized as follows :

1. Revitalization of Sudanese economy through re-allocation of resources towards production.

2. Enhancement of the role of private sector, whether national or foreign in order to play a more active role in achieving the objectives of the programme and to re-orient financial, economic and institutional structures with a view to creating environment for private sector participation.

3. Maintenance of social balance by protecting the poor during adjustment period.

MEANS

1. To put more emphasis on agricultural development as all leading sector.

2. Encouragement of export through liberalization of export prices and scrapping the export licence system and by providing

subsidies, if needed.

3. Mobilization of domestic and external resources by encouraging all nationals to use their resources in a productive manner and by creating environment conductive to domestic and foreign private sector investment, particularly for investors from Arab and Islamic world.

Efforts also will be made to obtain ore external financial assistance from any sources agreeing to the objectives of the programme.

4. To implement institutional reforms to remove all administrative, or legal impediments to pave the way for investors through ;

Removal of Government monopoly in the areas of agricultures industrial productive, domestic marketing, foreign and economic services, and opening the door for private sectors in all areas of economic activity with the exception of the mining for oil production.

And many steps have been done in these areas. The 1990 investment Encouragement act had been finalized and also the set up of the relevant executive bodies to ensure prompt implementation.

Also steps were taken to

- Expand wheat production with the objective attaining sufficiency in food by fiscal year 90/91
- introduction of corn as a new cash crop beginning 90/91 season.
- Strengthening of steps taken to increase exports specially export of cattle and sheep and other nontraditional and new export like corn modity.

4. To export processed and semin processed goods, in which Sudan has comparative advantage, such as cotton yarn textile and edible oils.

The general policy is to reduce government involvement in the economy. The following public enterprises will be either sold, liquidated or privatized in the Agricultural section :-

White Nile Agricultural corporation.

Blue Nile Agricultural corporation.

The Northern Agricultural corporation.

Tokar Agricultural corporation.

Nuba Mountains Agricultural corporation.

In the industrial sectors :

All government owned textile companies and factories.

All government owned food industries.

All government tanneries.

In the Hotel industry :-

All government owned hotels.

Government owned rest houses.

Government shares in any hotels or hotel companies.

Transportation and communication sector ;

To privatize Sudan Air-ways by changing it into Corporate Company where national and foreign Private sector will be allowed to participate and the government if it to wishes - enter as a partner with its existing assets. The government will not insist on a majority share holding.

To allow national and foreign private sector participation in Sudan shipping line.

To abolish government monopoly of the following areas and institutions and allow private sector ownership fully or partially :-

a. Mail and Telegraph.

b. Telecommunications.

c. River transportations.

Sale and liquidation of all lose making publicity owned commercial enterprises as per studies undertaken in this area.

6. **The energy sector :-**

To focus efforts on exploitation and extraction of Sudanese petroleum.

Aboliton of government monopoly of energy generating companies.

To invite an encourage national and foreign private sector to participate in building energy generations, with a capacity of one thousand Mega watts in Khartoum and to provide very generous incentives for such investment.

To start using sudan's resources, the first phases of heighting resurvivor dam project and try to solicit external financing to complete the project.

To start promotion of mobilizing international financing for Hamadab Dam.

7. Human Resources ;

To secure financing for the

Size:

Sudan is the largest AFRICAN Muslim Stat, one the largest ten ones the world, covering an area of nearly one million square miles (2,505,813 sq.km) This area represent 8.3% of Africa and almost 2% of the world's total and area.

It shares borders with eight countries, Egypt to the north, Libya to the north west, Ethiopia and the red sea (which separated Sudan from Saudia) to the east, Kenya, Uganda and Zaire to the south, Chad and Central Africa to the west.

Sudan coastline is more than 716 km.

Topography :

The Nile is the dominant physical feature of Sudan. The Nile, the longest river in the world (6,671 km) flows the length of the country from the soutl. to north giving the country a distinct identity. All significant streams flow to white nile and blue nile which join at Khartoum to form main Nile. In Sudan planes are predominate although there are some hills and mountains specially on its eastern, southern and western boundaries.

CLIMATE :

The climate shows a marked transition from the desert of the north to the rain equatorial south. Rain fall ranges from rare and occasional in far north to relatively abundant ant frequent (rainy seasons of six to nine months) in southern part of country. Central third has enough rain to permit rainfed agriculture.

SOCIETY :

POPULATION :

There are some 26.2 million. The annual growth rate between 2. 8-3 .2 percent. (according to the last censes held in 1983 they are 21.3 million). It is a young nation, with almost half the population under 15 years age and less than 4 percent over 70 years. About 80% of the population lives in the rural areas with an average density of 25 persons per square mile. Since 1983 there has been significant emigration form the south to the north in response to the rebellion (estimated 3.5 million).

LANGUAGE :

There is more than 53 linguistic groups (and some 115 indigenous tongues are spoken).

Arabic is the official language of Sudan. It is the medium of education in most of the primary and intermediate schools (where as English language is the medium of instructions & examinations at University leve. Arabic is also the language of politics and communication as well as the language France among souther citizens, All northern Sudanese have accepted the Arabic cultural heritage. Although commonly called Arabs, the people are of mixed, Arab, Hematic and Negro ancestry. Discerbible ethnic groups include the Arabs, the Nubions, the Baja and the black. All northern Sudanese who constitutions majority speak Arabic.

The Nilotic and Negroid people of the southern region speak their individual tribal tongues about 80 credited (about 80 out of the 115 tongues) the main of which is Dinka.

All Sudanese conveniently use Arabic in dialects as a common medium of exchange. English is also widely understood.

RELIGION ;

Islam is the religion dominant in Sudan. It provides a common cultural basis and unifies social and political ideas.

Statistics indicate that the majority of the people in the south of Sudan are non-religious, where as Muslim and Christians rank second and issued by the (International Churches council) states that 65% are non-religious (hold a multiplicity of animist religions), 18% are Muslim, whereas 17% are Christians. (Converted to Roman catholics and Protestantism). Islam is influential in towns whereas Christianity is influentia in rural areas. The influence of Christianity is however more among the educated than that of Islam. (according to 1983 general census, the population of the sough is about one quarter whole Sudan.

THE NATIONAL ECONOMY

AGRICULTURE :

Of Sudan!s estimate 80 million hectares (200 million acres) of arable land, only about 5.5 m. Ha (14 m. acres) are cultivated, but nearly 8% of the working population are engaged in agriculture. (95% of Sudan exports).

More than three fourth of the cultivated area is rain-fed. It produce mainly durra (Common millet or sorghum), dukhn (bulrush millet), peanuts (ground

nuts), sesame, maize (corn) which is introduced this year as a new cash crop), karkaday (Hibiscus) and sunflower.

It is realized that sufficient steps have been taken and there are enormous possibilities for modern rainfed agriculture to increase production.

Since the founding of EL Gazira scheme "The biggest form in the world 2, 1 m. acres" in the 1925 on irrigated land between the blue and white nile, the acreage of intensive irrigated agriculture has progressively increased. According to the national economic salvation programme 90-93 the proposal is to extend irrigated area and to improve output with better irrigation technique. At present Cotton, Wheat, groundnuts, sugarcane are the main crops, grown under irrigation. Sudan's annual output of cotton lint reached a record 1.2 m bales (each of which 420 Ib or 190 kg).

Sudan's importance in the world of cotton market, however derves from the fact that the country produces nearly 50% of the total world production of extra-long stable cotton (i.e. one and three sights of an inch or longer) Less than 1% of the crop is used domestically.

During the early 1970's wheat was introduced but when salvation revolution took place on 30 June 1989, less than 20% of the needs was cultivated.

The revolution which puts more emphasis on agricultural development, as a leading sector, is expanding wheat production with the objective of attaining sufficiency in wheat by fiscal year 90/91.

Also Sudan attain selfsurfficiency in sugar for the first time in the year 89/90 and had been able to initiate export part of its production.

Although extensive area are potentially suited for growing vast quantities of fruit and vegetables, production is limited relatively, irrigated areas by pumps or subjected to flooding produce important fruits include dates, mangoes guavas, citrus fruits, watermelon and bananas. They are many kind of vegetables, the most important of them is Onions. Sudan also hopes to attain self-reliance in rice, tea and coffee.

FOREST : - 22% OF Sudan area is under forests. (127 m. areas) It produces 80% of the world's gum Arabic, a water soluble gum obtained acacia trees and used in production of adhesives, candy and pharmaceuticals. Sudan is the world's largest exporter of gum Arabic.

The forests also yield hardwood timber such as mahogany and sonut, softwoods and there are some saw mills. The area covered was once greater than mentioned but the northern wool lands have been deforested by the extraction of wood for fuel and charcoal.

LIVESTOCK :-

The animal wealth is estimated to 60 million (census 81) of which 20.7 m cattles, 20.8 sheep, 14 m goats and 3.5 m camels, in addition to horses and asses. Some are exported, specially sheep and camels alive in addition to leather and this contributes about 15% of GDP annually and this year further steps will be taken to increase exports.

Estimated production of meat is 58700 metric tons and milk 293000 metric tons and hen eggs about 50000 metric tons.

There are some animal fed mills and some of the output is exported.

SIGNIFICANT OUTLITES.

FISHERIES :

Sudan process a huge source of fish and shell fish (red sea & Nile rivers), but the production is limited. The inland fisheries cover about 25000 metric tons, while marine fisheries 1500 metric tons only. all catch is consumed locally.

Mineral and Oil Resources.

Iron ore, maganese, magnetite, gold, silver, chromium ore, gypsum, mica, zinc, tungsten, copper and uranium are among Sudan!s known minerals although Sudan is rich in mineral resources, mining is conducting on a small scale and contributes little to the overall economy. Sudan produce salt, chromium ore, mica and gold. Petroleum and natural gas has been discover with good quality and in a commercial quantities in south, west and east north - eastern Sudan. The national economic salvation programme 90-93 calls to focus efforts on exploitation and extration of Sudanese petroleum and the country might soon join the list, of middle east oil producers.

INDUSTRHY :-

tary policy during 1990. This would allow for a gradual pick-up in domestic demand, allied with a further reduction in inflationary pressures, a reduction in the current account deficit and an improvement in the most productive areas of the economy.

In a recent speech to the Confederation of Australian Industry, the Prime Minister, Mr Bob Hawke, said the Government's economic policies had created a rate of employment growth that size; reduced assistance to the manufacturing sector from 13 per cent to 10 per cent and reduced industrial disputes by some 60 per cent.

Mr Hawke said macro-economic management for the future would focus on reducing the current account deficit and on reducing the inflation rate to that of Australia's major trading partners.

Micro-economic reforms had gathered momentum with significant changes planned or introduced in the telecommunications and domestic aviation industries, in land transport, coastal shipping and the waterfront.

On the world trade front, Australia is particularly keen to see the open multilateral trading system preserved and improved. Australia has made every effort to influence the course of the Uruguay Round trade negotiations towards a greater liberalisation of world trade, in particular, through the activities of the Cairns Group of Fair Traders in Agriculture. A positive outcome from the Round is vital for Australia and for prospects for long term growth in the global economy.

Australia's Tourism Industry

set for record growth.

Australia's tourism industry set for record growth

Australia's largest export earner, the fast growing tourism industry, has a target of 6.5 million arrivals by the year 2000.

An estimated 2.3 million overseas visitors came to Australia in 1990 with Sydney attracting 90 percent of them. They $6.6 billion they spent made tourism Australia's biggest foreign dollar earner and accounted for 9 percent of Australia's total export earnings.

The biggest spending visitors were from Japan and America. The Japanese spent about two-thirds of their money in Australia on shopping, while Americans spent a similar percentage on food, drink and accommodation.

Visiting relatives was the main purpose of their trip to Australia for 40 percent of visitors from the UK, 30 percent from New Zealand, 25 percent from Canada and 25 percent from Europe.
Japan and rest of Asia will be helping to fuel Australia's growth in tourism. Japan has recently overtaken New Zealand as Australia's largest source of visitors, and according to the Australian Tourist Commission (ATC), this trend is expected to continue.

Accounting at present for 35 percent of arrivals, Asia and Japan are expected to provide more than 3.25 million visitors, or half of all visitor arrivals, by the year 2000.

Australia was once again the top honeymoon destination for Japanese in 1990.

The Japan Travel Bureau has just published the results of a survey on the honeymoon market filled out by 2000 couples in November, the traditional month for weddings and honeymoons.

Of the 2000 couples who participated in the survey, 97.4 percent had organised an overseas honeymoon. Of these, 23.9 percent chose a honeymoon in Australia. Hawaii was second with 22.1 percent.

One of the most popular wedding packages in Sydney is a Western-style wedding in a church in the picturesque inner suburb of Balmain, with the bride in a traditional white gown and the groom in a tuxedo.

For $600 the couple are transported to the 19th century church by luxury limousine and later, after the ceremony, are taken to a nearby scenic spot on Sydney Harbour with the bridge as a background for champagne and photographs.

million, only marginally down on the 2.25 million visitors during 1988 when Expo'88 and other Bicentennial activities provided extra drawing power. This period included the five-month domestic

airline dispute in Australia which badly hit the tourism industry.

In the 1989-90 financial year, Australia's major source of overseas visitors was New Zealand (20.5 per cent, 439,600 visitors), Japan (18.9 per cent, 405,600), Asia (16.3 per cent, 350,700), the U.K./Eire (13.3 per cent, 285,900), the US (11.7 per cent 251,800), Europe (11.5 per cent, 247,600), Canada 2.4 per cent, 52,400) and other countries (5.3 per cent)

ATC research shows that more than half of the Japanese tourists are under 30 and most of those are honeymooners on an average eight-day trip, while most of the American visitors are over 50 and spend two weeks in Australia. About 80 per cent of the Japanese are here on tour packages.

In the 1990-91 Budget, the Federal Government allocated $40 million for the ATC to provide for the overseas marketing of Australia as an international tourist destination.

It also allocated $16 million for the development of expositions and special events, with particular emphasis on Australia's participation in World Expo '92 in Seville, which will promote Australia's tourism and trade interests.

A further $30 million was allocated for the acquisition of the final parcels of land and road upgrading for the second Sydney airport at Badgery's Creek and a commitment for the development of a third runway at Sydney Airport

The commitment to overseas marketing and promotion and upgrading facilities is in recognition of the value that tourism provides to the Australian economy.

SPECIAL SUPPLIMENT ON NATIONAL DAY OF SUDAN 1991

SUDAN SALIENT FEATURES

Country Profile :-

- Formal Name : —— The Republic of Sudan
- Short Form : —— SUDAN
- Term for Citizens : —— Sudanese
- Capital : —— Khartoum
- The Main Port : —— Port Sudan on the Red Sea.
- Monetary Unit : —— Sudanese Pound = (Piasters)
- Independence achieved : —— January 1, 1956
- Flag : —— Three equidistant horizontal red, white and black stripes overlaid by a green triangle on the staff side. (see flag) (see Map)

SPECIAL SUPPLEMENT ON AUSTRALIA DAY 1991

Australian scientists look for solutions to 20th century problems.

Australian Scientists look for solutions to 20th Century problems

Australia, for many years known as the lucky country because of the abundance of its natural resources, aims in the future to gain a new epithet -- the clever country.

Encouraged by a government which has sharply lifted its grants for research and development and offers other material incentives, Australia's scientist, researchers and technicians are striving to make the title apt.

'To become clever, we must better apply our scientific skills, which are among our greatest and most umber-utilised assets," the Minister for Science and Technology, Mr. Simon Crean, said recently.

This year, matching that message with money, the government will provide leading research organisations with $86 million, $20 million more than in 1990. In five years, major research grants have increased by 186 per cent.

In another major initiative the Australian Government has launched a plan to establish up to 50 cooperative research centres. The scheme's purpose is to draw together groups form academic, industrial, government and other organisations with mutual interest in research and research training. When operational, the centres will received $100 million annually in government funding, with a similar amount coming from the private sector.

In Victoria, the State and Australian Government and jointly funding a new biomolecular research institute to stimulate the design of pharmaceutical drugs and biological control products. Over the Next four years, more than $20 million will be spent on the project.

Another important incentive is the 150 per cent Tax Concession scheme. Broadly, this enables Australian companies to deduct from their assessable incomes up[to 150 per cent of eligible expenditure incurred on research and development.

Australia is increasingly conscious of the need to consider environmental factors in all potentially hazardous industrial activities and new development. It is an active and vocal international advocate of care for the environment in all its forms, and of measures to minimise greenhouse emissions and other threats to the depletion of the ozone layer.

And to demonstrate it is willing to do more than simply talk about the problem last year the Australian Government adopted an gas emission by 20 per cent by the year 2005.

This came on top of an earlier policy decision to phase out by 1997 chloroflurocarbons (CFC) and halons, which are greenhouse gases and chief depletors of the ozone layer.

Responding to growing concern about environmental fragility, many Australia research organisations and manufacturers have developed major technology in the field of waste management, emission controls and related activities.

Some recent outstanding examples include :

* Mount Isa Mine's new %65 million high-technology smelter, which not only will be capable of cheaper and more efficient metal production, but also will be more environmentally friendly than conventional smelting methods. The same technology already is in place in the UK for the reprocessing of battery lead, thus easing a problem in one difficult are of industrial waste disposal.

* Memtec's installation of sewage treatment technology in a $2.3 million plant outside Sydney. Using wholly developed and built Australian microfiltration systems, the plant converts sewage into water of such purity that it can be redirected into the city's supply systems.

White Mining's production of ultra clean coal using a new Australian process which reduced the ash content below one per cent and opens the ways for the product to be used as an alternative to heavy fuel oil. In contrast with conventionally cleaned Australian coals, with their ash yield of between 10 and 20 per cent, the ultra clean coal burns more efficiently and reduces CO_2 (greenhouse gas) emission dramatically.

Increased activity in the conversion of methane gas from land fill sites into energy generation and heating. Australia has several plants operating and many planned and projects which exploit a relatively cheap energy source and sharply reduce heavy greenhouse gas emissions.

* The University of New South Wales' (UNSW) development of very cheap and ultra-efficient solar energy cells. The cells were the source of power for the successful Swiss entry in the 1990 Darwin-Adelaide solar car race. The UNSW research team is working on photovoltaic technology which it predicts till rival coal power as an energy source and which, of course, will pose no threat to the environment.

SUPECIAL SUPPLIMENT ON AUSTRALIA DAY 1991

Hopeful signs for Australia's Economy in 1991

Hopeful signs for Australia's economy in 1991

Australia's economy enters 1991 with signs that the Government's strategy of restraining demand to reduce imports and cut inflation is taking effect and that a strong base for sustainable growth is being established.

Figures for the first half of financial year 1990-91 clearly show a downturn in activity and a weakening labour market. Output in the rural sector, manufacturing and construction fell but in the mining industry remained strong.

The slowdown in economic activity has been accompanied by a decline in the annual rate of inflation to around six per cent and a trend improvement in the trade balance. This has been decline in imports. In the September quarter, Australia recorded its lowest quarterly inflation rate (0.7 per cent) since 1971, the imports were lower and exports higher that for the corresponding period a year earlier.

The export of manufactured goods improved, especially in steel, while non-rural exports, such as coal and iron-ore, remained at strong levels. Overseas tourist arrivals increased in number, an encouraging sign of recovery in this sector. Rural exports, the traditional export base for Australia, have been affected by falling prices and weak demand for wool and wheat. The value of wool exports alone fell by some $2 billion over the last two years.

The Government's tight monetary and fiscal policy was prompted by the need to control excess demand in the domestic economy. In 1988-89, domestic spending increased by eight percent but production grew by only half that amount. The gap was channeled into imports with the result that merchandise trade blew out into a $4 billion deficit. Strong domestic spending also fuelled domestic inflation, especially in housing prices and construction. Housing prices in Sydney, for example, virtually doubled inside two years. Now, Sydney's housing price boom is over; prices have remained steady and even fallen in some cases.

According to the Treasurer, Mr Paul Keating, the slowdown in the economy brought about by Government policy will get the country off the boom-bust roller-coaster and onto something that, hitherto, has been difficult for Australia to attain - a steady and sustainable growth path.

Mr Keating said activity in 1991 would reflect an easing in mone-

SPECIAL ACTIVITIES

The Kenyan reception

The Kenyan reception

ISLAMABAD, Repot Youth International: On the occasion of the National Day of the Republic of Kenya, the High Commissioner and Mrs. B.M. Uku hosted a reception at the Holiday Inn.

It was a well attended affair, with the diplomats in their very colourful and distinctive, contumes. The two pretty ladies from Sudan, I spoke to. The young, very attractive lady with the video camera and a host of other ladies, young and not so young who added variety to the gathering.

Yes, there was definitely more younger people at this reception including the nephew of Sir Nicholas Barrington, the High Commissioner of Great Britain.

The nice looking young man and his finance are here on a visit and "uncle" introduced them proudly around. Some guests had come from as far away as Karachi,

Including Fateh Ali Hashim the Honorary Consul General of Morocco who looks after the affair of Kenya.

There was no chief guest which was a relief in a way, though is surprising. Some diplomats thought it may have been a foul up by the Foreign Office, but the host was too busy to be asked about it. Anyway the ambassador and his wife cut the cake themselves, as cheerful as ever.

One senior Western diplomat remarked about Mr. Uku that he always looked cheerful and wondered what he was cheerful about. "I wish I could be like him," he said.

Four military men is a huddle when asked what they were discussing laughingly replied. We were thinking of cutting the cake and running off with it."

As the days pass and the dead line for the Iraqi troops with drawal draws near, the fear of war is expressed by many, though some are optimistic about the outcome of the Gulf crises.

The crystal Ballroom where the reception was held was decorated with a huge flag of Kenya and video film showing the lifestyle and scenic beauty of the country were screended throughout the reception hour.

The Group Photo of The Military Attachi es of Different Countries at the occasion of National day of Kenya

Group Photo of The Guests on the occasion of National day of Kenya.

Ambassador of Kenya and his wife. Information Director of U.N. of Pakistan and Editor in chief of The Youth International.

Thai monarch's birthday celebrated

Thai monarch's birthday celebrated

ISLAMABAD, The ambassador of Thailand and Mrs Chalerm Acharry hosted a reception at the Islamabad Hotel to celebrate the 63rd birth of His Majesty King Bhumibol Adulyadej. It was a well attended affair with Chairman of the Senate, Wasim Sajjad as the chief guest. As usual, the charming Thai ladies presented button holes of orchids flown in specially for the occasion. This evening they were given only to the ladies who were thrilled, and it was surprising how many of them were wearing shades of pink and purple, so that the flowers complimented their clothes.

There was one exception to the ladies only rule and on this day it was an apt one. the High Commissioner of Bangladesh got a buttonhole almost as if he were being congratulated. And why not? That the Bangladeshies were beaming was apparent, not for any other reason but that "The voice of the people is the voice of God." The people had spoken and democracy was being restored by constitutional means.

According consitution, the opposition parties have nominated as Chief Justice as their choice for President. The incumbent (Ershad) will appoint Justice Shahabudin as President and then tender his own regisnation. The new President will set a date for the election.

Guests compared the political situation of Pakistan, India and Bangladesh, in each country a government has fallen. "It has been an eventful year in the subcontinent. The wind of change has blown from one end to another" said an Asian diplomat.

It will be interesting in the future. The leader of the parties with any clout are both ladies Hasina Wajid and Khalida Zia. A

Mr. and Mrs. Chalerm Acharry and Mr. & Mrs. Wassim Sajjad

lady compared hasina Wajid with B.B. Her father was removed in brutal way - her party has its main supporters at the grass-root level - she's autocractic and articulate and she's obviously popular Khalida Zia is more of an Asian Maggie "Thatcher" with a difference - she has strong support in the army. Besides there has never been any adverse rumour about her or her integrity. "I'm sure there's going to be may bets placed on who will win" the lady added.

The Lubanese ambassador to Pakistan is a lady and that too someone after the ladies heart. Aicha (Aisha) Insaf Sultan is a smartly dressed, soft spoken lady with a ready smile on her lips and, most important, in her eyes. A welcome addition to the Diplomatic Corps in Pakistan which has

upto now been dominated by the men.

Guests spoke of the beauty of Thailand and its enchanting resorts. Many guests were off to spend Christmas and New Year in this "Haven for tourists" as it is known. Veronica Chivu of Romania spoke of King Bhumibol and how informal he was. The Chivus spent eight years in Thailand so they should know.

It seems the King is interested in painting and literature and is no mean hand in both arts himself.

Some ladies were quite disappointed that there was no Thai food of any kind. "I thought I'd get some "said one who loves it. 'Now I'll have to wait till I get to Bangkok!" Bon apetit lady, when you do!

THAI RECEPTION SPURS YEARNING FOR TOURISM

DIPLOMAT reception are the spirit of rich and attractive social life of Islamabad. Diplomatic congregations provide opportunity to elite of the twin cities, notable businessmen and prominent peronalities from polictical circles to share views on different issues in casual and decent manner. Specially in winter it is worth enjoying to attend such receptions at nicely decorated cozy halls of the hotels.

Thailand once known as Siam, one of the South-Asian countries, that was never occupied by any foreign power celebrated 63rd anniversary of His Majesty King Bhumibnl Abdulyadej at Islamabad Hotel.

The Thai Ambassador and Mrs. Charlerm Acharry were the hosts. The Ambassador along with his senior staff members welcomed the guests. A gesture of well dressed Thai lady presenting a red orchid to incoming guest made the participants feel warmly welcomed.

The chief guests, Chairman Senate, Wasim Sajjad in his typical cool and calm way met the diplomats and dignitaries. Dr. Abdul Qaddr Khan and his spouse, a couple most widely invited were moving to and from to meet maximum number of the acquaintances. Mr. Saley, Jordan Charge." Affaires, had much to say as he had met speaker National Assembly, Mr. Gohar Ayub the same day Mr. Saley, who had done his post-graduation in political science from Pakistan speaks well of Pakistan speaks well of Pakistanis politics. "Pakistanis political system is fragile. Let the newly elected cabinet get settled and then the public should criticize their working and efficiency." he opined.

Mian Habibullah President RCCI, an eminent businessman, was wondering that how come the diplomatic receptions have started at Islamabad Hotel.

The snacks served were Pakistan well decorated by the Hotel management, but were not in ample quantity. A few guests complained as the 'tomato juice' was not served even an asking.

The colourful Thai reception lasted long as the underground cozy has atmosphere was pleasant. Guests left with a wish to visit Thailand, a paradise for tourists.

FOR ALL TYPE COTTON TEXTILES AND TEXTILE GARMENTS

ARTICLES: Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of all Forces, Towels, Bed Sheets, Blankets Woolen, K.T. Lattah, Malmal, Dossoti, Linen Cloth, etc.

Contact:

AL-QADRITRADING CORPORATION (Regd.)

Manufacturers, Govt. Contractors, Suppliers.

Head Office: 6th Floor Alwan-e-Auqaf Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore. Pak. P.O. Box No. 2441, G.P.O. Phone: 54729

SPECIAL GULF NUMBER

DR. HASSAN ISMAIL GHAZNAWI

PRESENT POSITION:

- *Associate Professor of Public Health King Abdul Aziz University, Jeddah.*
- *Director of Health Affairs Western Region, KSA*
- *Visiting Assistant Professor Tulane University, USA*

ADDRESS:
P.O. Box 9442
Jeddah 21413
Saudi Arabia

Tel: (02) 6717474

Biographical Note on Mr. Kunio Muraoka

1932	Born in Tokyo
1954	Passed Higher Diplomatic Service Examination
1955	Graduated from Tokyo University, Faculty of Law and entered Ministry of Foreign Affairs
1968	Private Secretary to the Minister for Foreign Affairs
1971	First Secretary, Embassy in the United Kingdom
1972	First Secretary, Embassy in Austria
1974	Director, Emigration Division, Consular and Emigration Affairs Department, Ministry of Foreign Affairs
1976	Director, Second West Europe Division, European and Oceanic Affairs Bureau, the same Ministry
1978	Counsellor, Secretariat of the National Defense Council
1979	Minister, Embassy in the Republic of Korea
1982	Deputy Director-General, Cabinet Research Office
1984	Executive Director, Japan External Trade Organization
1987	Ambassador Extraordinary and Plenipotentiary to Venezuela
1990 (October)	Ambassador of Japan to Pakistan

Marital status: Widower, two sons

INTRODUCTION

H.E. Mr. Kunio Muraka
Ambassador of Japan to Pakistan

ISMAIL A. ABUDAWOOD

PRESENT POSITION:
Chairman of the Board of Directors:
1. Council of Saudi Chambers of Commerce & Industry
2. Islamic Chamber of Commerce, Ind. & Com. Exch.
3. Riyadh Bank
4. Jeddah Chamber of Commerce & Industry
5. Industrial Estate, Jeddah

OTHER POSITIONS:
- Chairman of the Board - Modern Industries Co.
- Chairman of the Board - Modern Products Co.
- Chairman of the Board - National Cleaning Product Co.
- President - Ismail Abudawood Est.
- Board Member - Al Rajhi Banking & Investment Co.
- Board Member - Saudi Arabian Consulting House

OTHMAN A. BASAQR — MISSION'S SECRETARY

PRESENT POSITION:
Executive Secretary
Chairman's Office
Jeddah Chamber of Commerce & Industry

ADDRESS:
P.O. Box 1264
Jeddah 21431
Saudi Arabia

Tel: (02) 6471100 Fax: (02) 6484603 Telex: 601069 Ghurfa SJ

OSAMA AHMAD M. AL-SEBAEI

PRESENT POSITION:
Teacher "Lecturer" Mass Com. Department
College of Arts
Jeddah, Saudi Arabia

ADDRESS:
King Abdulaziz University
College of Arts
Jeddah, Saudi Arabia
Tel: (02) 695 2350

M. YUSUF M. NOOR A.K. WALI

PRESENT POSITION:
Manager of the Director of M/S Abdulgani M. Noorwali Est., Jeddah Foodstuff Department, household and also supervisor of M/S Ibn Nafis Poly Clinic and Pharmacy and Noorwali Pharmacy in Jeddah

ADDRESS:
P.O. Box 29
Jedah 21411
Saudi Arabia

Tel: (02) 6424551 / 6424530 Fax: (02) 6424554

ABDULAZIZ A. HANAFI

PRESENT POSITION:
- Owner and Managing Director of Hanafi Contracts & Trading Corp.
- Managing Director of Sugar Cone Facotry, Jeddah.
- Acting Secretary General of the Islamic Chamber of Commerce, Industry & Commodity Exchange, Karachi, Pakistan
- Member of High Council of Union of Arab Contracts, Morocco.

ADDRESS:
P.O. Box 5995
Jedah 21432
Saudi Arabia

Tel: (02) 6608411 Fax: (02) 6611755 Telex: 601246 Hanafi SJ

ABDULRAHMAN IBN ABDULLAH IBN AQEEL

PRESENT POSITION:
Member of Board of Director and Executive Committee
Al Rajhi Banking and Investment Corp.

Graduate of Mohamad Ibn Saud Islamic University
Shariah College
Riyadh, Saudi Arabia

ADDRESS:
P.O. Box 28
Riyadh 11411
Saudi Arabia

Tel: (01) 4652658

College Rawalpindi (1975).

The officer has held various command, staff and instructional appointments. He has commanded three infantry brigades in Baluchistan, Azad Kashmir and Lahore. He took part in the Indo-Pakistan war 1965 and was awarded the C-in-C Commendation Card.

Though a non journalist he was chosen to head the Inter Services Public Relations Directorate in 1988. He is a 'Defence Analyst' and has written several articles on the subject. He intends writing several books on 'Defence' and 'Security'

SAUDI DELEGATION

TO

THE ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN

December 6 - 12, 1990

AHMAD ABBAS ZAINY

PRESENT POSITION:

Owner and president of Abdullah Abbar and Ahmad Zainy Company:

- *Saudi Meat Factory*
- *Saudi Yeast Co.*
- *Saudi Book-Match and Printing*
- *National Confectionary and Tahina Manufacturing Company*
- *Wadi Fatima Poultry Farm*
- *Saudi Dairy Factory*
- *United Arab Agencies*
- *Petrostar Co.*

BUSINESS ACTIVITIES:

- *Importer, distributor and industrialized foods.*
- *Foreign Companies representative.*
- *Marketing and exporting petroleum products.*

ADDRESS:

P.O. Box 5700
Jeddah 21432, Saudi Arabia
Tel: (02) 6475542 / 6474000 Telex: 601063

Iraq's occupation over Kuwait signifies the International Crises

On 2nd Agust an Aslamic country Iraq raided over its brother in-faith country Kuwait showing highest disobligation towards generous financial aid of Kuwait during Iraq-Iran War. The clear invasion of President Saddam Hussain the Arabian countries of Gulf are facing dreadful situation. It has also cuased oil crises on international level. The Gulf crises has caused an irreparable economical loss to the poor countries. Pakistan being an Islamic country is directly hit by the gulf crises. Lacs of Pakistans working in Arab States have badly effected and they have become unemployed.

The Iraqi President having done a great blunder has invited the foreign powers for military action in the region. The circumstances are going bad to worst day by day. In case of war not only Iraq but also the Gulf and the Arabian States would be badly ruined. The super powers would take over the oil fields and due to the miserable condition of the Arabian countries the common interests of the Islamic World would suffer an irreparable loss. The people of Iraq are well aware of the damger of lengthy war with Iran. They would never like war. Of course the Government and peoples of Iraq are frightend of dreadful ruin of war. In case Gulf War Saddam's Government and his life both will be in danger. The loss of Iraqi Muslims would be the loss of Islamic World particularly/of the Arabian countries.

It is in the best interested Saddam Hussain and Muslims of Iraq to take care of the sentiments of nations of the world including Muslim Umma of the world. The Iraqi troops should immediately be withdrawn from Kuwait. If it is not so done Saddam Hussain will never be spared and the history would never excuse him for having caused upheavals in the region.

We think that the Islamic countries specially Arab League should strive for an immicable settlement between Iraq and Kuwait. It should rather play an important historic/role for fullest support to Shah Fehd's stand for unity amongst Muslim Umma.

In consdeuence to the formation of Islami Jamhoori Ittehad's Government heaved by Prime Minister Mian Nawaz Sharif there begins a new era of brotherly relations between Pak-

istan and Saudi Arabia. The heavy financial aid to Pakistan by Saudi Arabia have very much appealed the hearts of Pakistanis. Due to the best efforts of Arabian Embassy Mr.Muttabqani Pak-Saudi Arabia friendly and brotherly relations have commendably been improved.

Mr.Muttabqani looks very much satisfied and happy on the recent visit of Mian Nawaz Sharif to Saudi Arabia. It is out come of the strenuous efforts of Mr. Muttabqani who has won the influence of all the prominent figures of Pakistan including ulema and Mashaikh against the invasion of Iraq over Kuwait. Mr. Muttabqani is indeed a popular personality and is a sincere, sympathetic and an experienced diplomat who is bringing round the Pakistanis to his thoughts.

LANNEXATION OF KUWAIT

Iraqi President Mr. Saddam Hussain is always chaising his voraccous policy to capture other adjacent terrotries under which Iran fell victim to his brutality at first and now secondly on 2 August 1990. He completely swallowed Kuwait (an independent sovereign Islamic State). He has obliterated peaceful country Kuwait from world's map, declaring Kuwait as a province of IRAQ. The international community has responded to the Iraqi invasion, naked aggression and annexation of Kuwait with almost universal condemnation, as expressed in series of U.N. Security Council resolutions.

The present crises in the Gulf where U.S.A and other European military forces with their pernicious equipments has been invited by the effectees, is the sole result of Saddam's sinister designs against Islamic countries.

Now, as the present state of affairs dictates, it is for Mr. Saddam Hussain to decide either to protect the Arab world from annihilation by accepting the U.N. Security council resolution to quit Kuwait by 15 January, 1991 or to propel the Muslim world in to unfathomable miseries by horrable war entailing deth toll concomitant of other calamitous effects for the souls in the region.

Editor-in-Chief
Muhammad Siddique-ul-Qasim

BIO-DATA MAJ GEN RIAZ ULLAH

Maj Gen Riaz Ullah, Sitara-e-Imtiaz (Military), Sitara-e-Basalat, Director Inter Services Public Relations was commissioned in the Frontier Force Regiment in March 1957. The officer joined the Army through Cadet College Hassan Abdal in 1954. He holds master degrees in 'Economics' Peshawar University, 'Defence Studies' Quaid-e-Azam University and 'War Studies' London University. He is a graduate of the Command and Staff College Quetta (1967) and National Defence

world.

On the domestic front in 1953. Prince Fahd became Saudi Arabia's first minister of education, a fact which accounts for the deep concern for and interest in the development of education in the Kingdom that the King has shown throughout his career. In 1962, he took over the job of minister of the interior and, in 1975, Prince Fahd was invested as crown prince and first deputy prime minister. In 1977, then, Crown Prince Fahd met with U.S. President Jimmy Carter in Washington, and subsequently received President Carter in Riyadh in 1978.

Throughout this period,

Saudi Arabia was undergoing tremendous economic growth. King Fahd played an important role in guiding this development through the design and implementation of the Kingdom's third five-year plan as well as the inauguration of the fourth plan in 1985. The fourth plan provides ambitious direction for the future development of all sectors of the Saudi economy.

King Fahd's August 1981 proposal of a Middle East peace plan to justly resolve the Arab-Israeli conflict stands out among his many achievements in the sphere of foreign affairs. It was unanimously adopted by the Arab summit held in Fez. Morocco, in September 1982, and became the basis for the "Fez Declaration".

Since becoming king in June 1982, Fahd has been very active in regional and global affairs. He has embraced the vision of Islamic unity set forth by his brother. Faisal, when the OIC was founded. King Fahd's efforts have also been instrumental in achieving reconciliation among Arab as well as other Islamic nations. At the same time, he has consistently expressed the Kingdom's deep concern for the plight of the Palestinian and Afghan peoples.

King Fahd has represented Saudi Arabia's important as a leader in the organization of Petroleum Exporting Countries (OPEC)F. Saudi Arabia has long realized that stable oil prices and production levels benefit both producers and consumers: and the Kingdom has been a moderating influence in setting pricing and production policies.

In addition, as guardian of the holy cities of Makkah and Madinah, King Fahd has vastly expanded facilities and infrastructure at the holy sites and across the Kingdom, enabling larger numbers o pilgrims to take part in the annual hajj (pilgrimage) in comfort and safely. To protect the pilgrims health in the scorching summer heat. King Fahd personally sees

that ice and cold water are distributed free of charge to them throughout the hajj.

In 1984, a project was inaugurated to expand the capacity of the Prophet Muhammad's Mosque in Madinah from 30,000 worshippers to approximately 170,000. In addition, a Quran Printing Complex bearing King Fahd's name has been built. The complex has the capacity to print more than seven million copies of the Quran per year in Arabic, as well as in other languages.

King Fahd continues to stress education as the key to his country's development, often repeating that the Saudi people are the country's most valuable resource. This emphasis on the importance of education is just one facet of King Fahd's judicious and skillful rule and his great concern for the future of the Kingdom of Saudi Arabia.

Mutabbakani Meats President G.I. Khan

Asked whether more troops might be needed, Ambassador Motabbakani said that it was a technical question for the military to decide.

Mr. Motabbakani hailed and lauded the brotherly sentiments expressed by His Excellencies President and the Prime Minister of Pakistan on the despatch of troops to Saudi Arabia and said this reflected the good cooperation and coordination Pakistan and Saudi Arabia have had over the years He said this also manifested the distinguished relationship between two countries.

Ambassador Motabbakani made it clear that the Kingdom was doing its best to achieve solution a just, but, at the same time he emphasised "We have prepare for our defence"

"The presence of the troops in Saudi Arabia could in itself help towards achieving a peaceful solution, "Ambassador Motabbakani argued.

Asked whether presence of foreign troops on Saudi soil might cause some resentment in some brotherly Islamic countries the Ambassador of Khadim Al-Haramain Al-Sharifain said "Inviting troops from friendly countries has no problem so far because the Supreme Council of Ulema in Saudi Arabia has already issued a fatwa saying there was no violation of Islamic rules and principles in inviting troops from friendly countries whose response is appreciated very much for the quick deployment at a very critical time."

Ambassador Motabbakani said this fatwa of Saudi Ulema has also been supported by the Ulema of famous Al-Azhar university in Cairo and the Daar-Al-Ifta of Egypt. The Ulema and muftis have a consensus that there is no harm, from Islamic point of view, in inviting troops from friendly countries for a specific purpose and limited time.

The Ambassador reiterated that the presence of friendly and Islamic contingent could help very much in hammering out a peaceful settlement.

Mr. Motabbakani pleaded that the problem should be solved in line with the U.N. Security Council resolutions 660,661 till 665. Under these resolutions, the invading troops have to withdraw from Kuwait along with the restoration of the legitimate government of the Amir of Kuwait.

Ambassador Motabbakani condemned the use of force and said confrontation cannot achieve good results Instead, he said, "dialogue and cooperation must be considered the right options."

MANUFACTURERS & SUPPLIERS
Of All types of Cotton textiles and textile articles:-
Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of Armed Forces. Towels, Bed Sheets, Blankets Wollen, K.T. Cloth, Febron etc.
for business dealings contact:
M/S Al-Qadri Trading Corporation (Regd)
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
6th Floor Aiwan-e-Auqaf.
Shahrah-e-Quaid-e-Azam
Lahore, Pakistan.
Phone: 54729

Britain and Holland in 1926 to present the Arabs position on Palestine. He subsequently made several other trips abroad in the early 1930s to France. Britain Poland. Russia and Turkey and returned to Britain to attend the Palestine conference in 1939. Faisal made an official visit to the U.S. in 1943 to discuss post-war alliance and bilateral relations. He also played an active role as a regional mediator, and visited a number of Arab countries during that period. In 1945, immediately after the was. Faisal traveled to San Francisco to sign the charter of the newly-formed U.N. In trips to the United States during and after the war as Saudi Arabia's representatives to the U.M., Faisal had the opportunity to meet with Presidents Roosevelt, Eisenhower. Harry S Truman and John I Kenneddy. He also met with Vice President Lyndon B. Johnson prior to Kennedy's assassination.

After King Abdul Aziz's death in 1953. Faisal retained his title as viceroy of the Hijaz and his post as foreign minister and became crown prince during King Saud's rule. In 1962, Faisal was appointed prime minister and announced his famous,pis Ten Point Program for Saudi Arabia. This plan included the promulgation of a national set of laws based on the Sharia (Islamic law) to recognize the central government: the creation of a Ministry of Justice and a Supreme Judicial Council acknowledgment of the responsibility to spread and defend the teachings of Islam and defend the teaching of Islam; a pledge to enact legislation protection against

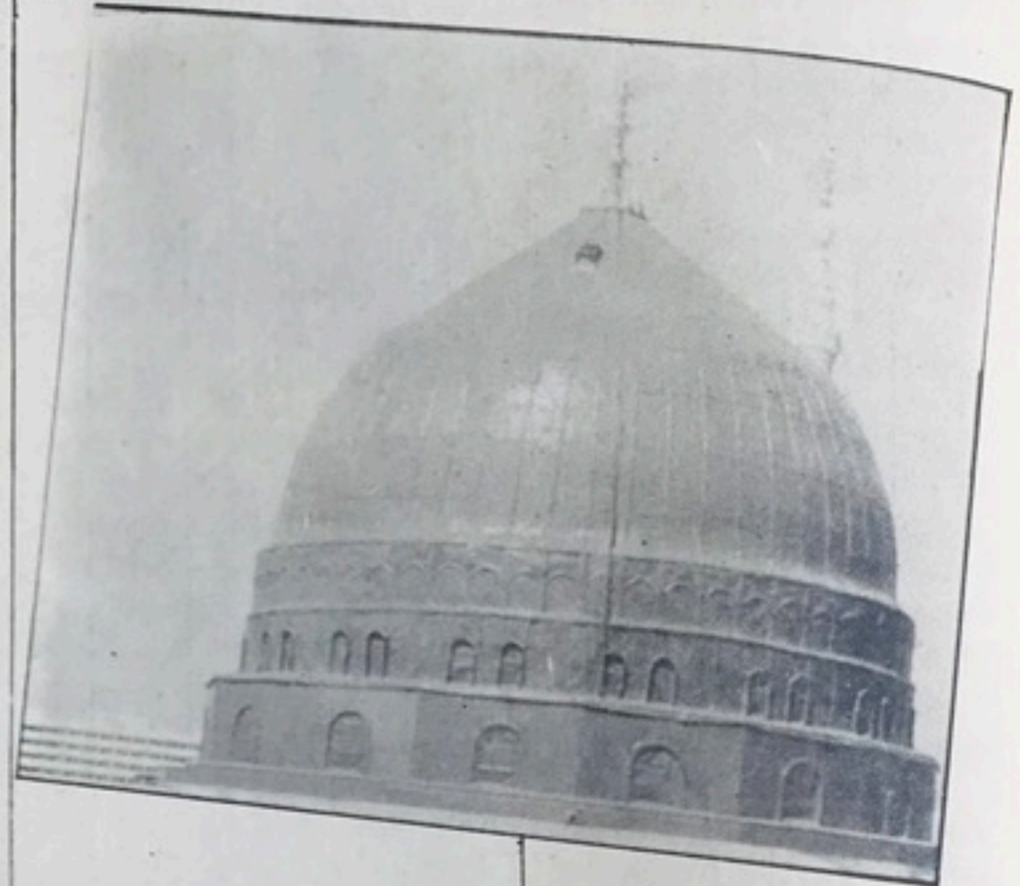

economic commercial and social development of the country: a declaration that financial revival and economic development was the government's primary concern and the abolition of slavery. It was also during this period that public education for girls was introduced into the Kingdom.

When Faisal became king in 1964. he had many years of experience in all aspect of the government and have proved his great ability to guide a young, developing nation along the path of progress. He was the driving force behind the establishment of the organization of the Islamic Conference (OIC) which is made up of Islamic members countries and has as its mission the promotion of Islamic unity and cooperation.

Greatly admired throughout Saudi Arabia and the world. King Faisal was able to direct the growing prosperity and development of his people and at the same conduct a prudent and far-signed foreign policy that earned for the Kingdom the respect of the international community selectioned by the Time Magazines as "Man of the Year" in January 1975. King Faisal was described as one of the world's most powerful men: "(He brought) an end to an era in which the international oil companies dominated the (Arabian) Gulf and helped to transform its face and fortune. Both in his own right and as a symbol of the other newly powerful potentates of oil. Saudi Arabia King Faisal is Man of the Year.

In 1974 the year before King Faisal's untimely death. President Nixon became the first American president to visit Saudi Arabia.

In March 1975, all of Saudi Arabia mounted the loss of this wise, principled and far-signed leader. Today the King Faisal Foundation established by the late

King's sons in 1976. embodies his commitment to the welfare of humanity. Internationally recognize as a large scale philanthropic organization, the foundation provides grants to developing countries as well as awards to individual scientists, researchers and scholars whose work is beneficial to the developing world.

Khalid Bin Abdul Aziz succeeded King Faisal. During King Faisal's reign Khalid served as crown prince and as deputy prime minister. Also experienced in foreign affairs Khalid had accompanied then Prince to the U.S. and Great Britain in 1943.

Under King Khalid Saudi Arabia manifested a remarkable expansion in all fields. The standard of living of the country increased significantly and the Kingdom gained political and economic prominence both regionally and internationally.

One of the greatest accomplishments that occurred during King Khalid's reign was the formation of the Gulf Cooperation Council created in 1981 to encourage cooperation and ensure the prosperity and security of its members. In addition to Saudi Arabia the council is composed of Bahrain Kuwait. Oman. Qatar and the united Arab Emirates.

King khalid oversaw the design and implementation of Saudi Arabia's Second Five-year Development plan (1975-80). He was also instrumental in carrying out the country's third five ear plan (1980-85) which achieved the full modern development of the country Under his reign notable advancements were made in health care and education as well as infrastructure and industry.

King Fahd had broad experience in serving his country and his people in various capacities in the government before his investiture as King of Saudi Arabia in 1982 after King Khalid's death. When Fahd became King commander of the National Guard Abdullah Bin Abdul Aziz became crown prince and first deputy prime minister Minister of Defense and Aviation Sultan bin Abdul Aziz became second deputy prime minister.

Since his attendance at the kingdom's signing of the U.N. Charter in 1945 Fahd was destined to forge ahead impressively in the international Al arena as crown prince and finally as king. He has visited the heads of most of the World's industrialized nations and has affirmed Saudi Arabia's unique position in the Islami

Kingdom's History Founded on Strong Leadership

The Kingdom of Saudi Arabia has achieved remarkable growth since its establishment in 1932. Its leaders from King Abdul Aziz through King Fahd Bin Abdul Aziz, have left a unique, positive imprint on this young nation and have used the country's resources to enhance the quality of life and opportunities available to Saudi citizens.

King Abdul Aziz the founder of the modern state of the Kingdom of Saudi Arabia is venerated by Saudis as a truly great who combined the Beduin value of honor, bravery, self-sufficiency, austerity and hospitality with the Islamic values of compassion and generosity. His career as a leader began on January 16, 1902, when he recaptured Riyadh. He was then proclaimed Governor Nejd, and spent the next 24 years consolidating the territory of his future kingdom by waging compaigns and concluding the territory of his future kingdom by waging compaign and concluding treaties and forging alliances with the various tribes in the peninsula.

The last area to be incorporated into Abdul Aziz's realm in 1924-25 was the Hijaz, where the two holy cities of Makkah and Madinah are located. Abdul Aziz convened the first Islamic conference in the holy city of Makkah in 1929, during which he pledged that in his role as guardian of the holy places, he would protect the holy cities and all pilgrims. In 1932, the new Kingdom of Saudi Arabia was proclaimed.

King Abdul Aziz acted swiftly to create a workable government for his new country, He formed the Ministry of Foreign Affairs in 1931 and soon thereafter the Ministry of Finance. One of the events most crucial in determining the future of the young country was King Abdul Aziz's signing of the first oil concession with Standard Oil of California in 1933. Oil in Saudi Arabia was first discovered in large qualities in 1938.

Early on, King Abdul Aziz recognized the importance of world development.

He was his son. Prince Faisal. who had attended the Paris Peace Conference in 1919, minister of foreign affairs and it was Faisal who signed the United Nations Charter on behalf of Saudi Arabia in 1945, making it one of the founding members of the international organization. In February of the same year, King Abdul Aziz met with President Franklin D. Roosevelt on the USS Quincy in the Bitter Lake of the Suez Canal. The two leaders discussed bilateral, international and regional issues, including the future of Palestine.

When King Abdul Aziz died in 1953, the Kingdom that he had built from the sands of the desert was well on its way to development and prosperity

Saud, Abdul Aziz's eldest son was born in 1902 on the very day that Abdul Aziz recaptured Riyadh. He acceded to the throne upon his father's death in 1953. One of his first acts as king was to institute the Council of Ministers that his father had decreed in October 1953 shortly before his death King Saud established the Ministers of Health and Commerce. He also put programs in place to establish infrastructure such as roads and transport, including urban planning for the King dom's major cities.

King Saud took a keen interest in education. Several new secondary schools and the Kingdom's first institute of higher education. King Saud University, were opened in 1957 in Riyadh. During this period. Saud is also were sent abroad to study for the first time on scholarships sponsored by the government.

In February 1957, King Saud made the first trip by a Saudi leader to the U.S., where he was warmly welcomed by President Dwight D. Eisenhower and Secretary of State John Foster Dulles. He also visited the U.N. during the same year.

King Saud attended the first summit of Arab leader in Cairo in January 1964. He died in 1969 at the age of 67.

Prince Faisal Bin Abdul Aziz, born in 1905, was Abdul Aziz's first son to be born in Riyadh after its recapture in 1902. Early on Faisal exhibited a quick mind and strong intellectual powers. His father, aware of his potential as a future leader, sent him to the Paris Peace Conference in 1919 at the young age of 14. During this same trip to Europe. Faisal also visited Great Britain and had an audience with King George, as well as meeting at White hall, headquarters of the British Foreign Ministry.

Abdul Aziz appointed Faisal viceroy of the Hijaz and foreign minister in 1925. In this latter capacity. Faisal made a state visit to

SPECIAL GULF NUMBER

SPECIAL GULF NUMBER

Foreign Policy of Saudi Arabia

FOREIGN POLICY

The Kingdom of Saudi Arabia is an independent Arab and Islamic country. It is also a founding member of the United Nations, the League of Arab countries, the Islamic Conference Organization and the Organization of the Non-Aligned Countries.

The foreign policy of Saudi Arabia always adheres to the following basis:

1) Protection of the Saudi Arabian Kingdom from any form of foreign aggression and the safeguard of country's independence

2) Preservation and protection of Islam's sacred places.

3) Co-operation with Arab and Islamic countries for the welfare of the Arab and Islamic peoples.

4) Respect for the charter of the League of Arab Nations, and reinforcement of Arab and Islamic solidarity.

5) Respect of the United Nations charter, and co-operation with the peoples of the world to establish peace, stability, welfare, and helping suffering humanity.

6) Condemnation of any interference with other countries' internal affairs and of foreign aggression and invasion of other countries.

The relationship between the Kingdom and other countries based upon equality and mutual respect. The Kingdom of Saudi Arabia also supports national liberation movements everywhere in the world, and populations, whose lands are occupied. Saudi Arabia wants these people to obtain their national independence, and the right of deciding their own destiny.

The Kingdom of Saudi Arabia gives enormous amounts of foreign aid to poor and developing countries. Saudi Arabia has founded special funds for loans and aid that are designed for the development of third World Countries.

سعودی سفیر

یوسف محمد مطبقانی

جو پاکستان میں گرانقدر سفارتی خدمات سرانجام دے رہے ہیں

SPECIAL GULF NUMBER

SPECIAL GULF NUMBER

SPECIAL GULF NUMBER

Muslim country is unpardonable. No doubt they have disputes, misunderstanding with Khadim Harmeen Sharafeen Shah Fahad, but in this critical time, they should not provoke the innocent people who have little ideas about the background of this war. They should stop spoiling the characters of worthy authorities and if they are unable to play a concrete and positive role in this war, they must keep quite.

The struggles, efforts and sacrifices by the Government of Pakistan are remarkable and commendable. There is dire need of time to organize a Muslim Force for the welfare and security of muslim counties. Like other Muslims of Pakistan, we have high hopes, good wishes for the Muslims, living anywhere in the world and we pray for the success of Muslims, welfare and safety because this War is spoiling the powers, sources, energies and money of only Muslims from both sides. The Iraqi attempts and Regime may please think this peacefully and in the best interest of Muslims, who are hidden and trying their best to spoil not only the Iraq, but also the Muslim countries in the Gulf. Ward are never ending and their results are always deteriorating. We pray sincerely to Allah Almighty for the restoration of Kuwaiti Government, at the earliest and have the best wishes for them, their prosperity, betterment and human-livings in their own land.

MUHAMMAD SADDIQ AL QADRI
Editor Inchief

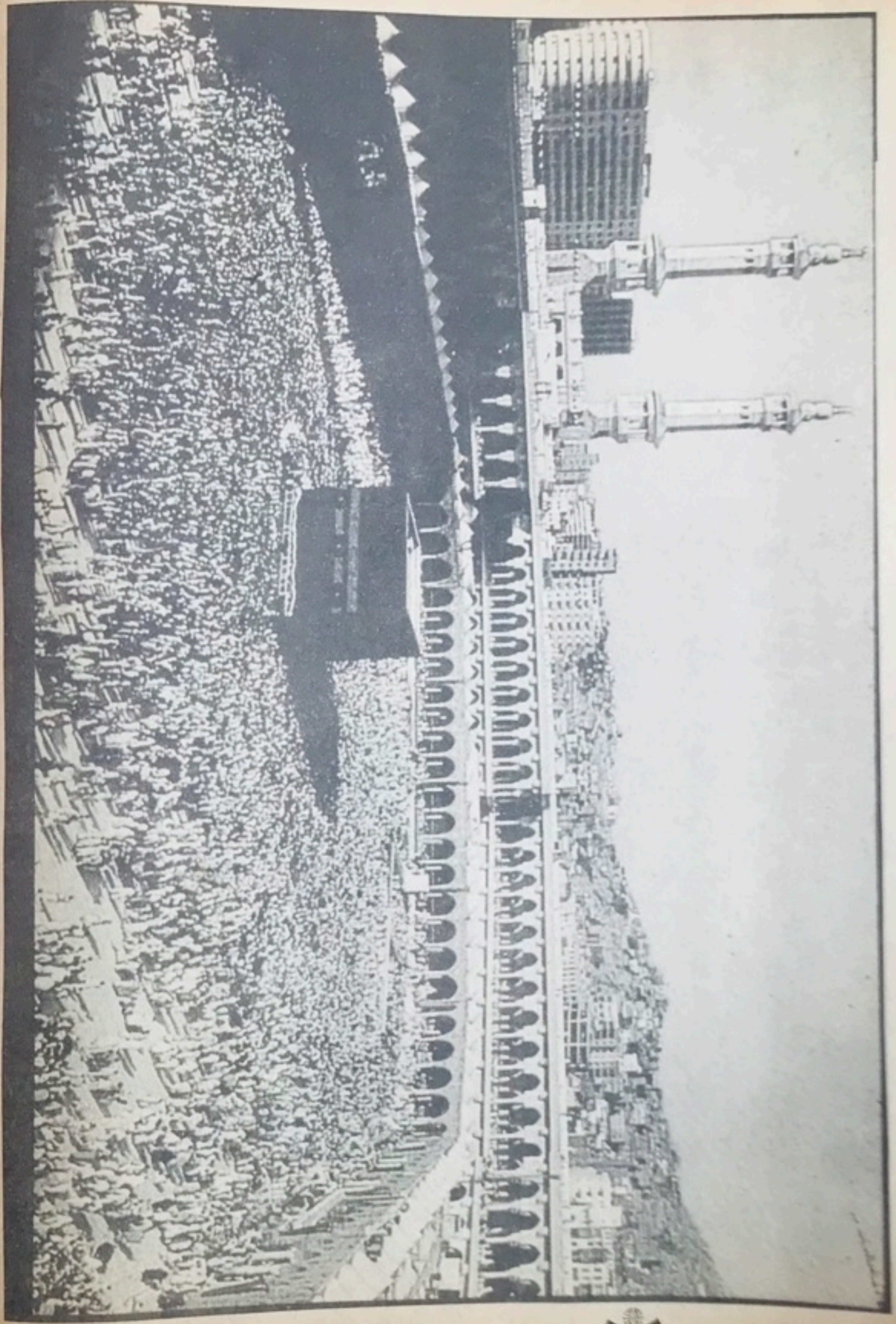

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

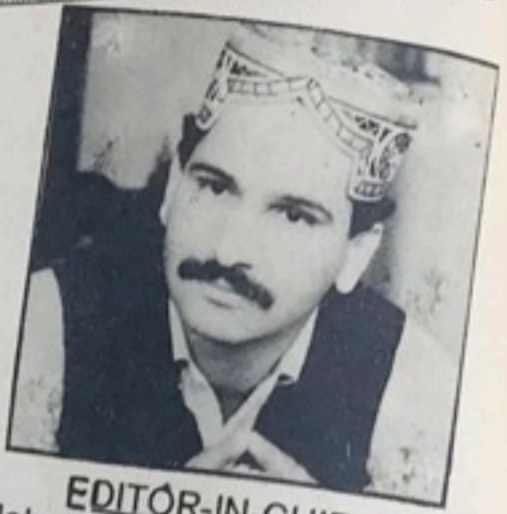

EDITOR-IN-CHIEF
Mohammad Siddique-ul-Qadri

ASSISTANT EDITORS
M.Wasim Bhatti
Shahnaz Rashid
G.M.Qadri

REPORTERS
Miss. Samina Qadri
Taussef-ul-Qadri

Circulation Manager
ABDUL SATTAR NIAZI

Correspondants

Karachi	:	Abdul Rafique
Queeta	:	Sarfarz Alam, M. Riaz
Pashawar	:	Gul Ghani, Mohd. Riaz
Gilgit	:	Shehzada Hussain

Foreign Correspondants

West Germany	:	M.Arif Salimi
Saudia Arabia	:	Sultan Ahmed
Canada	:	Zubair Chaudry
England	:	M. akram
U.S.A	:	Kamar Saeed

Address for Correspondance
The Monthly youth International
Aiwan-e-Auqaf Building (Near High Court)
P.O Box 2346, G.P.O Lahore (Pakistan)
Publisher : Mohammed Siddique-ul-Qadri
Monthly Youth International
(Urdo, English) Tel : 54729

Printed by Jisarat Printers
24 Sircular Road, Lahore Pskistan

Price : Rs.30.00

REGD NO. L 8503
COPY NO.1 VOL NO. 3
MONTH OF JAN91.

Contents

1. World Leaders.
2. Foriegn Policy of Saudi Arabia.
3. Kingdom History of Saudi Arabia.
4. Ambassador of S.A. Mr. Muttabakani.
5. Suplement on Australia day 1991.
6. Spacial on Thailand.
7. Spacial on Kenya.
8. Suplement on the National day of Sudan.

EDITORIAL

All the peace loving and democratic people of the world are anxious upon the brutalities of Iraq and murder of Amir-e-Kuwait brother Sheikh Sabir Al-Ahmad Al-Sabah alongwith other ten thousands Kuwaiti inhabitants who have been killed brutally. Properties, material vehicles and other belongings have been looted by the Iraqi soldiers and atrocities continued throughout Kuwait aggressively without any attempt by the peace loving people and Muslims of a neighboring country. Sheikh Jabir Al-Ahmad Alsabah escaped and got asalym in Taif, Saudi Arabia. Due to invaders, all other Gulf countries and Muslims of Saudi Arabic, Qattar, Oman, United Arab Emirates, and Bahrin are frightened and unprotected.

His Excellency Khadim ul Harmeen Shah Fahad called the American Forces for defence purposes and such cruelties of Iraq Forces and Regime have been condemned by United Nations, Islamic Conference, Arab League and persuaded President Sadam Hussain to restore the rights of Kuwaiti people, government and withdraw from there, but from the beginning, they rejected all such appeals of the world and forcefully occupied Kuwait is still under their control and they are spoiling all the sources of the country inspite of Resolutions, Requests and Appeals of the world august bodies.

It is confirmed that Saudi Arabia is the centre of Islamic culture and a reliable friend of Pakistan. Saudis stood shoulder to shoulder, with Pakistani Muslims at all the times of need and critical times of Wars. Pakistani soldiers have been deployed only for the security of sacred places, which is the first and pious duty of every Muslims. It is astonishing that different circles and parties are considering and preaching this aggressive move of Iraq and occupation of Kuwait as the right and legitimate, which is misguiding the people of Pakistan. In the modern world, all nations, countries and people are free, irrespective of creed, religion, caste or country to live and worship according to their beliefs, but such an atrocity to with hold the rights and snatch, the basic rights from a neighboring

airex

brings 26 towns close to one another

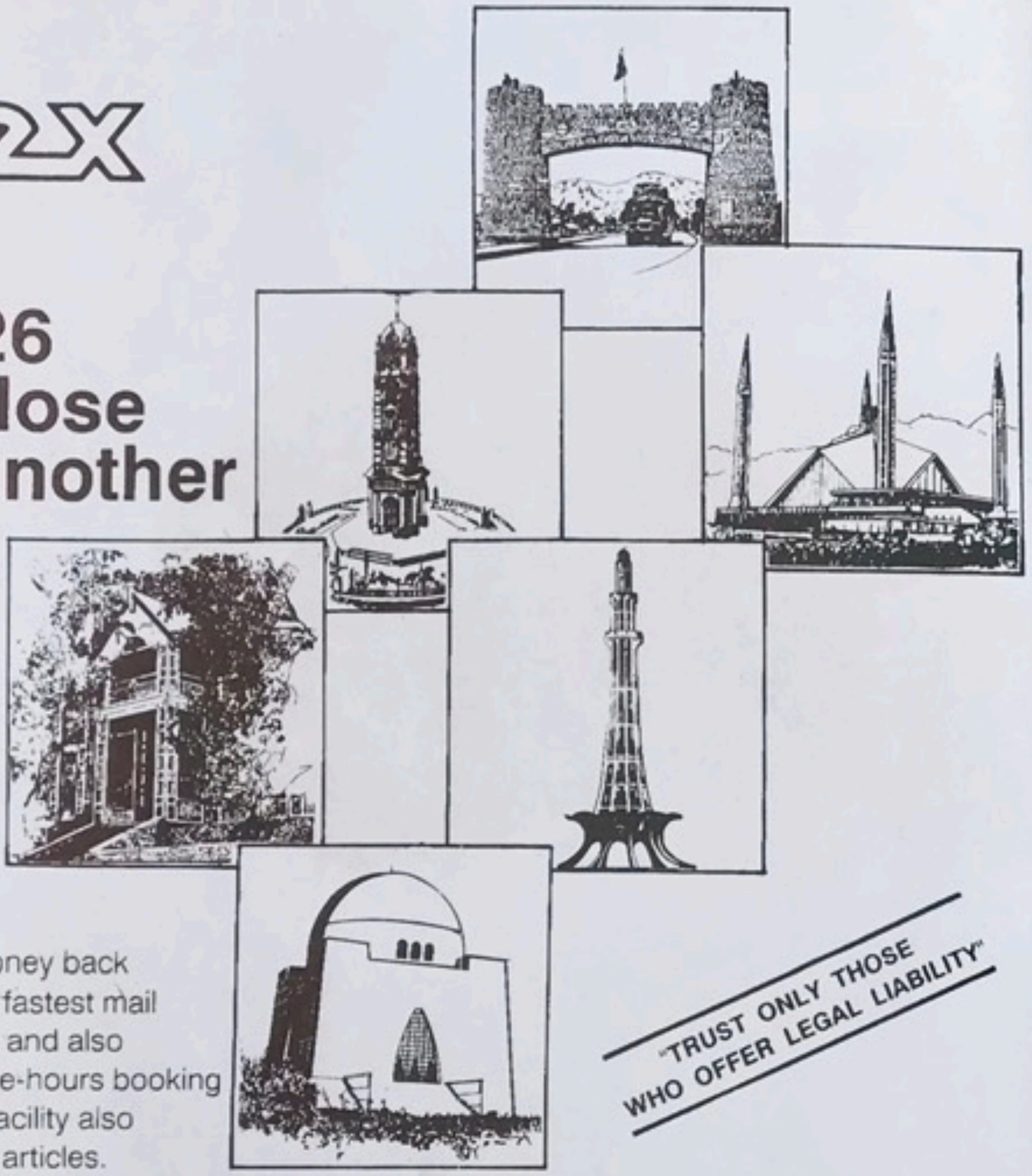

Safe and sure, with money back guarantee, Airex is the fastest mail service within Pakistan and also surprisingly cheap. Late-hours booking available and pick-up facility also provided for 5 or more articles.

For further information please contact your nearest G.P.O. or phone:

Abbotabad	4437	Kotri	24651
Attock	2523	Lahore	68679
Bahawalpur	3371	Larkana	23296
Dera Ismail Khan	3961	Mardan	2948
Faisalabad	34243, 25941	Multan	40929, 42344
Gilgit	2316	Muzaffarabad	2329
Gujranwala	75687	Peshawar	74423, 74425, 41294
Gujrat	4088	Quetta	74028, 74030, 74042
Hala	202	Rawalpindi	64183, 65691, 65708, 840332
Hyderabad	24651	Sahiwal	2241
Islamabad	825957	Sargodha	63066
Jhelum	3309	Sialkot	86148
Karachi	210944	Sukkur	84116, 84210

Rates :

i.	Upto 250 Grams	Rs.15/-
ii.	Over 250 Grams upto 500 Grams	Rs.20/-
iii.	Over 500 Grams upto 1 Kg	Rs.28/-
iv.	Over 1 Kg upto 3 Kg	Rs.50/-
v.	Over 3 Kg upto 5 Kg	Rs.65/-
vi.	Over 5 Kg upto 7 Kg	Rs.78/-
vii.	Over 7 Kg upto 10 Kg	Rs.100/-

The Fastest Delivery Service

Pakistan Post Office

airex

United: Islamabad

PID (I)

Hearty FELICITATION

to the friendly people and the government of

The Islamic Republic of Sudan

on their

NATIONAL DAY

We wish ever-growing bond of close traditional friendship between our two countries.

From

Naseem Elahi Malik

NADEEM TRADERS

Manufacture Distributors, Institutional Supplier of Medicine

Gul Plaza Charsadda Road,
PESHAWAR (Pakistan)

Phone : Off : 74012
Res : 41786

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

Special Gulf Number

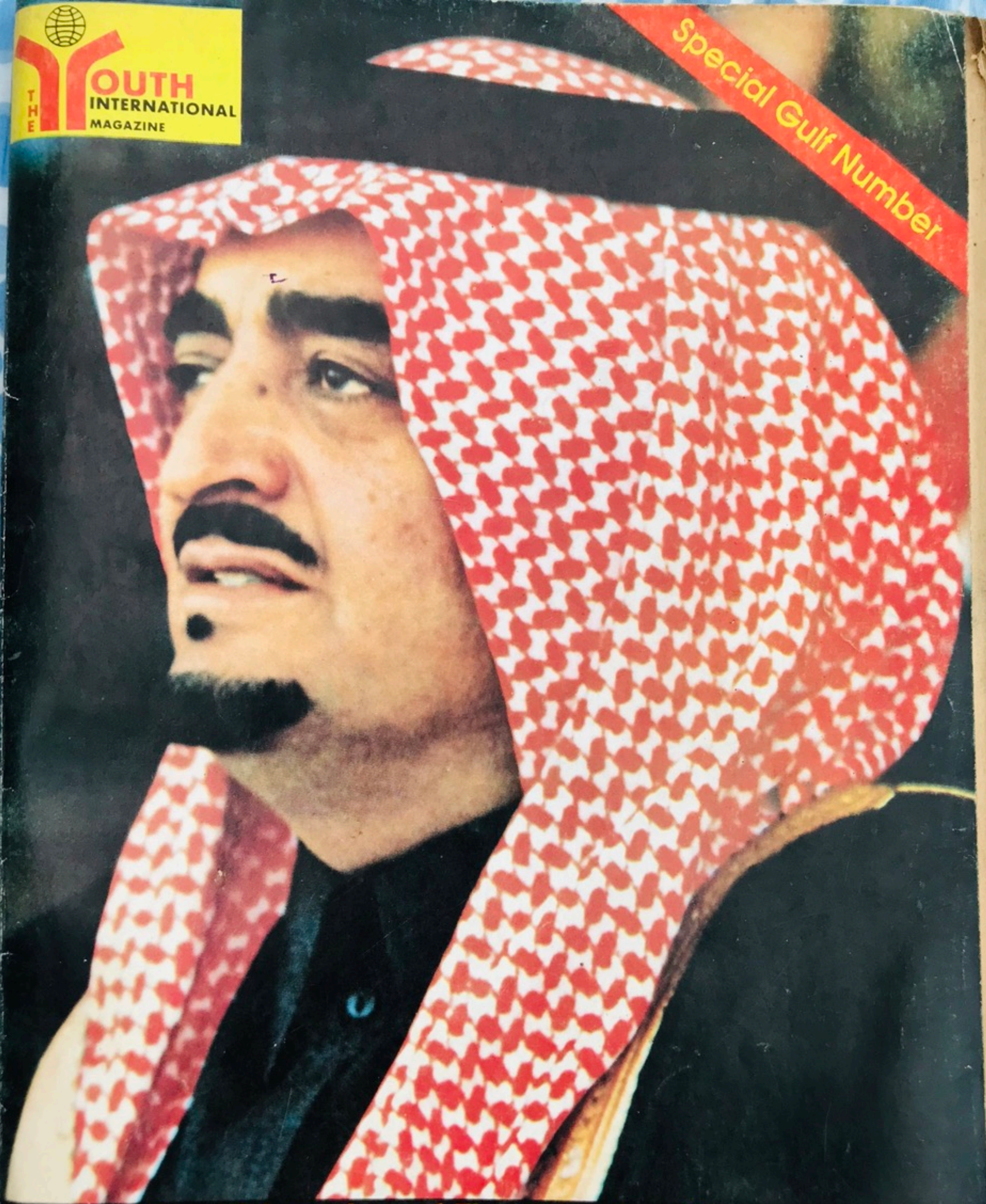

Great Leader of The Muslim Umma,
King of Suadi Arabia
His Excellency Shah Fahed Bin Abdul Aziz